شمارہ 13 مئی، جون

عقائد اہل سنت کا پاسبان

دوماہی

کتابی سلسلہ

مجلہ کلمۂ حق

لاہور

★ اَلرِّسَالَۃُ فی الاجتناب عن اذناب عبدالوہاب

★ پالن حقانی دیوبندی مسلمان نہیں ہے

★ تمہید ایمان کے حوالے سے دیوبندیوں کی تکفیر کے متعلق اعتراض کا جواب

★ لطیفہ: دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں (قسط۲)

★ دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں (قسط:۱۲)

★ مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل و فریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ (قسط:٦)

★ سبز عمامہ شریف کا دیوبندی مولویوں سے ثبوت

★ اسلامی مضاربت کے نام پر دیوبندی مفتیوں کا نیا فراڈ

★ علماء دیوبند کی بے وقوفیاں

★ مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کے فتویٰ سے 13 دیوبندی مولوی کافر

قارئینِ اہلِ سنت کے لیے خوشخبریاں

(1) قارئین ''کلمہ حق'' کے لیے پہلی خوشخبری ہے کہ ''کلمۂ حق'' کا اگلا شمارہ دیوبندی مجلّہ ''سیف حق'' کے جواب پر مبنی ہوگا ان شاء اللہ۔ اس خصوصی ''دیوبندیت شکن نمبر'' کی ضخامت ۳۰۰ سے ۴۰۰ صفحات تک متوقع ہے۔ قارئین نوٹ فرمالیں۔ دیوبندی وہابی دھرم کا قلع قمع کرنے والے باطل شکن مجلّہ ''کلمۂ حق'' کے جواب میں دیوبندی حضرات نے اپنی عزت بچانے کے لیے برائے نام 115 صفحات کا مجلّہ ''سیف حق'' کے نام سے شائع کیا تھا۔ جس پر مرتب کا نام لکھ کر مٹا دیا گیا تھا، (اس پر دیوبندیوں کو کوئی فرضی نام لکھنے کی بھی جرات نہ ہوئی)۔ دیوبندی مجلّہ ''سیف حق'' کی اشاعت کے بعد مجلّہ ''کلمۂ حق'' میں اس کا جواب شائع کرنے کا اعلان کیا گیا تھا لیکن مصروفیات اور دیگر وجوہات کی بنا پر یہ خصوصی شمارہ شائع نہ ہو سکا، جس پر دیوبندیوں نے بہت اودھم مچایا کہ ''ہمارا شمارہ ''سیف حق'' لاجواب ہے''۔ حالانکہ اس شمارہ میں دیوبندیوں نے اپنے دیوبندی دھرم کا ہی خانہ خراب کیا ہے جس کی تفصیل آپ خصوصی شمارہ میں ملاحظہ کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

(2) قارئین کے لیے دوسری خوشخبری یہ ہے کہ راقم الحروف ''کلمۂ حق'' کے خصوصی شمارہ کے ساتھ (۱) امام المناظرین شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی خان علیہ رحمہ کے رسائل (کی تین جلدیں تخریج وضروری حواشی کے ساتھ) (۲) رسائل ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ (۳) رسائل میلاد شریف (۴) اور بزرگانِ دین کی قبور پر قبہ جات بنانے کے متعلق تحقیقی رسائل کے مجموعے بھی ترتیب دے رہا ہے۔ خصوصی شمارہ کو بھی ان کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو یہ کُل پانچ مجموعے بنتے ہیں جن پر کام جاری ہے قارئینِ ان کی جلد تکمیل کے لیے دعا فرمائیں۔

غلامِ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا اختر رضا خان دامت برکاتہم العالیہ

میثم عباس قادری رضوی

فہرست

ردِ وہابیہ میں ایک نایاب کتاب عرصہ دراز بعد منظرِ عام پر

اَلرِّسَالَۃُ فِی الْاِجْتِنَاب عَنْ اَذْنَابِ عَبْدِ الْوَهَّاب

مؤلف

حضرت علامہ مولانا ابوالبشیر غلام نازک فریدی محمدی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج از

مولانا محمد مزمل رضا قادری

باہتمام

میثم عباس قادری رضوی

ناشر

ادارہ تحفظ عقائدِ اہلِ سنت، پاکستان

اَلرِّسَالَۃُ فِی الْاِجْتِنَاب
عَنْ اَذْنَابِ عَبْدِ الْوَهَّاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ الاعظم والصلوۃ والسلام علی هذا النبی المعظم وخلیفة فی العالم و المظهر الاتم السمیع والبصیر والعلیم والخبیر و مالك رقاب الامم وعلی آله واصحابه الاکرم

اما بعد اہل علم وصاحبِ فہم سے عبدالنبی الخبیر فقیر ابوالبشیر غلام نازک فریدی محمدی عرض پرداز ہے کہ گردشِ زمانہ نے زمانہ کے حالات اور واقعات وخیالات واعتقادات نے انسانوں کو ایسا دِگرگوں و واژگوں کر رکھا ہے کہ ہر شخص برخلاف حدیث علیہ التحیات والتسلیمات کہ اتبعوا السواد الاعظم (''سوادِ اعظم کی پیروی کرو'') ہے۔
(المستدرک للحاکم، کتاب العلم، باب من شذ شذ فی النار، جلد 1، صفحہ 317، دار المعرفة، بیروت ☆ مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، رقم 164، جلد 1، صفحہ 31، مکتبہ رحمانیہ لاہور)
اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد تیار کرنا چاہتا ہے۔ خلاصہ (یہ کہ) ہر جگہ بے ادبی، بدمذہبی،

فرقہ بندی کی سموم (زہریلی) ہوا چل رہی ہے۔ جہاں جاؤ وہاں فتنہ فساد پاؤ۔ خصوصاً فرقہ نجدیہ وہابیہ دیوبندیہ بے بنیاد کا فتنہ فساد ہر سُو یاجوج ماجوج کی مانند چکر لگا رہا ہے اور اپنے دامِ تزویر میں بخرقہ حنفیت اہل السنت والجماعت بیچارے سادہ لوح مسلمانوں کو زیر لگام بدانجام خالی از ایمان و اسلام کئے جا رہا ہے۔ اگرچہ دوسرے فِرَقِ باطلہ بھی اپنی اپنی وردیوں میں اسلام کے مِٹانے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے عزت واحترام کے گھٹانے میں ہر وقت ہر لحظہ ہر لمحہ سرزور کوشاں ہیں لیکن وھابیہ اپنے علامات و اعتقاداتِ مذہبیہ میں اہلِ اسلام سے امتیازی صورت رکھتے ہیں۔ لہٰذا کامیابی میں بھی ناکام رہتے ہیں۔ فرقہ غیر مقلد جو کہ خطہ پنجاب میں ابن پسو کی طرف منسوب ہے۔ ان کو بھی ہم سے امتیازی صورت ظاہر و باہر ہے۔ کیونکہ نماز میں گھوڑے سرکش کی طرح دُم ہلاتے ہیں چنانچہ حدیث میں وارد ہے [1] دوسرے مرزائی وشیعہ وغیرہ علی الاعلان آپ کو مستقل صاحب ایمان ودین ومذہب سمجھ کر ہمیں دعوتِ شمولیت دیتے رہتے ہیں۔ اور ان کے افعال واقوال سے بھی ہمیں کنارہ کشی سہولت سے میسرّ ہوتی ہے۔ لیکن یہ فرقہ دیوبندیہ جو کہ دیوؤں کی طرف منسوب ہے اور ذریاتِ ابلیس کو مرغوب ومطلوب ہے۔ ہر وقت اس منزہ ذات علیہ التحیات والتسلیمات کی نقائص جوئی میں قوتِ نظر وطاقتِ علم وہنر شام وسحر صَرف کر کے دنیا میں تباہی وآخرت کی رُو سیاہی کا سامان تیار کر رہا ہے تو بوجہ ان کی تلبیسانہ صورت کے ان سے بیچارہ آوارہ مسلمان کو گریز مشکل اور محال ہے جیسا کہ عالم اہل سنت ناظم ملتِ مفتی شریعت حامیٔ طریقت بحر العلوم عطیہ نبی الامت صاحب حجتِ قاہرہ مؤید سنت زاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب مرحوم ومغفور نے فرمایا۔

1:۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس؛ اسکنوا فی الصلوۃ''۔ ''کیا بات ہے میں تمہیں ہاتھ اٹھائے دیکھتا ہوں جیسے سرکش گھوڑے کی دُمیں۔ نماز میں سکون کے ساتھ رہو''۔ (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب الامر بالسکون فی الصلوۃ، رقم 967، جلد 2، صفحہ 294، مکتبۃ البشریٰ کراچی۔)

ذیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے
(حدائق بخشش، حصہ اوّل، صفحہ 126، مطبوعہ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ، لاہور)

لٰہذا اُس عالم ماکان و مایکون کہ جس کے نام نامی اسم گرامی کے سنتے۔ ایماندار اِنس وجن، شجر وحجر سورج وقمر سرنگوں ہوجاتے ہیں۔ بزبان درفشان خود ان کے علامات واضح اور لائح بیان فرمائے ہیں کہ جس سے انسان باایمان اس فرقہ ءِ بے ایمان سے جو کہ مومنِ شہنشاہِ دوجہان ہے بآسانی اس حدیث شریف۔ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ (مفہوم پس اُن سے بچو اور اُن کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں)

(مقدمہ مسلم شریف، باب النهی عن الروایة عن ابضعفا والاحتیاط. صفحه23 مطبوعه بیت االافکار الدولیه ریاض)

پر عمل کرسکتا ہے اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا محل ان کو ٹھہرا سکتا ہے۔

علم شیطاں کا ہوا علمِ نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری
(ذوقِ نعت، صفحہ 123، مدینہ پبلی کیشنز، لاہور)

ازاں چند احادیث جو مشتمل برعلامات فرقہءِ وہابیہ خارجیہ دیوبندیہ خبیثہ ہیں۔ پیش نظر مومنین وخواہ وہابین مردودین اشد ضروری جانتا ہوں۔ کیونکہ مومنین پڑھ کر بخوشی اس گروہ خبیثہ سے اجتناب کریں گے اور وہابین روئے سیاہ پر نقاب ڈال کر روئیں گے لیکن قبل از تحریر احادیث زندیق پلید اور عاصی عنید جو آپس میں رفیق ہیں۔ مختصر طور پر ان کی گفتگو بیان کردوں تا کہ ان کو بھی اس مضمون سے تطبیق ہوتی جائے۔ براہ مہربانی حاضرین زندیق پلید و عاصی عنید کی گفتگو کو غور سے سنیں۔

زندیق: عاصی بھائی السلام علیکم

عاصی: زندیق رفیق وعلیکم السلام خوش ہو، خیریت ہے، بعد مدت کے تشریف لائے۔ کیا خیر تو تھی؟

زندیق:۔ عاصی بھائی! کیا پوچھتے ہو۔ ہم تو بڑے ذلیل وخوار ہیں اور مسئلہ بشریت سے بیمار ہیں۔ قسمت کے مارے اس شہر پُرحذر میں تنخواہ خوار ہیں۔ کیا کریں کہاں جائیں۔ بطن شریف نے بڑا تنگ کیا ہوا ہے۔

حالت دردناک میں زندیق کا شعر

کم عاقل عاقل اعیت مذاهبه — کم جاهل جاهل تلقاه مرزوقا
هذا الذی ترک الاوهام حائرةً — وصیر العالم النحریر زندیقاً (2)

شعر کا ترجمہ مختصر عرض:" بہت سے دانا ہنرور بوجہ تنگیٔ معاش ذلیل وخوار ہیں اور بہت جاہل نا قابل ہیں کہ خوش معاش ہیں یہی جاہل کا خوش معاش ہونا اور عاقل کا سرگرداں رہنا عقل کو چکرا دیتا ہے اور عالم برگزیدہ کو زندیق بنادیتا ہے۔"

عاصی: زندیق رفیق! کیا ہوگیا۔ کیوں اتنے گھبرا رہے ہو۔ ذرا ایمان سنبھل کر حال تو دو۔

زندیق: عاصی بھائی! مدت دراز پائی کہ شہر ڈیرہ غازی خان کے علماء اہل السنت والجماعت نے حضور سید یوم النشور کو نور بنایا ہوا ہے۔ حالانکہ حضور کا نور ہونا عقلاً نقلاً محال ہے۔ عقلاً اس طرح کہ اگر نور ہیں تو کھانا پینا، چلنا پھرنا یہ افعال نور کے منافی ہیں۔ نقلاً جیسے ہمارے بزرگوں کے اقوال قرآن کریم میں موجود ہیں۔ (3)

وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي

2:۔زندیقاً ای کافراً من المختصر المعانی۔12منه (غلام نازک فریدی)
(مختصر المعانی شرح تلخیص المفتاح الفن الاول علم المعانی، احوال المسند الیه. تخریج الکلام علی خلاف مقتضی الظاهر صفحه 118، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

3:۔قرآن کریم کی درج ذیل آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کفار کے اقوال حکایت کئے ہیں کہ وہ یوں کہا کرتے تھے۔(منزل رضا)

الْاَسْوَاقِ (پارہ:18،سورۃ الفرقان،آیت:7)

(ترجمہ: اور بولے (کفار قریش) اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔)

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (پارہ:22،سورۃ یٰس،آیت:15)

(ترجمہ کنزالایمان: بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی)

قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (پارہ:13،سورۃ ابراہیم،آیت:10)

(ترجمہ کنزالایمان: بولے تم تو ہمیں (ہمارے) جیسے آدمی ہو)

کہ جس کے جواب میں خود حضور ﷺ کو فرمان الٰہی ہوا کہ

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پارہ:16،سورۃ الکہف،آیت:110)

(ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں)

باوجود اتنے دلائل باہرہ کے علماء اہل سنت بڑانگ کر رہے ہیں۔

عاصی: زندیق رفیق! آپ اتنا گھبراؤ نہیں۔ عاصی نے مسئلہ بشریت کو ایسا حل کیا ہے گویا ہلا اہل بنادیا ہے۔

زندیق: زندیق رفیق! آپ میرے رسائل کا مطالعہ توجہ دلی سے فرمادیں۔ اسکات خصم کیلئے عجیب وغریب جواب درج ہیں۔

زندیق:۔ عاصی بھائی! گستاخی معاف۔ آپ کا میرا اطمینان قلبی اپنے رسائل سے کرانا یہ فضول ہے۔ کیونکہ آپ کے رسائل اکثر بدزبانی اور فحش گوئی سے بھرے ہوئے ہیں۔ غالباً آپ فرصت کے اوقات اس بدزبانی کی مہارت حاصل کرنے میں صَرف کرتے رہتے ہو۔ علاوہ ازیں اہالیانِ شہر آپ کے قول کو بدتر از بول جانتے ہیں۔ اور آپ کے سارے خاندان کو علت المشائخ (بدفعلی کروانے کی عادت) سے معیوب کرتے ہیں تو آپ کا کیا اعتبار چاہیے۔ کہ اگر تجھے چشمِ حیاء

ہے تو تو عادتِ ریا کو چھوڑ اور میری طرح اپنے حال پر رو اور اپنی قلم فحش رقم کو اپنی سوانح عمری کیلئے چلا۔

خود را بیبں دیگراں بگذار

مرا شیخ دانائے روشن شہاب — دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش — دوم آنکہ بر غیر بد بیں مباش

اب ناظرین! خیال فرماویں کہ یہ فرقہ محدثہ کہاں سے نِکلا اور کب ظاہر ہوا۔ اور کیسے فتنہ فساد برپا کئے۔ اور شارع علیہ السلام سے ان کے حق میں کیا صادر ہوا۔ ذرا کان لگا کر غور سے سُنئے پھر انصاف فرمایئے۔ وہی کتاب **صحیح بخاری** جس کو یہ حضرات بھی اصح الکتب بعد کتاب اللہ مانتے ہیں۔ اس کے جلد ششم **کتاب الفتن باب تعوذ من الفتن** میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین بار دربارہ شام ویمن دعاء برکت فرمائی تو بعض صحابہ اہل نجد نے عرض کی۔ کہ ہمارے نجد واسطے بھی دعاء برکت فرمادیں۔ چنانچہ بعد متواتر عرض کرنے کے آپ ﷺ نے فرمایا ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان۔

(صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ الفتنة من قبل المشرق، رقم 7094، جلد 2 صفحہ 1985، مطبوعہ الطاف اینڈ سنز کراچی، ایضاً صفحہ 141، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ جامع الترمذی ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب فی فضل الیمن، جلد 2، صفحہ 713، المصباح لاہور)

جس کا ترجمہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے مشکوٰۃ شریف (کی شرح اشعۃ اللمعات) کے جلد چہارم مطبوعہ نولکشور کے صفحہ 754 میں تحریر فرمایا ہے۔

"آنجا یعنی در نجد زلزلہ ہاست وفتنہ ہاست وبہ ارض نجد طلوع میکند قرن شیطان یعنی حزب او واعوان او۔"

(اشعة اللمعات، کتاب الفتن، باب ذکر الیمن و الشام، الفصل الاوّل، جلد 4، صفحہ 748، کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

''یعنی نجد میں فتنہ وفساد و زلزلے برپا ہوں گے اور وہاں سے گروہ شیطان نکلے گا اور اس کے یار و مددگار۔'' شعر

اب ہوا شیطان فارغ مکر اور تلبیس سے
بڑھ گئے ہیں جب سے نجدی پیشوا ابلیس سے

اور ابو داود جلد دوم مطبوعہ صدیقی 1874ء کے صفحہ 300 میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث ''باب قتل الخوارج'' میں ہے جس کے آخر میں

هذا قوم يقرءون القران لا يجاوز حنا جرهم يمرقون من الاسلام مروق السهم من الرمية

یعنی ''قوم قرآن پڑھے گی اور اُن کے حلق سے نہ اُترے گا۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے اور خون آلودہ بھی نہیں ہوتا۔''

اور اُن کی علامت فرمائی کہ

يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان

''یعنی وہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔''

پھر ان کا حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لئن انا ادر كتهم لاقتلنهم قتل عاد

(☆ ابو داؤد، کتاب السنہ، باب فی قتل الخوارج، رقم 4764، جلد 2، صفحہ 312، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔ ایضاً جلد 2 صفحہ 312: قدیمی کتب خانہ کراچی ☆ الصحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ (تعرج الملائکۃ والروح)، رقم 7432، صفحہ 2084، الطاف اینڈ سنز، کراچی۔ مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج وصفاتهم، رقم 2449، جلد 3، صفحہ 480، مکتبۃ البشری، کراچی۔ نسائی، کتاب المحاربۃ (تحریم الدم) ایضاً، باب من شهر سیفه۔۔۔، رقم 4101، جلد 2، صفحہ 412، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

یعنی ''اگر میں اُن کو پاؤں البتہ قتل کروں مثل قتل عاد کے۔''

پس احادیث سے ثابت ہوا کہ وہابی خارجیوں سے ہیں۔ اور اسلام سے خارج ہیں۔

علامہ شامی کے نزدیک وہابی خارجی ہیں:

جیسا کہ فتاویٰ شامی جلد سوم باب البغاۃ کے صفحہ 378 میں مسطور ہے۔

ترجمہ عبارت عربی شامی

(كما وقع في زماننا فى اتباع عبد الوهاب الّذِين خرّجوا من نجدو تغلبوا على الحرمين وكالو ينتحلون الى الحنابلة. لكنهم اعتقدو انهم لهم المسلمون وان من خلف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علماء هم حتى كسر الله شوكتهم وخرّبَ بَلادَهُمْ و ظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلث وثلثين ومأتين والف)

(رد المحتار (فتاویٰ شامی)، کتاب الجهاد، باب البغاۃ، مطلب فی اتباع عبدالوهاب، جلد 6، صفحہ 400، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

ترجمہ عربی عبارت شامی۔

''جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے متبعین کا واقعہ ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کیا اور زبردستی حرمین شریفین پر قبضہ کیا وہ اپنے آپ کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن ان کا اعتقاد ہے کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقائد پر نہ ہوں وہ مشرک ہیں اس لئے انہوں نے اہل سنت اور اُن کے علماء کے قتل کو مباح قرار دیا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا اور ان کے ملک کو خراب کیا۔ اور لشکر اہل اسلام کو ان پر 1233ھ میں فتح دی'' انتہا۔

پس مسلمانوں کا قتل کرنا اور ان کو اپنے عقیدے میں مشرک اور بُت پرست سمجھنا حضراتِ وہابیہ میں بہ خوبی پایا گیا ہے اور مومن کا قتل کرنا کفر ہے۔

دیکھو سنن ابن ماجہ جلد دوم مطبوعہ مولوی محمد حسین صفحہ 713, 714 میں تین حدیثیں جن کا آخری فقرہ یہ ہے۔

سباب المسلم فسق وقتله كفر

(سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب سباب المسلم۔۔۔، رقم 3939 تا 3941، صفحہ 418، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔ سنن نسائی، كتاب المحاربة تحريم الدم، باب قتال المسلم، رقم 4104 تا 4113 جلد 2، صفحہ 613، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

یعنی ''مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے۔''

عن ابی سلمه و عطاء بن يسار انهما اتيا ابا سعيد الخدری رضی الله عنه فسألاه عن الحرورية اسمعت النبی ﷺ قال لا ادری ما الحرورية سمعت النبی ﷺ يقول يخرج فی هذه الامة ولم يقل منها قوم تحقرون صلاتكم مع صلاتهم يقرؤون القرآن لا يجاوز حلوقهم او حناجرهم يمرقون من الدين كمروق السهم من الرمية الحديث

(صحيح بخاری، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب من ترك قتال الخوارج۔۔۔، رقم 6931، جلد 2، صفحہ 1932، الطاف اینڈ سنز کراچی۔ مسلم كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج و صفاتهم، رقم 2453، جلد 3، صفحہ 452 مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

''حضرت ابوسلمہ وعطاء ابن یسار رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حروریہ یعنی خارجیوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا میں حروریہ کو نہیں جانتا۔ میں نے تو آنحضرت ﷺ سے اتنا سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے اس امت میں ایسی قوم نکلے گی کہ تم اپنی نمازوں کو اُن کی نمازیں

دیکھ کر حقیر سمجھو گے۔ قرآن بہت پڑھیں گے مگر اُن کے حلقوں سے تجاوز نہیں کرے گا یعنی نہ دل میں اثر نہ خدا کے ہاں مقبول۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔''

وعن ابی سلمة عن ابی سعيد الخدری قال بينا النبی ﷺ يقسم جاء عبد الله بن ذی الخويصرة التميمی فقال اعدل يا رسول الله ﷺ قال ويلك ومن يعدل اذا لم اعدل قال عمر ابن الخطاب ائذن لی فاضرب عنقه قال دعه فان له اصحابا يحقر احدكم صلوته مع صلوته وصيامه مع صيامه الحديث

(صحيح بخاری، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب من ترك قتال الخوارج۔۔۔، رقم 6933، جلد 2، صفحہ 1933، الطاف اینڈ سنز کراچی۔ ایضاً جلد 2 صفحہ 1024 قدیمی کتب خانہ کراچی ☆ مسلم كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج و صفاتهم، رقم 2454، جلد 3، صفحہ 453 مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

(ترجمہ): حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد اللہ ذوالخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے میں عدل نہ کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اجازت دیجئے میں اُس کو قتل کر دوں فرمایا اس کو چھوڑ و اس واسطے کہ اس کے یاروں میں ایسے لوگ ہونے والے ہیں کہ تم ان کے نماز روزہ کے مقابلہ میں اپنے نماز روزہ کو حقیر سمجھو گے۔'' الیٰ آخرہ جلد پنجم صفحہ 433 منتخب میں ہے۔

عن ابی برزة قال اتی رسو ل الله ﷺ بدنانير فجعل يقسمها وعنده رجل اسود مطموم الشعر عليه ثوبان ابيضان بين عينيه اثر السجود

و کان یتعرض لرسول اللہ ﷺ فلم یعطه فاتاه فعرض له من قبل وجهه فلم یعطه و اتاه من قبل یمینه فلم یعطه شیئا ثم اتاه من قبل شماله فلم یعطه شیئا ثم اتاه من خلفه فلم یعطه شیئا فقال یا محمد ما عدلت منذ الیوم فی القسمة فغضب رسول اللہ ﷺ غضباً شدیداً ثم قال و اللہ لا تجدون احداً اعدل علیکم منی ثلاث مرات ثم قال یخرج علیکم رجال من قبل المشرق کان هذا منهم هدیهم هکذا هذا یقرءون القران لا یجاوز حنا جرهم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة ثم لا یعودون الیه و وضع یده علی صدره سیماهم التحلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج آخرهم مع المسیح الد جال فاذار ائیتموهم فاقتلوهم ثلاثا هم شر الخلق و الخلیقة یقولها ثلاثا

(مسند امام احمد، حدیث ابی برزة الاسلمی، رقم 19783، جزء 33، صفحه 27، موسسة الرسالة، الطبعة الاولیٰ 1421ھ، مصنف ابن ابی شیبه ما ذکر فی الخوارج، رقم 37917، جلد 7، صفحه 559، مکتبة الرشد، الریاض، الطبعة الاول 1409ھ، المستدرک علی الصحیحین، کتاب قتال اهل البغی وهو آخر الجهاد، رقم 2647، جلد 2، صفحه 160، دار الکتب العلمیه بیروت، الطبعة الاولیٰ 1411ھ، امام حاکم اس روایت کو ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور انہوں نے اسے ذکر نہیں کیا۔ (المرجع السابق))

ترجمہ:۔ "ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ دینار آئے۔ آپ نے ان کو بانٹنا شروع کیا ایک آدمی کالا، پریشان بال، سفید پوش جس کی پیشانی پر سجدہ کا داغ پڑا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پیچھے دائیں بائیں پھرتا تھا۔ مگر آپ نے اس کو کچھ نہ دیا۔ آخر کہنے لگا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے شروع سے بانٹنے میں انصاف نہیں کیا۔ یہ سن کر آپ بہت

رنجیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم مجھ سے زیادہ عادل تم کسی کو نہ پاؤ گے پھر فرمایا مشرق کی جانب کچھ ایسے ہی لوگ نکلیں گے اِسی طرح قرآن پڑھیں گے مگر قرآن اُن کے گلوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر نہیں لوٹیں گے اور آپ نے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا اُن کی نشانی تحلیق ہے یعنی سر مونڈنے کو لازم سمجھنا ہے ایسے ہی لوگ نکلتے رہیں گے اُن کا آخر گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔ جب تم اُن کو دیکھو قتل کرنا۔ یہ حکم تین بار فرمایا کہ وہ بدترین مخلوقات ہوں گے۔"

عن انس رضی اللہ عنه یقرءون القران لایجاوز تراقیهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة لا یرجعون حتی یرتد علی فوقه هم شر الخلق و الخلیقة طوبی لمن قتلهم و قتلوه یدعون الی کتاب اللہ و لیسوا منه فی شیء من قاتلهم کان اولی باللہ تعالیٰ منهم قالو ! یا رسول اللہ ﷺ ما سیماهم؟ قال التحلیق۔

(ابو داؤد، کتاب السنة، باب فی قتل الخوارج، رقم 4765، جلد 2، صفحہ 312، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ایضاً جلد 2 صفحہ 312 قدیمی کتب خانہ کراچی)

ابوداؤد جلد دوم ص 300 نمبر 1 "وہ بدترین خلق اور امت ہیں خوشخبری ہو اُس کو جو انہیں قتل کرے وہ خدا کے نزدیک بہتر ہے"۔

نیز "تاریخ مکہ" میں مفتی سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ ناقلاً عن مفتی سید عبدالرحمن زبید نے فرمایا ہے کہ

لا حاجة الی التالیف فی الرد علی الوهابیة بل یکفی فی الرد علیهم قوله ﷺ سیماهم التحلیق فانه لم یفعله احد من المبتدعة

(1؛۔ فتنة الوهابیه للسید احمد بن زینی دحلان، صفحه 14، حقیقت کتابوی، استنبول، ترکی۔ خلاصة الکلام فی امراء البلد الحرام للسید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی۔ الجزء الثانی ابتداء فتنة الوهابیة مع الرد علیهم بما یبطل ما ابتدعوه سنة 1205ھ، جلد 2، صفحه 16، حقیقت کتابوی، استنبول، ترکی)

یعنی ''وہابیہ کے رد میں تالیف کی کوئی حاجت نہیں۔ اُن کی تردید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کافی ہے کہ وہ سر منڈائیں گے۔ سو بجز فرقہ وہابیہ کے کسی گمراہ فرقہ نے یہ جرات نہیں کی''۔ (4)

4:۔ سید احمد بن دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کانوا یا مرون من اتبعهم ان یحلق راسه لا یتر کونه بفارق مجلسهم اذا تبعهم حتی بحلقوار راسه ولم یفع مثل ذلک قط من احد من الفرق الضالة التی مضت قبلهم ان یلتزموا مثل ذلک فالحدیث صحیح فی ذلک''

ترجمہ: ''جو کوئی ان وہابیہ کی پیروی کرتا یہ اسے سر منڈانے کا حکم دیتے اور جب تک وہ سر نہ منڈالیتا اُسے اپنی مجلس سے جدا نہ ہونے دیتے اور ان سے پہلے کسی گمراہ فرقے سے اس بارے ایسا التزام واقع نہ ہوا پس حدیث ان کے بارے میں صحیح ہے۔''

مزید فرماتے ہیں:

''وکان محمد بن عبدالوهاب یامر ایضا علق رؤس النساء اللاتی یتبعنه فاقاصت علیه الحجة مرة امرأة دخلت خی دینه وجددت اسلامها علی زعمه فامر بحلق رأسها فقالت له لم تامر بحلق الراس للرجال فلو امرتهم بحلق اللحی لساغ لک ان تامر بحلق رؤس النساء لان شعر الرأس للنساء بمنزلة اللحیة للرجال فبهت الذی کفر ولم یجد لها جوابا لکنه انما فعل ذلک للیصدق علیه وعلی من اتبعه قوله صلی الله عیه وسلم "سیماهم التحلیق" فان المتبادر منه حلق الرأس۔''

ترجمہ: ''اور جو عورتیں محمد بن عبدالوھاب نجدی کی اتباع میں آتیں یہ انہیں بھی سر منڈانے کا حکم دیا کرتا تھا۔ پھر ایک بار ایک عورت نے اس پر حجت قائم کی وہ اس کے دین میں داخل ہوئی اور اس کے زعم فاسد کے مطابق اپنے اسلام کی تجدید کی تو اس نے اُسے سر منڈانے کا حکم دیا۔ اس نے کہا تم مردوں کو سر منڈانے کا حکم کیوں دیتے ہو؟ پس اگر تم انہیں داڑھی منڈانے کا حکم دو تو عورتوں کو سر منڈانے کا حکم زیب دیتا ہے۔ کیونکہ عورتوں کے سر کے بال مردوں کی داڑھی کے بمنزلہ ہیں۔ تو کافر مبہوت ہو گیا اور اس نے اس کا کوئی جواب نہ پایا۔ لیکن پھر بھی وہ یہ فعل کرتا رہا (کہ مردوں کو سر مونڈنے کا حکم دیتا) تاکہ اس پر اور اس کے متبعین پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ''سیماهم التحلیق'' صادق آئے۔ کیونکہ تحلیق کا معنی متبادر سر مونڈنا ہے۔''

(خلاصة الکلام فی امراء البلد الحرام، الجزء الثانی، ابتداء فتنة الوهابیة مع الرد علیهم، جلد2، صفحہ16، حقیقت کتابوی، استنبول، ترکی)(مزمل رضا)

باب قتال الخوارج والملحدین صفحہ 1024 ''بخاری شریف'' میں ہے

کان ابن عمر رضی الله عنهما یراهم شرار خلق الله وقال انهم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوها علی المومنین انتهی۔

(بخاری، کتاب استتابة المرتدین، باب قتال الخوارج، جلد2، صفحہ 1931، الطاف اینڈ سنز، کراچی)

''ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو شریر ترین مخلوقات جانتے تھے اور فرمایا کہ جو آیتیں کافروں کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ یہ لوگ ان کا مصداق مومنوں کو قرار دیتے ہیں۔ انتہا۔''

اس حدیث شریف میں ھم کا ضمیر خارجیوں کی طرف راجع کیا گیا ہے شاید کوئی وہابی خبیث بوجہ جہالت وعداوت وشقاوت وقساوت قلبی کے مخلوق اللہ کو دھوکا دے کہ اس حدیث شریف سے مراد خارجی ہیں وہابی نہیں تو اُن کی صفائی دماغ کیلئے سابقہ احادیث میں سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث اور حضرت علامہ شامی کی تحریر سے مفصل طور پر راز روشن ہو گیا ہے کہ وہابی اور خارجی ایک ہی گروہ ہے بے ادبی اور بد مذہبی میں ایک دوسرے سے بالاتر ہے۔

آخری عرض۔ اس گلدستہ احادیث سے ذکی الفہم اور سلیم الطبع بشر کو نیک روشن ہو گیا ہوگا کہ ہو بہو یہی علامات موجودہ وہابیوں میں پائے جاتے ہیں۔ تو ہر مسلمان محب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس فرقہ مردودہ سے اجتناب کرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی تعمیل عین ایمان واسلام جانے۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ،

(پارہ:5، سورۃ النساء، آیت:80)

(ترجمہ کنزالایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا)

ولا یومن احد کم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس

اجمعین۔

(ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک میں اُسے اس کے والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ مزمل رضا)

(بخاری کتاب الایمان، باب حب رسول ﷺ من الایمان رقم 15، جلد 1، صفحہ 10، الطاف اینڈ سنز کراچی۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 7، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

کو دھیان میں رکھے اور بہر وجوہ اس فرقہ شنیعہ سے قطع تعلق فرماوے۔ فقط

سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار
اب مان نہ مان تو ہے مختار

اگر ان مجموعہ احادیث کی تردید میں کسی بدمذہب دشمن نبوی ملت نے خامہ فرسائی اور ژاژ خائی فرمائی تو زندہ ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ خوب گت بنائیں گے وہابین اطمینان بالیقین فرماویں۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ و بارک وسلم۔ تمت بالخیر۔

نوٹ :۔ اگر عقائد نجدیہ کی اس سے زیادہ وضاحت کی ضرورت ہو تو جناب قاضی صاحب کے رسالہ "فصل الخطاب فی ردّ آرائے عبدالوہاب" کا مطالعہ کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ خوب قلعی کھل جائے گی۔

علمائے دیوبند کا فتوےٰ

پالن حقّانی مسلمان نہیں ہے۔ از سرِ نو کلمہ پڑھکر مسلمان ہونا ضروری ہے

توبہ کرنا واجب ہے

ایک شخص پالن حقّانی فروری ۱۹۶۶ء میں سنبھل کے محلہ سرائے ترین میں آئے اور دیوبندیوں میں ٹھہرے اور مختلف محلوں میں تقریریں کیں۔ اور کہنا شروع کیا کہ میں جاہل ہوں ان پڑھ ہوں قرآن و حدیث کو کیا سمجھوں، عربی فارسی نہیں جانتا ہوں۔ مولوی مولانا مفتی پیر وغیرہ کچھ بھی نہیں ہوں، اور جیل میں میری پیدائش ہوئی ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ میں قوال تھا اور اپنے ماں باپ کی مجمع عام میں برائیاں بھی شروع کیں۔ لوگ یہ سنکر کہ ایک جاہل آدمی جوڈا کو تھا قوال تھا دیکھیں کیا کہتا ہے حقّانی کی تقریروں میں جانے لگے جب دیکھا کہ لوگ کچھ مانوس ہو گئے پھر تو ایسے ایسے مسئلے اور باتیں بیان کرنا شروع کر دیں جو اب تک نہیں سنی تھیں۔ کہیں یہ کہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کربلا میں اپنے غرور اور گھمنڈ میں مارے گئے شہید نہیں ہوئے۔ کہیں کہا کہ جو شخص ایک مرتبہ میلاد شریف میں جائے اور سلام پڑھے تو ساٹھ ہزار برس دوزخ میں جلے گا۔ اور جو فاتحہ کی ایک کھیل کھائے چالیس دن کی نماز اور کوئی نیکی قبول نہیں، یہ بھی کہا کہ انسان کافر نہیں ہوتا ہے انسان کا عمل کافر ہوتا ہے اور کہیں کہا کہ اولیاء۔ اللہ برحق ہیں لیکن ان کا وسیلہ تلاش کرنا محض بے دینی

اور نفسیاتی دھوکہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کو لوط علیہ السلام اپنی بیوی کو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کو جہنم سے نہ بچا سکے ہم کو کیا بچائیں گے۔ اولیاء اللہ کا وسیلہ سیڑھی کا پہلا ڈنڈا اور دوسرا ڈنڈا کام نہ آئے گا۔ کہیں کہا قرآن وحدیث سے ضروریات دین کے تمام مسائل حل نہیں ہوسکتے۔ ایک کتاب بھی "شریعت یا جہالت" کے نام سے جلسوں کے اندر چھ روپے میں فروخت کرنا شروع کی اور کہا کہ جو اس کو خریدے گا ایک سال کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ ایک دو جلسوں میں ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیائے اسلام کے ایک بہت بڑے مشہور زمانہ عالم دین حضرت مولانا مفتی احمد رضا خانصاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے کہا کہ انھوں نے اپنی کتاب فتاویٰ رضویہ حصہ اول ص۵۴ پر خدا کو باسٹھ "۶۲" گالیاں دی ہیں۔ اس سے مسلمانوں میں جوش وخروش اور ہیجان پیدا ہوا اور حقانی کے جلسہ میں وہ کتاب لیکر گئے کہ دکھلاؤ گالیاں کہاں ہیں تو دکھلا نہ سکے اور نہ آج تک دکھانے کی ہمت کی۔ اس سے فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ اور تمباکو کے استعمال کو گناہ کبیرہ اور حرام بتلایا۔ بیڑی سگریٹ اور حقہ پینے والوں اور پان تمباکو کھانے والوں کو حرام خور کہا۔ ایک ترکیب عورتوں کے حقانی کے جلسے میں آنے کی یہ کی کہ کچھ وہابیہ عورتوں کے ذریعہ بہت سی عورتوں سے یہ کہلوایا کہ جو عورت حقانی کی تقریر سن لے گی اس کا خاوند عمر بھر اس کا تابعدار رہیگا۔ اور اگر حقانی کا جھوٹا پانی پی لیا تو جس عورت کے اولاد نہ جیتی ہو یا پیدا نہ ہوتی ہو تو جینے لگے گی اور پیدا ہونے لگے گی۔ اس پروپیگنڈے سے عورتیں بھی حقانی کے جلسے میں آنے لگیں چنانچہ یہ عمل شروع کیا کہ حقانی کا جھوٹا پانی کسی ٹپ یا مٹکے میں ڈالدیا گیا اور بطور تبرک بلانے لگے ان مذکورہ بالا باتوں کے علاوہ بہت سے مسئلے غلط بیان کئے اور اپنی کتاب میں لکھے۔ اور بہت سی آیتوں کا مطلب تقریر میں غلط بیان کیا اور اپنی کتاب میں بھی غلط لکھا مندرجہ بالا باتوں میں کچھ تقریریں کہیں اور کتاب شریعت یا جہالت میں تحریر کیں۔ جس سے عام مسلمان دھوکے میں پڑے اور گھر گھر فساد اور دوکان دکان جھگڑا شروع ہوکر بلوے اور فساد کا سامان ہوگیا اور مسلمانوں میں ہیجان اور انتشار ہونے لگا۔

۲۵ر مئی ۱۹۶۶ء کا واقعہ ہے کہ محلہ نجو سرائے کے جلسے میں حقانی نے مسلمانوں کی آزادی اور بدعملی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ " **اللہ تعالیٰ بھی ان کی بداعمالی سے تھک گیا** " اللہ کے لیے لفظ "تھک گیا" استعمال کیا۔ سیکڑوں مسلمانوں نے اس کو سنا یہ سنکر مسلمانوں میں جوش وخروش اور ہیجان پیدا ہوگیا کہ حقانی نے خدا کو تھک جانے والا بتایا۔ چند آدمیوں نے جلسہ کے بعد حقانی سے خود دریافت کیا کہ یہ تم نے کیا کہدیا تو کہا کہ " **یہ میں نے مذاق میں کہہ دیا تھا** "
(معاذ اللہ حقانی کے مذاق کرنے کو خدا ہی رہ گیا ہے)

صبح کو سنبھل کے بعض دیوبندی علماء سے سوال کیا اور اس جملے کے کہنے کا حکم شرعی دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ یہ جملہ رات حقانی نے اپنی تقریر میں کہا ہے اس سے ہی دریافت کرو اور خود ان دیوبندی عالموں نے حکم شرعی لکھنے اور بتانے سے انکار کردیا۔

اس کے بعد ہم نے جناب مولوی احمد حسن صاحب ساکن محلہ کوٹ سے سوال کیا۔ مولوی صاحب موصوف دیوبندی علماء میں ایک ذمہ دار عالم ہیں اور جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے مرید وخلیفہ ہیں اور مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی کے بھی خلیفہ ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے جو بھی بات تھی بغیر کسی کا لحاظ کئے لکھدی اور پالن حقانی کے قول پر قرآن شریف کی رو سے جو فتویٰ وحکم شرعی تھا تحریر کردیا (وہ سوال وجواب یہ ہے)

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ زید (حقانی) نے مسلمانوں کی بری حالت اور بدعملی کا ذکر کرتے ہوئے جلسۂ عام میں کہا کہ " اللہ تعالیٰ بھی ان کی بدعملی سے تھک گیا ہے " بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا کے لئے تھک گیا کا لفظ بولنا قرآن شریف کے خلاف ہے۔ خود قرآن شریف میں سورۂ ق کے آخر میں ہے پارہ ۲۶ ولقد خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینہما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب ○ سوال یہ ہے کہ آیۂ کریمہ کا کیا مطلب ہے اور زید (حقانی) کا قول کیسا ہے قرآن شریف کے خلاف ہے یا نہیں اور زید (حقانی) کا حکم کیا ہے؟

توبہ ضروری ہے یا نہیں زید سے مراد پالن حقانی ہے جو آجکل سنبھل کے محلوں میں تقریر کر رہے ہیں

سائل :۔ مبین الدین

جواب

زید (حقانی) کا یہ قول قرآن مجید کے خلاف اور کفر ہے اور اس کو کلمۂ طیبہ پڑھنا اور اس قول سے توبہ کرنا یعنی اس پر مسلمان ہونا فرض ہے۔ آیہ کریمہ کا مطلب اس کے ترجمہ سے واضح ہے۔ ترجمہ حضرت شاہ عبد القادر صاحب نے یہ کیا ہے (ترجمہ) اور ہم نے بنائے آسمان اور زمین اور جوان کے بیچ میں ہے چھ دن میں اور ہم کو نہ آئی کچھ ماندگی اور ماندگی سے مراد تھکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ خادم العلماء والفقراء۔ السید احمد حسن ساکن سنبھل ضلع مرادآباد محلہ کوٹ غربی ۸ صفر ۱۳۸۶ھ

جو صاحب چاہیں یہ اصل فتویٰ مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم مسجد جہان خاں میں تشریف لاکر دیکھ لیں۔ یا مولوی محمد حبین صاحب کے مکان پر دیکھ لیں۔ حقانی کے طرفدار اور دیوبندی علماء اس فتوے کو غور سے پڑھیں کہ قرآن شریف اور اس فتوے کی رو سے حقانی پر کفر عائد ہوتا ہے اور توبہ کرنی لازم ہے اور از سر نو کلمہ پڑھکر مسلمان ہونا فرض ہے اور یہ بھی شرعی مسئلہ ہے کہ کلمۂ کفر زبان سے نکل جانے سے نکاح بھی ختم ہو جاتا ہے لہذا پالن حقانی کو چاہیے کہ وہ برسر منبر مجمع عام میں اپنے اس کفری قول سے توبہ کریں اور از سر نو کلمہ پڑھکر مسلمان ہوں اور اگر حقانی شادی کر چکے ہیں تو دوبارہ نکاح کریں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اگر حقانی شریعت کے حکم پر سر نہ جھکائیں تو دیوبندی مولوی اور دیوبندی مذہب کے عوام حقانی کو توبہ کرنے اور کلمہ پڑھکر مسلمان ہونے پر زور دیں اور توبہ نامہ چھپوا کر جلد از جلد شائع کریں یہ حکم محض علماء بریلی کا ہی نہیں ہے جس کو دیوبندی ماننے سے انکار کر دیں بلکہ علماء دیوبند کا بھی ہے۔

ایک فتوے اور بھی علماء مدرسہ دیوبند کا ملاحظہ فرمایئے جس میں حقانی کی کتاب شریعت یا جہالت کے مسئلوں کو علماء دیوبند نے بھی غلط بتایا ہے۔ اور پالن حقانی کی تقریر سننے کو بھی منع کیا ہے اور اس کتاب کے پڑھنے کو بھی منع کیا ہے مسلمانوں کو عموماً اور وہابی دیوبندی فرقے

کے لوگ خصوصی طور پر اس فتوے کو غور سے دیکھیں اور حقانی کے تحریری و تقریری جھوٹ اور دھوکوں سے بچیں۔

اس فتوے میں علماء دیوبند سے چند سوالات کئے گئے ہیں ان سوالوں میں ایک یہ بھی کیا ہے۔

استفتاء

حقانی کی کتاب "شریعت یا جہالت" کے صفحہ ۳۹۲ و صفحہ ۳۹۳ پر تمباکو کا استعمال کرنا گناہِ کبیرہ و حرام لکھا ہے جبکہ علماء دیوبند نے اس کو (اپنے دوسرے فتووں میں) مباح (جائز) لکھا ہے لہذا ایسے شخص کی تقریریں سننا یا اس کی کتاب کا مطالعہ کرنا اور لوگوں کو حقانی کی تقریروں میں جانا چاہیئے یا نہیں اور کتاب کو خریدنا چاہیئے یا نہیں۔

جواب

کتاب مذکورہ کا مسئلہ صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح تمباکو کا استعمال مباح (یعنی جائز) ہے حرام اور گناہ کبیرہ نہیں ہے۔ ایسی کتاب نہ پڑھنی چاہیئے اور ایسے شخص کی تقریر بھی نہ سننا چاہیئے۔

سید مہدی حسن غفرلہٗ

مفتی دیوبند ۲۶ محرم ۱۳۸۶ھ

مُہر: دار الافتاء دار العلوم دیوبند

دیوبند کا یہ اصل فتوے ابھی موجود ہے جن صاحب کو دیکھنا ہو وہ بڑی خوشی سے تشریف لاکر منشی صغیر احمد صاحب اشرفی، مولوی چراغ عالم صاحب ساکن محلہ دیپا سرائے کے پاس دیکھ لیں۔

المشتہرین

(حافظ حاجی) سعادت اللہ و حمایت اللہ و (حاجی) عبد اللطیف ساکنان

کشن داس سرائے عرف منڈی سنبھل

نقل پوسٹر مطابق اصل منجانب ادارۂ "نوری کرن" برائے تبلیغ شائع کیا گیا۔

تمہید ایمان کے حوالہ سے دیوبندیوں کی تکفیر کے متعلق اعتراض کا جواب

حضرت مولانا حافظ سید نورالحق سنی حنفی قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: ضمیمہ مناظرۂ راندیر بنام "شکست وہابیہ بدوین راندیر"

انتخاب و پیشکش: میثم عباس قادری رضوی

ضروری نوٹ:

کچھ عرصہ قبل ایک اعتراض سننے میں آیا کہ سیدی اعلیٰ حضرت نے "حسام الحرمین" کے سات سال بعد "تمہید ایمان" میں دیوبندی اکابر کو مسلمان لکھا ہے، اس اعتراض کا جواب راقم نے "مناظرۂ راندیر" کی مطبوعہ روداد کے ساتھ شامل ضمیمہ میں دیکھا تو اس کو قارئین مجلہ "کلمۂ حق" کے استفادہ کے لیے شائع کرنے کا فیصلہ کیا، قبول فرمایئے۔

(میثم قادری)

آخری گزارش

پیارے سنّی بھائیو! اس وقت راندیر کے مناظرے سے وہابیت، دیوبندیت کے قلعوں میں زلزلہ پڑ گیا ہے۔ پریشان ہیں، حیران ہیں کہ کس طرح اپنا کفر اٹھائیں، کیسے بگڑی بنائیں۔ اشتہاروں، اخباروں میں اُچھل کود رہے ہیں کہ کسی طرح بھرم رہ جائے۔ بمبئی کے وہابیہ بھی انہیں کے پیچھے ہو کر ناچ رہے ہیں۔

آج ایک جاہل کی ملعون تحریر پیش نظر ہے کہ حضور پُرنور امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ

حضرت قبلہ رضی اللہ تعالی عنہ نے 'تمہید ایمان' صفحہ ۴۳ پر 'سبحان السبوح' سے نقل فرمایا کہ: حاش للہ! حاش للہ! ہزار ہزار بار حاش للہ! دیوبندیوں کی تکفیر میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور میں تو انہیں ابھی تک مسلمان ہی سمجھتا ہوں(۱)۔ راندیری نے فرمایا کہ مولوی حشمت علی صاحب! کیا آپ اپنے گرو کی نافرمانی گوارا کریں گے؟۔

اولاً: یہ بات مناظرہ میں کبھی نہیں تھی، ابھی حال کے 'یوحیٰ بعضھم الیٰ بعض زخرف القول غرورا' (ترجمہ: "ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کو") (پارہ:۸، سورۂ انعام، آیت:۱۱۲) کا نتیجہ ہے۔

ثانیاً: اس عبارت میں دیوبندیوں کا لفظ نہیں بلکہ مقتدیوں اور مدعیانِ جدید کا لفظ ہے۔

ثالثاً: کمالِ غیرت اور نہایت بے شرمی تو یہ ہے کہ ہاتھ میں چراغ لے کر چوری کرنے جائے۔ اس جاہل کو یہ خیال نہ ہوا کہ جب مسلمان اصل کتاب 'حسام الحرمین شریف' اور 'تمہید ایمان' کو دیکھیں گے تو اس جاہل اجہل کی جہالت دانی، شرم دانی پر کئی ہزار بار تھوکیں گے۔

---

(۱) وہابیہ نے اعلیٰ حضرت پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے وہابیہ کی بے جا تکفیر کی ہے "تمہید ایمان" کے اس مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت نے وہابیہ کے اس اعتراض کا جواب مرحمت فرماتے ہوئے مسئلہ تکفیر میں اپنی احتیاط بیان کی ہے (جس کا کچھ حصہ آپ نے اوپر ملاحظہ کیا) منقولہ بالا اقتباس کے متصل اعلیٰ حضرت اکابر دیوبند کے بارے "سبحان السبوح" سے حکایتاً نقل فرماتے ہیں کہ "اگرچہ اُن (گنگوہی وانبیٹھوی) کی بدعت وضلالت میں شک نہیں" (تمہید ایمان مع خلاصہ فوائدِ فتاویٰ صفحہ ۴۳ مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی) یہاں تک اعلیٰ حضرت نے اپنے سابقہ موقف کو حکایتاً نقل فرمایا ہے اس کے کچھ سطر بعد سیدی اعلیٰ حضرت اکابر دیوبند کی فیصلہ کن تکفیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "ان دُشنامیوں (دیوبندیوں) کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے 'المعتمد المستند' چھپی" (تمہید ایمان مع خلاصہ فوائدِ فتاویٰ صفحہ ۴۴ مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی) (میثم قادری)

25

ارے بے دینو! 'تمہید ایمان' میں تو قرآن عظیم ہی کی آیات کریمہ سے دیوبندیوں کا کفر ثابت کیا ہے اور یہ فتویٰ دیا ہے کہ جو شخص دیوبندیوں کے کفر پر آگاہ ہو کر اُنھیں کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔

ہاں! 'سبحان السبوح شریف' میں بے شک یہ مضمون ہے اور 'تمہید ایمان' میں بھی نقل فرمایا ہے؛ مگر تمھیں 'ابھی تک' کا اتنا بڑا موٹا لفظ نہ سُوجھا؟۔ کیا گنگوہی جی کی محبت آنکھیں تمہاری بھی لے گئی؟

ارے کم بختو! 'سبحان السبوح شریف' ۱۳۰۷ھ کی تصنیف ہے۔ اُس وقت تک اصل 'براہین قاطعہ' حضور پُر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک نہ پہنچی تھی، کسی شخص نے اُس کی عبارت متعلق امکان کذب نقل کر کے بھیجی اور فتویٰ چاہا۔ اُس کے جواب میں 'سبحان السبوح شریف' تحریر فرمائی گئی؛ اسی لیے اُس وقت تحریر فرمایا کہ 'ابھی تک مسلمان ہی سمجھتا ہوں'۔

اسی طرح جس وقت تک قادیانی کے کفریات خود اُس کی کتابوں میں ملاحظہ نہ فرمائے تو 'السوء والعقاب' میں یہی حکم فرمایا کہ 'اگر مرزا سے یہ کفریات ثابت ہوں تو یقیناً کافر'۔ پھر جب ان خبیثوں کی تمام تصانیف پیش نظر انور ہوئیں تو ۱۳۲۰ھ میں قادیانی، گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھوی اور تھانوی پر فتویٰ دیا کہ 'یہ لوگ کافر اور جو اُن کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر'۔ کہو اب بھی سمجھے، اگر اب بھی نہ سمجھے تو تمہیں خدا سمجھے!۔

کیوں وہابیو! دیوبندیو! 'سبحان السبوح' سے تمہارے زخم کی کیا مرہم پٹی ہوئی؟ وہ دیکھو! محمدی سلاح خانہ کی مقدس شمشیر بے نیام 'حسام الحرمین' نے دیوبندیت کا کام تمام کر دیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(روداد مناظرہ راندیر بنام وہابیہ جھول راندیر کو شکست، ضمیمہ صفحہ ۴، ۵، ۶ مطبوعہ جہانگیر علوی پریس، بلاسس روڈ، بمبئی)

لطیفہ: دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں

میثم عباس قادری رضوی

دُشنام باز دیوبندی حضرات نے کراچی سے مجلّہ "نورِ سنت" کا پہلا شمارہ شائع کیا تو اس میں مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی صاحب کے مضمون 'ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ" کی قسط دوم شائع کی گئی یعنی "شمارہ پہلا اور قسط دوسری" یاللعجب۔ اس بات کی کہیں وضاحت نہیں کی گئی کہ "اس مضمون کی پہلی قسط فلاں مجلّہ میں شائع ہوئی تھی وہاں دیکھیں" یہ ان دُشنام باز دیوبندی حضرات کی عقل کا بُرا حال ہے۔ دیوبندیوں کے بارے میں حضرت مولانا مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ نے درست فرمایا ہے کہ

دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔

(جاری ہے) (اس کی پہلی قسط مجلّہ "کلمہ حق" شمارہ: 11 میں ملاحظہ فرمائیں)

قسط12

دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

(میثم عباس قادری رضوی)

دیوبندی تحریف نمبر35:

الادب المفرد میں ایک اور دیوبندی مولوی کی تحریف:

(کلمۂ حق شمارہ نمبر 11 میں تحریف نمبر 32 کے تحت راقم نے حضرت امام بخاری کی کتاب "الادب المفرد" (اردو، عربی) مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی میں کی گئی ایک دیوبندی تحریف پیش کی تھی جس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پاؤں سُن ہونے پر "یا محمد" پکارا تھا، لیکن اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے مولوی خالد خان گڑھی دیوبندی صاحب نے حدیث میں ذکر کردہ الفاظ "یا محمد" میں سے لفظ "یا" کو غائب کر کے بدترین تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ حالانکہ اسی مکتبہ دارالاشاعت، کراچی نے الگ سے بھی "الادب المفرد" کا عربی نسخہ شائع کیا ہے جس میں "یا محمد" موجود ہے بعدازاں اسی کتاب "الادب المفرد" کا ایک اور ترجمہ راقم کی نظر سے گذرا، جس کے مترجم مفتی عبد القادر جیلانی دیوبندی صاحب ہیں اور اس ترجمہ کی "تائید وتصویب" میں مفتی عبدالحکیم دیوبندی صاحب نائب مفتی واستاذ دیوبندی "جامعہ خیر المدارس، ملتان" کا نام لکھا ہے، دیوبندی مفتی صاحب کے اس ترجمہ میں جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاؤں سُن ہونے پر "یا محمد" پکارنے والی حدیث دیکھی تو یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ "مولوی خالد خان گڑھی دیوبندی صاحب" کی طرح "دیوبندی مترجم مفتی عبدالقادر صاحب" نے بھی اس

حدیث شریف کے ترجمہ میں "یا محمد" سے لفظ "یا" نکال کر یہودیانہ تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ دیوبندی مترجم صاحب کی جرأت دیکھیے کہ ترجمہ کے ساتھ حدیث شریف کا عربی متن بھی درج ہے جس میں "یا محمد" کے الفاظ موجود ہیں، لیکن دیوبندی مفتی صاحب کو تحریف کرتے ہوئے ذرا بھی خوف خدا نہ آیا اور نہ ہی یہ شرم آئی کہ جب اس ترجمہ کے قارئین عربی متن میں "یا محمد" دیکھ کر ترجمہ میں صرف "محمد" دیکھیں گے تو کتنی جگ ہنسائی ہوگی، (اسی جگ ہنسائی سے بچنے کے لیے عیاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مولوی خالد خان گڑھی دیوبندی صاحب نے حدیث کے عربی متن اور اردو ترجمہ دونوں میں "یا محمد" کی بجائے "محمد" لکھ دیا تھا تاکہ عام قارئین کو علم نہ ہو سکے کہ اصل عربی کتاب میں یہاں "یا محمد" لکھا تھا لیکن پھر بھی ان کی یہ تحریف پکڑی گئی تھی) ذیل میں "الادب المفرد" کے اردو ترجمہ میں مفتی عبدالقادر دیوبندی صاحب کی طرف سے کی گئی اس تحریف کا عکس ملاحظہ کریں۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ

باب: 437 جب پاؤں سن ہو جائے تو کیا کہے؟

[964] حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سن ہو گیا (یعنی سو گیا) تو ایک آدمی نے ان سے کہا کہ آپ اپنے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب کو یاد کرو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، محمد۔ [3]

("الادب المفرد" اردو ترجمہ بنام "نبوی اخلاق وآداب زندگی" 425 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

قسط:6

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل وفریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

میثم عباس قادری رضوی

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اپنی کتاب "فرقہ بریلویت" میں لکھتے ہیں کہ

"ایسے جلسوں کا انعقاد جس میں سیرت نبوی ﷺ کا ذکر ہو، بے شک جائز بلکہ بہتر ہے۔"

(فرقہ بریلویت صفحہ 402 مطبوعہ اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا)

اس اقتباس میں گھمن صاحب نے سیرت کے جلسے منعقد کرنا جائز قرار دیا ہے اسی لیے گھمن صاحب دیوبندیوں کے زیر اہتمام مختلف موضوعات پر ہونے والے جلسوں میں شرکت کرتے ہیں (گھمن صاحب کے علاوہ مولوی ابوایوب دیوبندی سمیت دیگر دیوبندی مولوی بھی مختلف جلسوں میں شرکت کرتے ہیں جن کے اشتہارات شائع کیے جاتے ہیں، تاریخ، وقت اور جگہ کا تعین کیا جاتا ہے، منادی کے ساتھ لوگوں کو بلایا جاتا ہے یہ تمام امور دیوبندی دھرم کے مطابق بدعت ہیں، لیکن پھر بھی یہ اس بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں) اپنی اسی کتاب کے آخر میں گھمن صاحب نے لکھا ہے کہ

"ناظرین اس باب میں ہم آپ کی سہولت کے لیے اہل بدعت کے متعلق کچھ کتابوں کے نام لکھ دیتے ہیں اگر آپ مزید معلومات

چاہتے ہیں تو ان کی طرف رجوع فرمائیے۔"

(فرقہ بریلویت صفحہ 602 مطبوعہ اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا)

اس بیان کردہ فہرست میں ۱۷۰ نمبر کے تحت مولوی یوسف لدھیانوی دیوبندی صاحب کی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" کا نام لکھا ہے۔ اب دوسرے رُخ کی طرف آیئے اور ملاحظہ کیجیے کہ مولوی یوسف لدھیانوی دیوبندی صاحب اپنی اس کتاب میں سیرت اور میلاد کے جلسوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"سلف صالحین نے کبھی سیرت النبی کے جلسے نہیں کیے اور نہ میلاد کی محفلیں سجائیں۔"

(اختلاف امت اور صراط مستقیم صفحہ 79 ناشر مکتبہ مدنیہ 17 اردو بازار، لاہور)

"چھ صدیوں میں جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں، مسلمانوں نے کبھی سیرت النبی کے نام سے کوئی جلسہ یا میلاد کے نام سے کوئی محفل نہیں سجائی۔"

(اختلاف امت اور صراط مستقیم صفحہ 80 ناشر مکتبہ مدینہ 17 اردو بازار، لاہور)

یعنی جس طرح دیوبندی علماء کے نزدیک محفل میلاد کا چھ صدیوں سے ثبوت نہیں بالکل اسی طرح سیرت النبی کے جلسوں کا بھی ثبوت نہیں لہٰذا محفل میلاد کی طرح سیرت النبی کا جلسہ کرنا بھی مولوی یوسف لدھیانوی دیوبندی صاحب کے نزدیک بدعت قرار پاتا ہے۔ پس مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اپنی تجویز کردہ کتاب میں درج موقف کے مطابق بدعتی قرار پاگئے۔ اپنی کتاب کے آخر میں گھمن صاحب نے اہل سنت کے رد میں جن کتابوں کی فہرست بیان کی ہے ان میں ۱۶۶ نمبر کے تحت مولوی اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کی کتاب "بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں" کا نام بھی لکھا ہے اس لیے الیاس گھمن دیوبندی بدعتی صاحب کے متعلق وعیدات ان کی تجویز کردہ کتاب ("بدعت

اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں") سے ہی ملاحظہ کریں:

(۱) بدعتی کی صحبت کافر سے زیادہ خطرناک ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا پہلا اقتباس: مولوی اقبال رنگونی دیوبندی صاحب نے حضرت مجدد الف ثانی کا ایک قول نقل کیا ہے۔ ملاحظہ کریں:

"ضرر فساد مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است۔" (مکتوبات دفتر اول مکتوب 54)

ترجمہ: بدعتی کی صحبت کافر کی صحبت سے زیادہ برے اثرات رکھتی ہے۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 63 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی صحبت کھلے کافر کی صحبت سے زیادہ خطرناک ہے۔

(۲) بدعتی حضور سے محبت کرنے والا نہیں ہو سکتا:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا دوسرا اقتباس:

"بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محب نہیں ہو سکتا۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 67 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی بدعتی صاحب حضور سے محبت کرنے والے نہیں ہیں۔

(۳) بدعت خبیث اور بدعتی خبیث العمل ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا تیسرا اقتباس:

"واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام کی نظر میں بدعت کتنی خبیث اور صاحب بدعت کتنا خبیث العمل ہے۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 73 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی بدعتی صاحب بدعتی ہونے کی وجہ سے خبیث العمل ہیں۔

(۴) بدعت سے حضور کو تکلیف ہوتی ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا چوتھا اقتباس:

"بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 72 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی بدعتی صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے والے ثابت ہیں۔

(۵) بدعتی ختم نبوت کا منکر ہوتا ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا پانچواں اقتباس:

"قیامت کے دن آنحضرت ﷺ بدعتیوں کو دیکھ کر بڑی نفرت کے انداز میں فرمائیں گے۔ سحقاً سحقاً لمن بدل بعدی (یعنی جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی اور بدعت پھیلائی وہ مجھ سے دور رہیں دور رہیں) بدعت کو ایجاد کرنے کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہمارا کامل دین گویا ابھی ناقص ہے اور آنحضرت ﷺ کی شریعت میں ہر کسی کمی بیشی کی گنجائش ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد گویا نبوت کی ضرورت باقی ہے اور یہ ختم نبوت کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 72 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی صاحب بدعتی ہونے کی

وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔

(۶) بدعتی کی موت کفر پر ہوتی ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا چھٹا اقتباس:

"بدعت ایک ایسا خبیث عمل ہے کہ اس کا مرتکب عین موت کے وقت شیطان کی آخری واردات کا شکار ہو جاتا ہے اور بسا اوقات معاملہ یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ اس کی موت کفر پر ہوتی ہے"۔

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 118 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ بدعتی ہونے کی وجہ سے الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی موت کفر پر ہونے کا خدشہ ہے۔

(۷) بدعتی اسلام سے نکل جاتا ہے اور اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا ساتواں اقتباس:

"بدعتی کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں۔"

اسکے بعد ایک حدیث نقل کر کے رنگونی صاحب اسکا ترجمہ یوں لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے، نہ نماز، نہ صدقہ، اور نہ حج، نہ عمرہ، اور نہ جہاد اور کوئی فرض عبادت قبول کرتا ہے اور نہ نفلی، بدعتی اسلام سے ایسے خارج ہو جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔" (بدعت اور اہل بدعت صفحہ 97)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ بدعتی ہونے کی وجہ سے الیاس گھمن دیوبندی صاحب کا کوئی عمل مقبول نہیں۔

(۸) بدعتی پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا آٹھواں اقتباس: حافظ اقبال رنگونی نے ایک حدیث نقل کی جس کا ترجمہ ملاحظہ کریں۔

(حدیث) "مدینہ منورہ مقام عیر سے لے کر مقام ثور تک مقام حرم ہے سو جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد یا کس بدعتی کی پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو نہ تو اس کا کوئی فرض قبول نہ نفل۔"

"رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ بدعت کا انجام اس قدر خطرناک ہے کہ تمام کائنات اس پر لعنت برساتی ہے اس لیے حکم ہے کہ کسی بدعتی کو پناہ بھی نہ دو کیونکہ جب وہ ملعون ہے تو اس کو پناہ دینے والا بھی ملعون ہی ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پاک پر غور کریں کہ آپ کو بدعت اور بدعتی سے کتنی نفرت تھی؟"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 98 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) سے ثابت ہوا کہ بدعتی ہونے کی وجہ سے الیاس گھمن دیوبندی صاحب پر اللہ تعالیٰ، فرشتے اور تمام مخلوق لعنت کرتی ہے:

(۹) بدعتی کی تعظیم کرنا اسلام کو حقیر سمجھنا ہے:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا نواں اقتباس:

"بدعتی کی تعظیم کرنا گویا دین اسلام کو حقیر سمجھنا ہے اور اس کا انجام ظاہر ہے کہ بہت ہی برا ہوگا۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 102 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ بدعتی ہونے کی وجہ سے مولوی الیاس گھمن دیوبندی کی تعظیم کرنا اسلام کو حقیر سمجھنا ہے۔

(۱۰) بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں:

اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کا دسواں اقتباس:

"ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اصحاب البدع کلاب اهل النّار۔ ترجمہ: "بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں۔"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں صفحہ 112 دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

(اس اقتباس سے) ثابت ہوا کہ الیاس گھمن دیوبندی صاحب بدعتی ہونے کی وجہ سے جہنمیوں کے کتے ہیں۔

قارئین کرام! بدعت کی مذمت کے متعلق یہ تمام اقتباسات دیوبندی عالم کی کتاب سے پیش کیے گئے ہیں۔ جن کے مطابق (۱) الیاس گھمن دیوبندی اور مولوی ابو ایوب دیوبندی کی صحبت کھلے کافر کی صحبت سے زیادہ خطرناک ہے (۲) ان کو حضور سے محبت نہیں (۳) خبیث العمل ہیں (۴) حضور کو تکلیف دینے والے ہیں (۵) منکر ختم نبوت ہیں (۶) ان کی موت کفر پر ہونے کا قوی امکان ہے (۷) ان کا کوئی عمل قبول نہیں (۸) (الیاس گھمن دیوبندی صاحب اور ابو ایوب دیوبندی صاحب پر) بدعتی ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ (۹) (الیاس گھمن دیوبندی اور ابو ایوب دیوبندی کی) تعظیم کرنا اسلام کو حقیر سمجھنا ہے۔ (۱۰) الیاس گھمن دیوبندی صاحب اور مولوی ابو ایوب دیوبندی صاحب جہنمیوں کے کتے ہیں۔

قارئین! ملاحظہ کیجیے کہ اہل سنت کو بدعتی کہنے والے الیاس گھمن دیوبندی صاحب اور مولوی ابو ایوب دیوبندی صاحب خود بدعتی قرار پا کر دیگر دیوبندیوں کے لیے بھی نشانِ عبرت بن گئے۔ (جاری ہے)

سبز عمامہ شریف کا دیوبندی مولویوں سے ثبوت

مولوی ابو ایوب دیوبندی و مولوی فیاض طارق دیوبندی کی جہالت اور ان کا دیوبندی مولویوں سے دست و گریبان (گتھم گتھا) ہونا

میثم عباس قادری رضوی

مضمون لکھنے کی وجہ:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی مناظرہ ٹیم کے رکن مولوی ابو ایوب قادری دیوبندی صاحب اپنی کتاب "دست و گریبان" میں "(دعوتِ اسلامی" کا رد کرتے ہوئے) سبز عمامہ شریف کے خلاف لکھتے ہیں کہ

"یہاں الفت و محبت کا انداز ہی ہے کہ محبوب سفید پگڑی باندھیں اور سبز زندگی بھر نہ باندھیں۔ یہ محبّ کہلانے والے سفید سے احتراز کر کے سبز کو اختیار کریں۔"

(دست و گریبان صفحہ 22 مطبوعہ دار النعیم یوسف دکان نمبر 1 عمر ناور حق سٹریٹ، جھنگڑ جی روڈ، اردو بازار، لاہور)

مذکورہ اقتباس میں ابو ایوب دیوبندی صاحب نے بیان کیا ہے کہ سبز عمامہ شریف پہننا حضور سے ثابت نہیں اس لیے سبز عمامہ شریف پہننا محبت کے تقاضوں کے منافی ہے۔

اس کے علاوہ مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی زیر نگرانی شائع ہونے والے

دیوبندی مجلّہ "راہِ سنت" لاہور کے نائب مدیر مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحب دعوتِ اسلامی کے خلاف لکھے گئے اپنے مضمون میں سبز عمامہ کے خلاف نقل کرتے ہیں کہ

"سبز پگڑی کی شریعت اور سنت میں کوئی اصل ہی نہیں ہے اور نہ ہی یہ زمانہ قدیم میں تھی بلکہ بعد میں گھڑلی گئی ہے۔"

(دوماہی دیوبندی مجلّہ "راہِ سنت" لاہور صفحہ 33 رمضان المبارک۔شوال المکرم ۱۴۳۰ھ)

اسی مضمون میں مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحب سبز عمامہ شریف کے متعلق دعوتِ اسلامی کو چیلنج دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"چیلنج ہے دعوتِ اسلامی کے تمام چھوٹے بڑے میٹھے میٹھے بھائیوں کو کہ سبز عمامہ کی سنت کا ثبوت کسی ضعیف حدیث سے بھی دکھادیں ہم سر تسلیم خم کرلیں گے۔"

(دوماہی دیوبندی مجلّہ "راہِ سنت" لاہور صفحہ 33 رمضان المبارک۔شوال المکرم ۱۴۳۰ھ)

(مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحب کے مضمون کا ردِ دیوبندیت شکن مجلّہ "کلمہ حق" شمارہ نمبر 2 اور 4 میں ملاحظہ کریں جس میں دیگر دلائل کے ساتھ اکابرِ دیوبند کے حوالہ جات سے بھی سبز عمامہ شریف کا ثبوت دیا گیا ہے اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحب نے سر تسلیم خم کرنے کا اقرار نہ کیا اور نہ ہی اس مضمون کا جواب دیا) راقم الحروف کو اس عنوان پر دیوبندی کتب سے نئے حوالہ جات دستیاب ہوئے جن کو مولوی ابو ایوب اور مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحبان کی جہالت اور ان کے دُشنام باز دیوبندی ٹولے کا اپنے ہی دیوبندی فرقہ کے اکابر سے زبردست ٹکراؤ (دوسرے لفظوں میں "دست و گریبان" اور "گتھم گتھا" ہونے) کا ثبوت پیش کرنے کے لیے اس مضمون میں پیش کیا جارہا ہے۔

سبز عمامہ شریف حضور ﷺ سے ثابت ہے: (مولوی الیاس گھمن دیوبندی)

(۱) مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اپنی کتاب میں ایک غیر مقلد کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"شاہ صاحب نے "مسلم شریف" کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف کالی پگڑی پہنتے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کالے رنگ کے علاوہ سفید، سبز اور قطری رنگ جس میں سرخی ہوتی تھی ان سب رنگوں کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ "مستدرک" اور "طبرانی" کی روایت سے سفید عمامہ کا ثبوت ملتا ہے "مسند احمد" کی روایت سے سبز عمامے کا ثبوت ملتا ہے۔"

(المہند اور اعتراضات کا جائزہ، صفحہ 213، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا)

مذکورہ بالا اقتباس میں گھمن صاحب نے سبز عمامہ شریف کا ثبوت "مسند احمد" کی حدیث سے تسلیم کیا ہے جب کہ مولوی ابو ایوب و مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحبان! سبز عمامہ شریف کو بدعت قرار دے رہے ہیں۔

سبز عمامہ شریف باندھنا صراطِ مستقیم ہے: (مولوی الیاس گھمن دیوبندی)

(۲) مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کے افادات پر مبنی کتاب "دروس القرآن" (جسے ان کے ادارہ نے شائع کیا ہے) میں "سورۃ الفاتحہ" کے متعلق ان کا درس شامل ہے جس میں گھمن صاحب کہتے ہیں کہ

"صراطِ مستقیم کیا ہے پگڑی باندھو! سفید باندھ لو، سبز باندھ لو، کالی باندھ لو، جو میسر وہ باندھ لو یہ صراطِ مستقیم ہے۔"

(دروس القرآن صفحہ 61، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا۔ بار اشاعت اوّل ستمبر 2013ء)

اس اقتباس میں گھمن صاحب نے سبز، سفید اور کالا عمامہ باندھنے کو صراطِ مستقیم کہا ہے۔اس لیے گھمن صاحب سے گزارش ہے کہ جناب آپ نے مولوی ابو ایوب قادری دیوبندی صاحب کو اپنی مناظرہ ٹیم کا رکن تو بنا دیا ہے لیکن اُن کی علمی حالت یہ ہے کہ وہ کتب احادیث کا مطالعہ تو دور کی بات خود آپ (گھمن صاحب) کی کتب کے مطالعہ سے بھی جاہل ہیں جنہیں یہ بھی علم نہیں کہ آپ نے سبز عمامہ پہننے کو "صراطِ مستقیم" قرار دیا ہے اور "مسند احمد" کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز عمامہ شریف پہننا ثابت لکھا ہے۔مولوی الیاس گھمن صاحب کی زیرِ نگرانی نکلنے والے دو ماہی دیوبندی مجلّہ "راہ سنت" کے نائب مدیر مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحب کے سبز عمامہ شریف کے ضعیف حدیث سے ثابت کرنے کے چیلنج کا جواب ان کے پیشوا گھمن صاحب کی کتاب "المہند اور اعتراضات جائزہ" سے پیش کر دیا گیا ہے۔اور اس کی مزید تائید گھمن صاحب کی کتاب "دروس القرآن" سے پیش کر دی گئی ہے، لہٰذا ان کو چاہیے کہ سبز عمامہ شریف کے متعلق اہلسنت کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا اعلان شائع کر دیں۔عجیب بات یہ ہے کہ سبز عمامہ شریف کو بدعت قرار دینے والے مولوی ابو ایوب دیوبندی صاحب کی کتاب "دست و گریبان" پر سبز عمامہ شریف کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت لکھنے والے مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی تقریظ بھی موجود ہے، اور تقریظ کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کہتے ہیں کہ

"تقریظ کی حقیقت ہے شہادت۔اور بلا مشاہدہ کے شرعاً شہادت جائز نہیں یہ بڑا ظلم ہے کہ کسی خاص مقام کو دیکھ کر کُل کتاب کی تقریظ لکھ دیتے ہیں۔"

(الافاضات الیومیہ جلد 2 صفحہ 147 ملفوظ نمبر 256 مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ، جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ، لاہور)

لہٰذا اس اقتباس کے مطابق اگر گھمن صاحب نے بلا دیکھے اس کتاب پر تقریظ

لکھی ہے تو تھانوی صاحب کے بقول ظلم کیا ہے اور اگر کتاب کے کچھ اوراق دیکھ کر تقریظ لکھی ہے تو بقول تھانوی صاحب یہ فعل بھی درست نہیں کہ بعض کتاب کو دیکھ کر تمام کتاب کے متعلق تعریفی کلمات لکھ دیے ہیں۔اور دوسری طرف ان (گھمن دیوبندی صاحب) کی زیرِ نگرانی شائع ہونے والے دیوبندی مجلّہ "راہ سنت" کے ایک مضمون میں بھی ان کے موقف کے خلاف سبز عمامہ شریف کو بدعت کیوں قرار دیا گیا؟ سوال یہ ہے کہ کیا قریباً پانچ سال قبل (1430 ہجری میں) مجلّہ "راہ سنت" کی اشاعت کے وقت مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحب کے ساتھ ان کے پیشوا مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب بھی سبز عمامہ شریف کے ثبوت والی حدیث سے جاہل تھے جو انہوں نے سبز عمامہ شریف کے خلاف یہ مضمون اپنی زیرِ نگرانی مجلّہ "راہ سنت" میں شائع ہونے دیا؟

سبز عمامہ شریف پہننے سے روکنا غیر شرعی ہے:

(۳) مولوی نخی داد خوستی دیوبندی صاحب پگڑی کے متعلق لکھی گئی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

"سبز رنگ کے متعلق اپنی طرف سے کچھ لکھنے کے بجائے یہ مناسب ہے کہ علامہ عبدالصمد صارم کا مضمون بعنوان "سبز عمامہ" اختصار کے ساتھ پیش کروں۔علامہ صاحب فرماتے ہیں شاہ مصر اشرف شعبان بن حسین نے 773ھ میں حکم جاری کیا کہ جو حسنی یا حسینی سید ہو سبز عمامہ باندھے تا کہ لوگ دیکھتے ہی پہچان جائیں کہ یہ آلِ رسول ہیں اور ان کا احترام کریں۔زمانہ گزرتا گیا پھر سید اور غیر سید سب لوگ سبز عمامے باندھنے لگے اور کوئی امتیازی نشان باقی نہ رہا شاید یہ رنگ اس لئے پسند کیا گیا تھا کہ یہ سب رنگوں سے افضل ہے یا اس لئے کہ یہ رنگ اس حلّہ کا تھا جو موقف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن کیا ہوا تھا

اس لئے کہ اہل جنت کے کپڑوں کا یہی رنگ ہوگا۔ علامہ سیوطیؒ لکھتے
ہیں سبز عمامے کا پہننا بدعت مباح ہے خواہ کوئی سید یا غیر سید اس کا
استعمال چھوڑ دے تو اسے حکم نہیں دیا جاسکتا کہ ضرور باندھے اور کسی غیر
سید کو اس کے باندھنے سے روکنا غیر شرعی حکم ہے کیونکہ دارومدار
نسب پر ہے عمامے پر نہیں لہٰذا اس کا اتباع بھی ضروری نہیں ہے زیادہ
سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ سید اور غیر سید کے درمیان ایک امتیازی
علامت تھا۔ سبز عمامے کی تائید میں یہ آیت پیش کی جاتی ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ
قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ
جَلَابِیْبِهِنَّؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَؕ۔ الاحزاب،
آیت:۵۹۔ "اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور
مسلمان کی عورتوں کو کہ نیچے لٹکائیں اپنے اوپر اپنی چادریں، اس میں
بہت قریب ہے کہ پہچانی جائیں تو کوئی ان کو نہ ستائے"۔ بعض علماء نے
اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ اہل علم کو مخصوص لباس پہننا چاہیے کہ وہ
پہچانے جائیں اور ان کا احترام کیا جائے یہ اچھی توجیہ ہے۔ واللہ
اعلم۔ چند سطروں کے بعد علامہ صارم لکھتے ہیں علامہ صبان یہ بھی لکھتے
ہیں کہ ہمارے دور میں یہ علامت باقی نہیں رہی کیونکہ سارے لوگ سبز
عمامہ باندھنے لگے ہیں ان کا حکم بھی انہی عماموں کا سا حکم ہے سبز عمامے
کا علامتی نشان ہونا ان ملکوں کے ساتھ خاص ہے کہ جہاں کے باشندے
سبز عماموں کو سادات کے ساتھ خصوصیت دیتے تھے جیسے مصر مگر دوسرے
ملکوں میں جیسے قسطنطنیہ وغیرہ میں ایسا نہ تھا اس لئے کہ سبز عمامہ وہاں
سادات کی نشانی نہ تھی کیونکہ علماء طلباء وغیرہ جو لوگ بھی عمامہ باندھتے
سبز عمامہ ہی باندھتے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال بکثرت بڑھ جاتا تھا

کیونکہ یہ رنگ میل خور ہوتا ہے وہاں تو اہل صنعت وحرفت اور پھیرے
والے بھی بسا اوقات ایسا ہی عمامہ باندھتے تھے اس لئے کہ اس پر میل
ظاہر نہ ہوتا"۔ ترجمان اسلام لاہور، 16 ذی القعدہ 1398"

("الحُجّة التّامه فِی لُبسِ العِمَامَةِ" یعنی پگڑی کا مکمل ومدلل بیان، صفحہ 49,50 مطبوعہ مکتبہ طیبہ، شیخ آباد ژوب، بلوچستان۔ ایضاً مقالات خوستی جلد دوم صفحہ 61، 62 مطبوعہ مکتبہ طیبہ، شیخ آباد ژوب، بلوچستان)

اس طویل اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ سبز عمامہ شریف جائز ہے اور اس کے پہننے
کو روکنا غیر شرعی ہے۔ لہٰذا دعوت اسلامی کو سبز عمامہ کی وجہ سے دیوبندیوں کا مطعون کرنا غیر
شرعی ثابت قرار پایا۔

سبز عمامہ شریف پہننا مستحب ہے: (مولوی تخی داد خوستی دیوبندی)

(۴) مولوی تخی داد خوستی دیوبندی صاحب ایک اور جگہ سبز عمامہ شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"عمامہ کا سیاہ سفید اور سبز رنگ تو مستحب ہے"۔

("الحُجّة التّامه فِی لُبسِ العِمَامَةِ" یعنی پگڑی کا مکمل ومدلل بیان، صفحہ 54، مطبوعہ مکتبہ طیبہ، شیخ آباد ژوب، بلوچستان۔ ایضاً مقالات خوستی جلد دوم صفحہ 67 مطبوعہ مکتبہ طیبہ، شیخ آباد ژوب، بلوچستان)

پیش کیے گئے اس اقتباس میں مولوی تخی داد خوستی دیوبندی صاحب نے سبز عمامہ
کو پہننا مستحب قرار دیا ہے، لیکن مولوی ابو ایوب ومولوی فیاض طارق دیوبندی صاحبان
کے فتوے کے مطابق سبز عمامہ پہننا بدعت ہے؟ لہٰذا سبز عمامہ کے دیوبندی معترضین بتائیں
کہ کیا دیوبندی مذہب میں بدعت بھی مستحب ہوتی ہے؟ یہ بھی بتائیے کہ تخی داد خوستی دیوبندی
صاحب بدعت کو مستحب کہہ کر خود بدعتی ہوئے یا نہ؟

جہاں شیعہ کی کثرت ہو وہاں سبز عمامہ پہننا ضروری ہے:

(مولوی تخی داد خوستی دیوبندی)

(۵) مولوی تخی داد خوستی دیوبندی صاحب سبز عمامہ شریف کو ضروری قرار دیتے ہوئے
لکھتے ہیں کہ

"ایسی جگہ جہاں شیعوں کی کثرت ہو اور کالی پگڑی کی وجہ سے مسلم کی پہچان مشکل ہو تو پھر سیاہ عمامہ چھوڑنا اور سفید یا سبز اختیار کرنا ضروری ہے۔"

("الحُجۃ التامۃ فی لُبسِ العِمامۃ" یعنی پگڑی کا مکمل و مدلل بیان، صفحہ 69، مطبوعہ مکتبہ طیبہ، شیخ آباد ژوب، بلوچستان)

سبز عمامہ شریف پہننا صحابہ سے ثابت ہے: (مولوی یحیٰ داد خوستی دیوبندی)

(۶) یحیٰ داد خوستی دیوبندی صاحب سبز عمامہ شریف کو صحابہ سے ثابت مانتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"صحابہؓ کرام سے سبز عمامے باندھنا منقول ہے جیسے کہ ایک اثر میں آیا ہے کہ عن سلمان بن ابی عبد الله قال ادركت المهاجرين الاولين يعتمون بعمائم كرابيس سود وبيض وحمر وخضر۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 8 ص 241) "سلمان بن ابی عبداللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو سوت کے سیاہ، سفید، سرخ اور سبز عمامے باندھتے پایا۔"

(مقالات خوستی جلد دوم صفحہ 63 مطبوعہ مکتبہ طیبہ، شیخ آباد ژوب، بلوچستان)

مولوی یحیٰ داد خوستی دیوبندی صاحب نے سبز عمامہ کو صحابہ سے ثابت کیا ہے جبکہ مولوی ابو ایوب و مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحبان اسے بدعت قرار دیتے ہیں، اب بتائیے کہ صحابہ سے ثابت عمل کو بدعت قرار دینا شیعیت کو تقویت دینا ہے یا نہیں؟

مولوی ذکریا کاندھلوی دیوبندی نے سبز عمامہ پہنا: (مولوی یحیٰ دیوبندی)

(۷) مولوی یحیٰ مدنی صاحب خلیفہ مولوی زکریا دیوبندی صاحب اپنے پیر صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"بندہ معتکف میں حاضر ہوا، حضرت قدس سرہ سبز عمامہ باندھے

ہوئے مراقب تھے۔" (ماہنامہ "بینات" کراچی۔ اپریل۔ مئی 2013ء صفحہ 8)

مولوی ابو ایوب و مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحبان! دیکھیے مولوی ذکریا دیوبندی صاحب تو سبز عمامہ پہننے کی وجہ سے آپ حضرات کے فتوی کے مطابق بدعتی قرار پا گئے۔

حضور ﷺ کے سبز عمامہ شریف: (مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی)

(۸) مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کے پیر بھائی مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب "تبرکات نبوی کا تصویری البم" میں عمامہ شریف کے بیان میں "تصویر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ شریف" لکھ کر اس کے ساتھ سبز رنگ کے عمامہ شریف کی تصویر دی ہے ملاحظہ ہو۔

(تبرکات نبوی کا تصویری البم صفحہ ۱۰۳ مطبوعہ مکتبہ ارسلان، بنوری ٹاؤن، کراچی)

(۹) مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی صاحب اپنی ایک اور کتاب میں سبز عمامہ شریف کی تصویر کے ساتھ لکھتے ہیں کہ

"بادشاہی مسجد میں موجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب عمامہ۔"

(آثار نبوی کا تصویری البم صفحہ 373 مطبوعہ مکتبہ ارسلان جمشید روڈ نمبر ۲، کراچی)

(۱۰) اسی کتاب کے اگلے صفحے پر مولوی ارسلان دیوبندی صاحب ایک اور سبز عمامہ شریف کی تصویر کے ساتھ لکھتے ہیں کہ

"بادشاہی مسجد میں رکھے گئے تبرکات جو کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہیں۔"

(آثار نبوی کا تصویری البم صفحہ 374 مطبوعہ مکتبہ ارسلان جمشید روڈ نمبر ۲، کراچی)

(۱۱) اسی کتاب میں تیسری جگہ ارسلان دیوبندی صاحب سبز عمامہ شریف کی تصویر کے ساتھ لکھتے ہیں کہ

"یہ عمامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔ واللہ اعلم۔"

(آثار نبوی کا تصویری البم صفحہ 375 مطبوعہ مکتبہ ارسلان جمشید روڈ نمبر ۲، کراچی)

مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی صاحب کی دو کتب کے چار مقامات پر سبز عمامہ شریف کی تصاویر کے ساتھ درج منقولہ بالا عبارات سے ثابت ہوا کہ سبز عمامہ شریف پہننا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

مولوی اللہ یار دیوبندی کا سبز عمامہ پہننا سنت کے مطابق ہے:

(عبدالاول جلال آبادی دیوبندی)

(۱۲) دیوبندی ماہنامہ "المرشد" لاہور کے "حضرت جی نمبر" میں عبدالاول جلال آبادی دیوبندی صاحب نے مولوی اللہ یار دیوبندی صاحب سے اپنی پہلی ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"کراچی ائر پورٹ پر حضرت جیؒ سے میری زندگی کی پہلی ملاقات ہوئی بس صرف مصافحہ کیا اور چلے گئے سر پر سبز رنگ کا عمامہ اور ہاتھ میں عاصہ اور پورا لباس سنت کے مطابق تھا۔"

(صفحہ 136 ماہنامہ "المرشد"، لاہور جلد: 11 شمارہ: 7-8)

(۱۳) مولوی عبدالماجد دیوبندی صاحب اپنی کتاب "آپ بیتی" میں اپنے والد صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کے

"لباس میں اچکن، پاجامہ، گرمیوں میں دوپلی ٹوپی، جاڑوں میں کبھی سیاہ ایرانی ٹوپی، اور کبھی بادامی یا سبز رنگ کا عمامہ، جو اُن کے گول چہرے پر بہت بھلا لگتا۔"

(آپ بیتی صفحہ 35 مطبوعہ مجلس نشریات اسلام 1-کے-3 ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد نمبر 1، کراچی)

یہ یاد رہے کہ مولوی عبدالماجد دیوبندی صاحب کے والد نے میلاد شریف کے جواز پر ایک کتاب بھی لکھی تھی جس کا ذکر عبدالماجد دریابادی دیوبندی صاحب نے اسی کتاب "آپ بیتی" میں کیا ہے۔

(۱۴) مولوی ولی خان المظفر دیوبندی صاحب کے افادات پر مبنی کتاب "مکالمہ بین المذاہب" کو مولوی بشیر احمد بن اظہار میاں دیوبندی صاحب نے ترتیب دیا ہے اس کتاب میں لکھا ہے کہ

"دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے پر طالب علم کو سندِ فضیلت اور دستارِ فضیلت ملتی ہے جو سبز رنگ کی ہوتی ہے۔"

(محاضرات فی الفرق والادیان یعنی مکالمہ بین المذاہب صفحہ 184 مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل ٹاؤن کراچی، پاکستان)

مولوی ابوایوب و مولوی فیاض طارق صاحبان! آپ کے فتوے کے مطابق سبز عمامہ حضور سے ثابت نہیں اس لیے بدعت ہے تو یہ بتائیے کہ آپ کے "دارالعلوم" دیوبند کے علماء کیوں سبز عمامہ سے دستار بندی کرتے اور کرواتے ہیں؟۔ دعوتِ اسلامی کی طرح اُن پر بھی بدعتی ہونے کا فتویٰ لگائیے۔

(۱۵) مولوی ثناء اللہ سعد شجاع آبادی دیوبندی صاحب نے اپنی تالیف میں مولوی علی شیر حیدری دیوبندی صاحب کی تقریر نقل کی ہے جس میں حیدری صاحب ہم اہل سنت کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"اگر تمہیں غیرت آئے دیوبند کے مخالفو! تو تم ہری (سبز) پگڑی کو ہاتھ ہی نہ لگاؤ۔"

(حق نواز جھنگوی شہید سے علی شیر حیدری شہید تک صفحہ 420 مطبوعہ اہل سنت والجماعت، پاکستان)

اس کے کچھ سطر بعد مزید کہا کہ

"تم تو ہری (سبز) پگڑی کو ہاتھ ہی نہ لگاؤ، یہ تو دارالعلوم دیوبند کی نشانی ہے۔ اور میرے ہر فاضلِ دیوبند بزرگ کے پاس ہری (سبز) پگڑی رکھی ہوئی ہے جو اپنے اساتذہ نے اپنے ہاتھ سے انہیں بندھوائی تھی۔ اس لیے ہم نے طے کیا ہے کہ ہمارے پاس جو دورہ

حدیث شریف کر کے فارغ ہوگا، ہم اُسے دارالعلوم دیوبند والے
طریقے پر سبز عمامہ پہنائیں گے۔"

(حق نواز جھنگوی شہید سے علی شیر حیدری شہید تک صفحہ 420 مطبوعہ اہل سنت والجماعت، پاکستان)

مولوی ابوایوب و مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحبان! آپ کے "دارلعلوم دیوبند" کے علماً اور مولوی علی شیر حیدری دیوبندی صاحب آپ کے فتویٰ کے مطابق سبز عمامہ پہننے اور پہنانے کی وجہ سے بدعتی ہوئے۔

مولوی حسین احمد دیوبندی صاحب سبز عمامہ پہنتے تھے:

(۱۶) دیوبندی مکتبہ فکر کے ماہنامہ "القاسم" نوشہرہ کی اشاعت خاص بنام "تذکرہ و سوانح حضرت مولانا سید اسعد مدنی" کو مولوی عبدالقیوم حقانی دیوبندی صاحب نے ترتیب دیا ہے۔ اس میں ایک دیوبندی مضمون نگار مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ

"جس وقت مولانا مدنیؒ تقریر کررہے تھے تو میں نے محسوس کیا کہ کوئی فرشتہ تقریر کررہا ہے سفید لباس میں سر پر ہرا (سبز) عمامہ، واسکٹ اور سنہری فریم کا چشمہ اور نہایت ہی مدہم آواز میں تسلسل کے ساتھ تقریر کرنا فرشتہ صفت ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔"

(تذکرہ و سوانح مولانا سید اسعد مدنی، صفحہ 58، مطبوعہ القاسم اکیڈمی، جامع ابو ہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ)

(۱۷) قاری تنویر احمد شریفی دیوبندی صاحب نے "تذکرۃ الشریف" کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس کے آخر میں اپنے دیوبندی علماً کی تصاویر لگائی ہیں جن میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کی تصویر بھی شامل ہے، جس میں انہوں نے سبز عمامہ پہنا ہوا ہے ملاحظہ ہو۔

(تذکرۃ الشریف مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، بالمقابل مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی۔ جدید ایڈیشن)

(۱۸) مولوی زاہد الحسینی دیوبندی صاحب اپنی کتاب "چراغ محمدؐ" میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کا قول نقل کرتے ہیں کہ

"مجھ کو ایک سبز عمامہ حسبِ اُصولِ مدرسہ اور دوسرے حضرات کی طرح مدرسہ سے از دست حضرت شیخ الہندؒ سے بندھوایا گیا۔"

(چراغ محمد صفحہ 95 مطبوعہ دارالارشاد، مدینہ مسجد، مدنی روڈ، اٹک شہر)

(۱۹) مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کے اس اقتباس کو مولوی سخی داد خوستی دیوبندی صاحب نے بھی اپنی کتاب میں نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔

("الحُجّة التّامه فِي لُبسِ العِمَامَة" یعنی پگڑی کا مکمل و مدلل بیان، صفحہ 38، مطبوعہ مکتبہ طیبہ، شیخ آباد ژوب، بلوچستان۔ ایضاً مقالات خوستی جلد دوم صفحہ 51 مطبوعہ مکتبہ طیبہ شیخ آباد ژوب، بلوچستان)

ان تمام اقتباسات سے ثابت ہوا کہ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب سبز عمامہ شریف پہنتے تھے لہٰذا مولوی ابوایوب قادری اور مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحبان سمیت سبز عمامہ شریف کو بدعت قرار دینے والے تمام دیوبندی حضرات انصاف کا تقاضا پورا کرتے ہوئے "دعوتِ اسلامی" کی طرح اپنے دارالعلوم دیوبند کے علماً اور دیوبندی حضرات کے مرحومہ "شیخ الاسلام" مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کو بھی بدعتی قرار دے کر انصاف کا تقاضا پورا کریں۔

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی اکثر سبز عمامہ شریف استعمال کرتے:

(مولوی ندیم قاسمی دیوبندی)

(۲۰) مولوی ندیم قاسمی دیوبندی صاحب، مولوی انور شاہ دیوبندی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ "اکثر سبز پگڑی باندھا کرتے تھے۔"

(اولیائے کرام کے ایمان افروز واقعات صفحہ 100 مطبوعہ عمر پبلی کیشنز یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ، 38۔ اردو بازار، لاہور)

سبز عمامہ شریف کے معترض دیوبندی صاحبان کے فتویٰ کے مطابق مولوی انور

شاہ کشمیری دیوبندی صاحب اکثر سبز پگڑی پہن کر بدعت کا ارتکاب کیا کرتے تھے اس لیے ان پر بھی بدعتی ہونے کا فتویٰ لگائیے۔

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کے سبز عمامہ پہننے سے ہمیں اس کے سنت ہونے کا علم ہوا: (قاری طیب دیوبندی)

(۲۱) مولوی ازہر شاہ دیوبندی صاحب نے مولوی انور شاہ دیوبندی صاحب کی سوانح پر کتاب "حیاتِ انور" لکھی جس میں قاری طیب دیوبندی صاحب کا ایک مقالہ "نور الانور" بھی شامل کیا جو کہ عبدالرحمٰن کوندو دیوبندی صاحب نے بھی اپنی کتاب میں شامل کیا ہے اس مقالہ میں قاری طیب دیوبندی صاحب مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"ہم بہت سی سنتیں ان کے عمل دیکھ کر معلوم کر لیا کرتے تھے، اکڑوں بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ کھانے میں ہمیشہ تین انگلیاں استعمال کرتے تھے اور دونوں ہاتھ مشغول رکھتے تھے بائیں ہاتھ سے روٹی اور داہنے ہاتھ سے اسے توڑ توڑ کر استعمال کرتے تھے۔ لقمے ہمیشہ چھوٹے چھوٹے استعمال کرتے تھے، یہی صورت لباس کی تھی پاجامہ نیم ساق سے کبھی نیچے نہ ہوتا تھا، عمامہ کا استعمال زیادہ ہوتا تھا سردیوں میں اکثر و بیشتر سبز یا سیاہ رنگ کا عمامہ استعمال فرماتے تھے۔"

(تقدیسِ انور صفحہ 197 مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق، 4\491 شاہ فیصل کالونی، کراچی)

پیش کیے گئے مذکورہ بالا اقتباس میں قاری طیب دیوبندی صاحب نے لکھا ہے کہ وہ بہت سی سنتیں مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب کے عمل کو دیکھ کر معلوم کیا کرتے تھے اور اسی سلسلہ میں انہوں نے مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب کا سردیوں میں اکثر سبز عمامہ پہننا بھی بیان کیا ہے۔ لہٰذا مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب کے ساتھ

قاری طیب دیوبندی صاحب بھی مولوی ابوایوب و مولوی فیاض طارق صاحبان کے فتویٰ کے مطابق بدعتی قرار پائے۔ کیونکہ قاری طیب دیوبندی صاحب کی تحریر سے ثابت ہوا ہے کہ وہ بھی سبز عمامہ کو سنت سمجھتے تھے۔

مولوی انور شاہ دیوبندی صاحب سبز اور سفید عمامہ پہنتے تھے:

(مولوی سعید احمد اکبر آبادی دیوبندی)

(۲۲) عبدالرحمٰن کوندو دیوبندی صاحب کی ترتیب کردہ کتاب "تقدیسِ الانور" میں مولوی سعید احمد اکبر آبادی دیوبندی صاحب کا ایک مضمون بنام "اے کہ تو مجموعۂ خوبی بچہ نامت خوانم" بھی شامل ہے۔ جس میں وہ مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"وہ سر پر کبھی سفید اور کبھی سبز عمامہ اور قامت بالا پر سبز قبا استعمال کرتے تھے۔"

(تقدیسِ انور صفحہ 257 مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق، 4\491 شاہ فیصل کالونی، کراچی)

سبز عمامہ شریف کو بدعت قرار دے کر "دعوت اسلامی" پر فتوے جاری کرنے والے مولوی ابوایوب دیوبندی و مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحبان سمیت تمام دیوبندی معترضین کے اپنے ہی فرقہ کے مرکزی "دارالعلوم دیوبند" کے سبز عمامہ سے دستار بندی کرنے اور کروانے والے دیوبندی علماء کے ساتھ دیگر دیوبندی علماء مولوی الیاس گھمن دیوبندی، مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی، مولوی تحی داد خوستی دیوبندی، مولوی عبدالصمد دیوبندی، مولوی ذکریا دیوبندی، مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی، مولوی اللہ یار دیوبندی، مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی، مولوی عبدالماجد دیوبندی صاحب، مولوی ولی خان المظفر دیوبندی، مولوی علی شیر حیدری دیوبندی، مولوی تنویر احمد شریفی دیوبندی، مولوی حافظ ندیم قاسمی دیوبندی، عبدالرحمٰن کوندو دیوبندی، مولوی سعید احمد اکبر دیوبندی،

قاری طیب دیوبندی اور مولوی زاہد الحسینی دیوبندی (سمیت سبز عمامہ کو جائز قرار دینے، سبز عمامہ کو استعمال کرنے والے اور دیوبندی علمأ کے سبز عمامہ شریف استعمال کرنے والے واقعات کو بغیر رد و تنقید کے نقل کرنے والے مذکورہ بالا تمام دیوبندی حضرات) پر بھی سبز عمامہ کی وجہ سے بدعتی ہونے کا فتویٰ جاری کر کے انصاف کا تقاضا پورا کریں۔ تا کہ ہم بھی یہ کہہ سکیں کہ سبز عمامہ کے دیوبندی مخالفین صرف دعوتِ اسلامی کو ہی نہیں بلکہ اپنے دیوبندی علمأ کو بھی سبز عمامہ کی وجہ سے بدعتی سمجھتے ہیں۔ دیوبندی علمأ کے سبز عمامہ استعمال کرنے کو نقل کرنے والے دیوبندیوں کو اس وجہ سے سبز عمامہ کو جائز اور استعمال کرنے والے دیوبندی علمأ کے ساتھ شامل کیا گیا ہے کہ مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی صاحب نے لکھا ہے کہ

"جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں نقل کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے۔"

(تفریح الخواطر صفحہ 79 مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ)

اس لیے جن دیوبندی حضرات نے اپنے دیوبندی علما کا سبز عمامہ شریف استعمال کرنا نقل کیا ہے اور اس سے اختلاف نہیں کیا تو گکھڑوی صاحب کے اصول کے مطابق سبز عمامہ کا جائز ہونا ان کا اپنا موقف بھی ثابت ہوا اس لیے ان کو بھی سبز عمامہ شریف کے مجوزین میں شامل کر لیا گیا ہے۔ آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اہل سنت کے خلاف "دست و گریبان" نامی کتاب لکھنے والے مولوی ابوایوب دیوبندی صاحب خود سبز عمامہ کے متعلق اپنے ہی دیوبندی فرقہ کے اکابر سے دست و گریبان و گتھم گتھا ہیں۔

جیسا کہ قارئین نے ملاحظہ کیا کہ ہم نے اس مضمون میں مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی کتاب "المہند اور اعتراضات کا جائزہ" کے حوالے سے سبز عمامہ شریف کا حدیث شریف سے ثبوت پیش کیا ہے اب کہنے کی بات یہ ہے کہ مولوی فیاض طارق دیوبندی صاحب نے اپنے مضمون میں چیلنج دیا تھا کہ اگر دعوت اسلامی والے سبز عمامہ شریف کا ثبوت ضعیف حدیث سے بھی پیش کر دیں تو ہم سر تسلیم خم کر لیں گے اہل سنت کی طرف سے ثبوت پیش کر دیا گیا ہے اس لیے دُشنام باز دیوبندی ٹولے سے گذارش ہے کہ مولوی فیاض طارق دیوبندی مفرور صاحب کو ڈھونڈ کر لائیں اور اہل سنت کے سامنے "خم" کرائیں۔

اسلامی مضاربت کے نام پر دیوبندی مفتیوں کا نیا فراڈ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا مالیاتی اسکینڈل لباسِ خضر میں ملبوس نوسربازوں نے عوام کے 500 ارب روپئے لوٹ لیے مضاربت اور مشارکت کا جھانسہ دینے والے دیوبندی مفتیوں اور قاریوں کی تہلکہ خیز واردات کا انکشاف

تحریر: محمد احمد ترازی

تازہ ترین خبر کے مطابق پانچ سو ارب سے زائد کے "مضاربہ اسکینڈل" کے مرکزی ملزم "مفتی احسان دیوبندی" سے نیب نے تفتیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور تحقیقات کا اختیار ملنے کے بعد نیب نے ملزم "مفتی احسان دیوبندی" کے خلاف ریفرنس داخل کرنے کی تیاری شروع کر دی ہے، واضح رہے کہ "مفتی احسان دیوبندی" نے سود سے پاک "مضاربہ اسکیم" کے نام پر سادہ لوح افراد سے 220 ارب سے زائد رقم بٹوری تھی، خبر کے مطابق 25 ستمبر کو نیب کے ایگزیکٹو بورڈ کے ایک اہم اجلاس کے بعد ڈی جی نیب راولپنڈی کرنل (ر) صبح صادق نے "مفتی احسان دیوبندی" سے تحقیقات کرنے کا فیصلہ کیا۔ کرنل (ر) صبح صادق نے کا کہنا ہے کہ ملزم کی طرف سے متاثرین کو رضا کارانہ

طور پر رقم کی واپسی ممکن نظر نہیں آ رہی، لہٰذا ملزم کی طرف سے مایوسی کے بعد اُس کے خلاف آرڈیننس 1999 کے تحت مقدمے کی کارروائی شروع کر رہے ہیں، انکوائری کا اختیار ملنے سے قبل ڈی جی کو نیب کے قانون (NAO251999(A کے تحت یہ اختیار تھا کہ وہ ملزم کی طرف سے رقم کی رضا کارانہ طور پر واپسی کی صورت میں اُسے رہا کر سکتے تھے، چنانچہ 18 جون کو ڈی جی نیب نے ملزم کے ساتھ 546 ملین روپے کی رضا کارانہ واپسی کا معاہدہ کر کے اُسے رہا کر دیا گیا تھا، تاہم مفتی ''احسان دیوبندی'' کو ماہانہ 10 کروڑ روپے حسب وعدہ ادا نہ کرنے پر دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ڈی جی نیب راولپنڈی کے مطابق ''مفتی احسان دیوبندی'' کے خلاف نیب کو دوبارہ 3700 درخواستیں موصول ہوئیں

جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ''مفتی احسان دیوبندی'' نے ''مضاربہ فراڈ'' کے ذریعے اُن سے 4 ارب روپے ہتھیا لئے ہیں، خیال رہے کہ ابھی یہ مفتی احسان کے فراڈ کی کچھ تفصیل ہے جو مضاربہ متاثرین کے 220 ارب روپے لوٹ کر چلتا بنا، جبکہ اس اسکینڈل میں شامل چند دوسرے گروپوں نے بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے اور متاثرین سے سود سے پاک جعلی منافع بخش سکیم کے نام پر 500 ارب سے زائد رقم لوٹی ہے۔
دوسری جانب نیب کو دیگر مضاربہ گروپوں الیگزر، میزان اور البراکہ کے خلاف ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اِن گروپوں نے ایک افغان ہیروں کے اسمگلر کے ساتھ مشترکہ کاروبار پر تمام پیسہ لگا رکھا ہے، ہیروں کے اِس افغان سمگلر کا ایک ساتھی تھائی لینڈ کا رہنے والا ہے، جسے نیب نے دیگر 13 ایجنٹوں کے ہمراہ تحقیقات کیلئے 24 ستمبر کو نوٹس بھیجا تھا، مگر اُس نے نیب کے سامنے پیش ہونے سے انکار کر دیا، ڈی جی نیب نے بتایا کہ انہوں نے مضاربہ اسکینڈل میں ملوث کچھ طاقتور شخصیات کی بھی نشاندہی کی ہے، جنھیں

چیئرمین نیب کی تقرری کے بعد شامل تفتیش کیا جائے گا۔ باخبر ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ نیب نے اربوں روپے کے مضاربہ اسکینڈل کی تحقیقات کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے اور وسیع پیمانے پر تحقیقات کیلئے ڈی جی راولپنڈی کرنل (ر) صبح صادق کی سربراہی میں پانچ رکنی ٹیم تشکیل دے دی ہے، جو عنقریب مضاربہ گروپ کے چیئرمین مولانا ایوبی کی گرفتاری کیلئے دبئی روانہ ہو گی، ساتھ ہی الیگزر گروپ کے ایک اور اہم کردار مفتی ابراہیم جو اس وقت ایف آئی اے کی تحویل میں ہے، سے نیب تحقیقات میں مصروف ہے۔
قارئین محترم! دین کے نام پر غریب و سادہ لوح عوام کو لوٹنے کا یہ طریقہ واردات نیا نہیں ہے، ماضی میں بھی ایک مخصوص مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد اس قسم کی دھوکہ دہی، فراڈ اور لوٹ مار میں ملوث رہے ہیں، الائینس گروپ اور ٹی جے ابراہیم اینڈ کمپنی وغیرہ کے نام آج بھی آپ کی یادداشت میں محفوظ ہونگے، مگر اس مرتبہ پاکستانی تاریخ کے ''سب سے بڑے مضاربہ اسکینڈل'' کے مرکزی کردار ''مفتی احسان دیوبندی'' کے ساتھ وابستہ بعض بڑی بڑی شخصیات اور دیوبندی مفتیوں کے نام بھی سامنے آ رہے ہیں، جس میں خاص طور پر دیوبندی فرقہ کی ''جامعہ بنوریہ کراچی'' کے رئیس ''مفتی نعیم دیوبندی، اُن کے بیٹوں، بھائی اور مفتی عبداللہ شوکت دیوبندی کے ساتھ کئی مشہور دیوبندی علماء شامل ہیں، گو مفتی نعیم اور جامعہ بنوریہ اخبارات میں اشتہارات وغیرہ کے ذریعے اِس اسکینڈل سے اپنی برأت کا اعلان کر چکے ہیں، جبکہ کچھ مدرسوں اور دارالعلوم کی جانب سے بھی وضاحتیں سامنے آئی ہیں، تاہم اِس کے باوجود بعض افراد کا دعویٰ ہے کہ اُن کے پاس اِن مفتیان کرام کی جانب سے دیئے گئے فتوے اور اُن سے ہونے والی گفتگو کی ویڈیو موجود ہے، چنانچہ اس تناظر میں ضرورت اِس اَمر کی ہے کہ اس حوالے سے شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے تاکہ اصل حقائق قوم کے سامنے آسکیں۔
اس تمام قضیئے میں سب سے زیادہ قابل افسوس پہلو یہ ہے کہ اس مخصوص

(دیوبندی) مکتبہ فکر سے وابستہ مفتی اور علماء کے گروپ نے مختلف جعلی کمپنیوں (البرکہ ماریٹنگ، الیگزر گروپ وغیرہ) کا سہارا لے کر مضاربہ اور مشارکہ کے نام پر ہزاروں شہریوں سے کھربوں روپے ہڑپ کر لیے ہیں، ان جعلی کمپنیوں نے ملک اور ملک سے باہر مبینہ طور پر ایسے منصوبوں میں کھربوں روپے کی سرمایہ کاری ظاہر کی ہے، جن کا زمین پر کوئی وجود ہی نہیں ہے، صرف ایک الیگزر نامی کمپنی نے نصف درجن کے قریب منصوبوں میں 7ارب سے 26ارب کی سرمایہ کاری کا دعویٰ کیا ہے، جس میں موٹر سائیکل تیار کرنے والی فیکٹری کے منصوبے پر ایک کھرب 30ارب روپے دکھائے گئے ہیں، اس مقصد کیلئے لاہور کے قریب 145 ایکٹر زمین کی خریدی ظاہر کی گئی ہے، لیکن فیکٹری کہاں ہے کسی کو نہیں معلوم۔ اسی طرح الیگزر نے فضائی کمپنی کا منصوبہ بھی شروع کیا جس پر 41ارب لگانے اور کمپنی کے فلیٹ میں بوئنگ 737 شامل کرنے کا دعویٰ کیا گیا، مگر یہ بوئنگ کس ایئر پورٹ سے اڑتا ہے، کہاں جاتا ہے اور کون لوگ اس میں سفر کرتے ہیں، کوئی نہیں جانتا۔ الیگزر کا دعویٰ ہے اُس نے فاسٹ موونگ کنزیومر گڈز پر ایک سو کروڑ امریکی ڈالر یعنی 95ارب روپے سے زائد کی سرمایہ کاری کی، جبکہ حصص کی مالیت 3 کھرب 80ارب روپے ہے، لیکن زمین پر یہ منصوبہ ہنوز لاپتہ ہے۔

اس کے علاوہ الیگزر گروپ، الیگزر جوسز، الیگزر منرل واٹر، الیگزر انرجی مشروبات، الیگزر چائے وغیرہ بنانے کا بھی دعویٰ کرتا ہے مگر یہ تمام چیزیں آپ کو کسی مارکیٹ میں نظر نہیں آئیں گی، ساتھ ہی اس گروپ کی جانب سے الیگزر الیکٹرونکس، الیگزر انرجی سیور اور گھریلوں استعمال کی اشیاء فریج، ٹی وی وغیرہ بنانے کا بھی دعویٰ موجود ہے، لیکن تحقیقاتی رپورٹ کہتی ہیں کہ ان تمام کمپنیوں کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے، اسی طرح الیگزر نے ''سکون سٹی'' کے نام سے رہائشی منصوبے لاہور، اسلام آباد اور راولپنڈی میں شروع کرنے کیلئے 12500 ایکٹر اراضی حاصل کرنے کا بھی دعویٰ کیا ہے،

مگر یہ زمین کہاں ہے، الیگزر کے لاہور آفس کو بھی نہیں معلوم۔ ساتھ ہی اس گروپ کا کہنا ہے کہ اُس نے بھاری سرمایہ کاری سے ایتھوپیا میں ایک لاکھ ایکٹر اراضی کی خریداری کی ہے، اِس گروپ نے ایک چننگ اور سپننگ فیکٹری بھی خریداری میں ظاہر کی ہے، جس کی پیداوار تا حال صفر ہے، حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کمپنی نے اِن منصوبوں پر خرچ کی گئی رقم ظاہر نہیں کی ہے، البتہ بعض دیگر منصوبوں پر کھربوں روپے کی سرمایہ کاری دکھائی گئی ہے، قابل ذکر بات یہ ہے کہ اِن کمپنیوں میں کیپ ایبل ایشیا الیگزر، آصف جاوید ٹریڈ کمپنی، حبیب کارپوریشن، میزان، سپیڈکس، ایم ایم قریشی پرائیوٹ لمیٹڈ، الغفار ایسوی ایشن، شفیق کیبل مرچنٹ، گرین کارپوریشن، المسلم ٹریڈنگ کمپنی، الحاشر مضاربہ کمپنی، البرکہ مضاربہ کمپنی اور مسیحا انٹر پرائزز وغیرہ بھی شامل ہیں، جنھیں سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان سے مضاربت کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی ان کمپنیوں نے خود کو درست طریقے نے رجسٹرڈ کروایا ہے، مگر اِس کے باوجود اسلامی مضاربت اور شراکت کے نام پر ان کمپنیوں نے عوام سے کھربوں روپے ہتھیا لیے ہیں۔

اس حوالے سے قومی روزنامے میں شائع ہونے والی رپورٹ کہتی ہے کہ

''850 افراد نے قومی احتساب بیورو (نیب) سے رجوع کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ اُن کے ساتھ 500 ملین روپے کا فراڈ کیا گیا۔''

رپورٹ مزید بتاتی ہے کہ اِس کیس میں (دیوبندی) مفتیوں کی صرف ایک کمپنی ملوث ہے جو مضاربہ اور مشارکہ کے نام سے کاروبار کر رہی ہے، اس بات کی بھی اطلاعات ہیں کہ دیوبندی مفتیوں کے مختلف گروپ مختلف کمپنیوں کیلئے کام کرتے ہیں، لیکن، چیئرمین نیب کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے ادارے نے فی الحال صرف ایک گروپ کے خلاف تحقیقات کی ہیں، رپورٹ کے مطابق سود سے پاک اسلامی سرمایہ کاری

کے نام پر مفتیوں کے ایک گروپ نے ماہانہ 6 سے 8 فیصد منافع پر مضاربہ اسکیم میں پیسے لگانے کا لالچ دے کر مبینہ طور پر شہریوں کی ایک بڑی تعداد کا استحصال کیا ہے، ان مفتیوں پر بھروسہ کر کے بہت سی خواتین نے اپنے زیورات اور لوگوں نے جائیدادیں اور کاروبار بیچ کر مضاربہ کمپنی میں سرمایہ کاری کی اور اپنی جمع پونجی اس امید پر ان حضرات کے حوالے کر دی کہ سود سے پاک اچھا منافع کما سکیں گے۔

جبکہ نیب ذرائع کے مطابق اُسے مفتی احسان الحق دیوبندی اور اُن کے گروپ کے خلاف شکایت موصول ہوئی جو نفع نقصان کی بنیاد پر عوام کے پیسوں پر کاروبار کرتے تھے، اس گروپ کو عوام نے مضاربہ کے نام پر پیسے دیئے، جس کے پاس کوئی اتھارٹی یا اجازت نامہ نہیں تھا اور یہ بطور مضاربہ کمپنی سیکیورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کے پاس رجسٹر بھی نہیں تھی، اس شکایت کی وجہ سے نیب نے باقاعدہ تحقیقات شروع کر دیں اور عوام کی آگاہی کیلئے نیپ نے ایک اشتہار بھی شایع کروایا کہ عوام مذکورہ کمپنی میں سرمایہ کاری نہ کریں اور جن لوگوں کو پہلے ہی ٹھگ لیا گیا ہے، وہ اپنے دعوے نیب کے پاس درج کروائیں، چنانچہ گزشتہ ماہ کے وسط تک 856 افراد نے نیپ سے رابطہ کر کے اپنے دعوے درج کرائے، جبکہ بہت سے متاثرین ایسے بھی ہیں، جنہوں نے اِن کمپنیوں میں لاکھوں کروڑوں میں سرمایہ کاری کی ہے، وہ اپنی شکایات نیب میں درج کرانے سے اس لیے ہچکچا رہے ہیں کہ انہیں ڈر ہے کہ ادارہ اُن لاکھوں کروڑوں روپے کے ذرائع آمدنی سے متعلق اُن کے خلاف بھی تحقیقات شروع نہ کر دے جو انہوں نے فراڈ مضاربہ اسکیم میں منافع کیلئے لگائے تھے۔"

ابتدائی تحقیقات کے بعد نیب کو یہ بھی معلوم ہوا کہ دیوبندی مفتیوں کے اِس گروپ نے بدنیتی کے تحت عوام سے بطور مضاربہ کمپنی اپنی رجسٹریشن کا معاملہ بھی چھپایا اور عوام سے بھاری رقوم وصول کیں اور انہیں میسرز فیاضی گوجرانوالہ انڈسٹریز پرائیویٹ

لمیٹڈ (جو کہ پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کے طور پر رجسٹرڈ ہے اور اِس کے پاس مضاربہ کمپنی چلانے کا اختیار نہیں ہے) کے نام سے رسیدیں جاری کیں، چنانچہ عوامی شکایات پر نیب نے مفتی احسان دیوبندی کو گرفتار کر لیا، جہاں ملزم نے اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے نیب آرڈیننس 1999ء کی شق 25 اے کے تحت رضا کارانہ طور پر رقم واپس کرنے پر آمادگی ظاہر کی، چنانچہ 18 جون کو نیب نے ملزم کی VR کی درخواست قبول کر لی اور اِس حوالے سے 55 کروڑ 20 لاکھ روپے کی مجموعی رقم میں سے ملزم نے 44 لاکھ 60 لاکھ روپے کے 20 پے آرڈر جمع کرادیئے اور ملزم کی درخواست پر باقی رقم ایک ماہ بعد ادا کرنے کی اجازت دی گئی، جبکہ ملزم کی 6 غیر منقولہ جائیدادوں کے کاغذات بھی نیب نے اپنے پاس بطور ضمانت رکھ کر اُسے رہا کر دیا تھا۔ باخبر ذرائع یہ بھی کہتے ہیں کہ مفتی احسان دیوبندی کی کمپنی کے علاوہ بھی دیگر دو کمپنیاں اسی طرح کے غیر قانونی دھندے میں ملوث ہیں، اِس حوالے سے ایک متاثرہ شخص کا کہنا ہے کہ اُس نے مفتی عثمان دیوبندی نامی شخص کی کمپنی میں 2 کروڑ روپے لگائے جو مفتی عثمان دیوبندی نے ربا فری (سود سے پاک) کاروبار کے نام پر حاصل کیے تھے، اِس متاثرہ شخص کے مطابق کئی اعلیٰ علماء اور مذہبی گروپس کا نام بھی اِس کاروبار میں لیا جاتا ہے۔

باخبر ذرائع یہ بھی بتاتے ہیں اِس اسکینڈل کے نمایاں کرداروں میں مفتی احسان الحق دیوبندی 280 ارب سے زائد، زید شاہان صدیقی المعروف سیٹھ میمن ڈیفنس والا 125 ارب، شفیق الرحمٰن 80 ارب سے زائد اور مفتی اسامہ ضیاء 20 ارب سے زائد کے فراڈ میں ملوث ہیں، اسی طرح مختلف چھوٹے گروپ بھی ہیں، جن کا فراڈ کروڑوں میں بتایا جاتا ہے، جبکہ مفتی اسامہ ضیاء کا فراڈ چند ماہ قبل ہی راولپنڈی میں منظر عام پر آیا ہے، جس کے بعد یہ شخص مفرور اور ایک اطلاع کے مطابق پاکستان سے فرار ہو چکا ہے، ذرائع یہ بھی بتاتے ہیں کہ مفتی احسان الحق دیوبندی اور مفتی اسامہ ضیاء دیوبندی 10 سے 20 فی صد

تک منافع اپنے ایجنٹوں کو دیتے اور وہ ایجنٹ 5 سے 15 فی صد تک عوام کو منافع کی مد میں ادا کرتے تھے، یوں یہ منافع عام بینکوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ تھا، اعتماد و بھروسہ حاصل کرنے کیلئے فراڈ کرنے والوں نے ابتدائی طور پر لوگوں کو بروقت ادائیگیاں بھی کیں، جس سے لوگوں کا اعتماد بڑھا اور دیکھتے ہی دیکھتے ملک کے طول و عرض میں یہ وبا پھیل گئی، اگرچہ فراڈ میں ملوث افراد اور ادارے رقوم کے لین دین کیلئے بینکوں کو ذریعہ بناتے تھے، لیکن یہ کسی ادارے کی بجائے انفرادی ناموں کو استعمال کرتے تھے، جبکہ ایجنٹ رقوم کے حصول کے لیے بینکوں یا دیگر ذرائع پر انحصار کرنے کے بجائے نقد رقم پر توجہ دیتے اور متاثرین کو کوئی مصدقہ ثبوت فراہم کرنے کی بجائے اپنے نام نہاد اداروں کی پرنٹ شدہ رسیدیں دیتے، جبکہ بعض تو کوئی ثبوت بھی نہیں دیتے اور اگر کوئی مطالبہ کرتا تو کہا جاتا اگر آپ کو اعتماد نہیں تو اِس کاروبار میں شرکت نہ کریں، یہ وہ طریقہ واردات تھا جس نے عوام کو مزید گمراہ کیا، یہی وجہ ہے کہ متاثرین کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے، جن کے پاس اپنی انویسمنٹ کے حوالے سے کوئی ثبوت ہی موجود نہیں ہے، جس کی وجہ سے وہ نہ کسی جگہ اپنی رقم کی وصولیابی کا دعویٰ کر سکتے اور نہ ہی قانونی طور پر اُن کی دادرسی آسان ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ ساری مشکوک سرگرمیاں دیوبندی مکتبہ فکر اور اِسی مکتبہ فکر کی ''تبلیغی جماعت'' کا نام استعمال کر کے کی گئیں اور اِن لوگوں نے مضاربت کے نام پر پاکستان کے بڑے بڑے مدارس سے فتاوی بھی لیے، جنھیں دکھا کر یہ لوگ باآسانی لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا لیتے تھے، مگر قابلِ غور پہلو یہ ہے کہ جس وقت یہ کام عروج پر تھا اُس وقت تبلیغی جماعت سمیت تمام ذمہ داران خاموش تھے، لیکن اب بھانڈہ پھوٹنے کے بعد یہ لوگ اِس کاروبار سے لاتعلقی کا اظہار کر رہے ہیں، اِس کے ساتھ یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ اِن جعلی مضاربہ کمپنیوں کے فرنٹ مین کے طور پر جو لوگ سامنے آئے اُن کا تعلق بھی اِس مخصوص مکتبہ فکر اور تبلیغی جماعت سے ہے، مثال کے طور پر تبلیغی

جماعت کے ایک دیرینہ ساتھی مفتی ضیاء الحسن جن کا تعلق راولپنڈی کے مشہور و معروف تبلیغی مرکز ''ذکریہ'' مسجد سے ہے اور جو الیگزر گروپ کی تخلیق کار، روح رواں اور ابتدائی طور پر مضاربہ کار کے طور پر سامنے آنے والے مفتی اسامہ ضیاء اور مفتی احسان ضیاء کے والد ہیں، جبکہ ناصر لالیکا مفتی اسامہ ضیاء اور مفتی احسان ضیاء کا برادر نسبتی ہے، اِن حضرت نے اسلام آباد، راولپنڈی کے علماء اور مدارس پر توجہ مرکوز کی اور دیکھتے ہی دیکھتے مفتی اسامہ ضیاء نے اپنے ہم مسلک نوعمر مفتیوں، مدارس کے اساتذہ اور خطباء کو مڈل مین بنا کر اُن لوگوں تک رسائی حاصل کر لی یہ جو اپنا سرمایہ سودی کاموں میں تو نہیں لگانا چاہتے تھے مگر اپنے سرمائے سے غیر معمولی منافع حاصل کرنے میں خصوصی دلچسپی رکھتے تھے۔

ایسے لوگوں تک رسائی کیلئے مفتی اسامہ اور اُن جیسے لوگوں نے دینی طبقے سے وابستہ حلقہ اثر رکھنے والوں لوگوں کو بطور ایجنٹ استعمال کیا، اِن میں اسلام آباد راولپنڈی کے علاوہ دوسرے شہروں کے بیسیوں خطیب، آئمہ مساجد اور مدارس کے اساتذہ بھی شامل ہیں، اِس طرح یہ لوگ محض چند برسوں کے دوران کھربوں روپے اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوگئے اور لوگوں نے اِن کے جھانسے اور پرکشش منافع کے لالچ میں اپنی زمینیں، زیورات، رہائشی مکانات، مال مویشی فروخت کر کے تمام جمع پونجی اِن دیوبندی مفتیوں کے حوالے کر دی، اسی طرح ہزارہ ڈویژن کے چھ اضلاع میں فراڈ اور نوسر بازی میں ملوث مفتیوں اور قاریوں کا تعلق بھی اسی دیوبندی مکتبہ فکر ہے، اِس کے علاوہ پاکستان کے مختلف علاقوں خصوصاً پنجاب اور سرحد کے بڑے بڑے شہروں میں جعلی مضاربہ کاروبار کرنے والی کمپنی کیپ ایبل ایشیا کے کرتا دھرتاوں میں بھی اِس دیوبندی جماعت سے وابستہ اہم لوگوں کے نام سامنے آئے ہیں، یوں ضلع اٹک کی 5 تحصیلوں سے 200 ارب روپے اکٹھے کرنے والے مفتی بشیر دیوبندی، مفتی عبدالرافع دیوبندی، مفتی عبدالخالق دیوبندی، مفتی اسامہ دیوبندی، مفتی احسان ضیاء دیوبندی اور ناصر لالیکا سمیت اِس کاروبار سے

مسلک افراد کا تعلق اسی دیوبندی مکتبہ فکر سے ہے، جبکہ ضلع دیر لوئر کی عوام بھی دیوبندی تبلیغی جماعت سے وابستہ کچھ افراد کے ملوث ہونے کی وجہ سے اپنی تمام جمع پونجی اِس اَن دیکھے کاروبار میں جھونک کر اپنی زندگی برباد کر چکے ہیں۔

قارئین محترم! اَمر واقعہ یہ ہے کہ مجموعی طور پر کاروباری مشارکت اور مضاربت کا یہ عمل اسلام کے وضع کردہ اصولوں پر نہیں بلکہ فراڈ اور دجل وفریب کی بنیاد پر شروع کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے حالیہ ''مضاربہ اسکینڈل'' ملکی کی تاریخ کا سب سے بڑا مالیاتی اسکینڈل بن کر سامنے آیا ہے، اِس اسکینڈل کے تمام مرکزی کردار دینی حال، حلیہ، حوالہ اور تعلق رکھنے کی وجہ سے سادہ لوح عوام کو بے وقوف بنا کر کھربوں روپئے لوٹ چکے ہیں، لباسِ خضر میں ملبوس اِن نوسر باز دیوبندی مفتیوں اور قاریوں کے اِس شرمناک طرز عمل کی وجہ سے نا صرف اسلام اور اسلامی تعلیمات کو نقصان پہنچا ہے بلکہ اِن کے اس غیر دینی طرز عمل سے اُس مکتبۂ فکر جو اِس قسم کے مضاربتی اور مشارکتی معاملات سے قطعی لاتعلق ہے، کی نیک نامی اور شہرت کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے، دوسری جانب اِس فراڈ، لوٹ مار، دھوکہ دہی اور جعل سازی کی وجہ سے عوام کا اُن پر سے اعتماد و بھروسہ بھی مجروح ہوا ہے، لہٰذا حکومت وقت، اربابِ اختیار قومی احتساب بیورو اور دیگر تحقیقاتی ایجنسیوں کی اوّلین ذمہ داری بنتی ہے کہ دین کی آڑ میں اِس سنگین فراڈ میں ملوث تمام خفیہ اور ظاہری کرداروں کو بے نقاب کر کے قوم کے سامنے لایا جائے، ساتھ ہی متاثرین اسکینڈل کی ڈوبی ہوئی رقوم کی واپسی کے انتظامات کیے جائیں اور اِس فراڈ میں ملوث تمام غاصبوں کو کڑی سے کڑی سزا دے کر نشانِ عبرت بنایا جائے تاکہ آئندہ کسی مذہبی حال، حلیئے اور حوالہ رکھنے والے شخص کو یہ جرأت نہ ہو سکے کہ وہ اسلام کے نام پر سادہ لوح عوام کے جذبات سے کھیل سکے اور اُن کے اعتماد و بھروسے کا خون کر سکے۔

☆☆☆

عقیدہ علم غیب اور علمائے دیوبند کی قلابازیاں

شانِ رضا قادری (قسط دوم)

غیر اللہ کے لئے علم غیب کا اثبات کرنے والے علمائے دیوبند:

قارئین کرام! سب سے پہلے میں جن صاحب کا حوالہ ذکر کر رہا ہوں وہ دیوبندی مذہب میں نہایت ہی اعلیٰ مقام رکھتے ہیں جن کو دیوبندی حکیم الامت کہتے ہیں یعنی مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب۔

۱- مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب اپنے رسالے ''حفظ الایمان'' کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔'' معاذ اللہ عزوجل

قارئین کرام! مولوی اشرفعلی تھانوی کی اس عبارت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صراحتاً توہین ثابت ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو جانوروں پاگلوں سے تشبیہ دی ہے جو بلاشبہ توہینِ رسول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت کے علمائے عرب وعجم (جن کی تعداد ۲۶۸ سے بھی زائد ہے) نے مولوی اشرفعلی تھانوی کی تکفیر کی۔ لیکن چونکہ میرا موضوع اس وقت علم غیب سے متعلق ہے اس لئے اس عبارت کے کفر ہونے پر تفصیلی بحث نہیں کر رہا۔

قارئین کرام آپ نے اگر اس عبارت کو بغور پڑھا ہوگا تو آپ یک دم حیران رہ گئے ہوں گے کہ دیوبندی مذہب کے علماء جب علم غیب کے انکار پر آئیں تو حضور صلی

الله علیه وسلم تک کے لئے مطلقاً علم غیب کا انکار کر دیں نہ صرف انکار بلکہ اس عقیدہ
اسلامیہ کو شرکیہ قرار دینے سے بھی نہ چونکیں مگر جب اپنے کسی غلط نظریہ کو صحیح ثابت کرنے پر
آئیں تو جانوروں پاگلوں بچوں تک کے لئے علم غیب مان لیں۔ میری اس بات کی تائید پر
تھانوی صاحب کا آخری جملہ دلالت کر رہا ہے کہ

''ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع
حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔'' معاذ الله عزوجل

اس عبارت میں تھانوی صاحب نے صراحتاً جانوروں پاگلوں کے لئے علم غیب مانا ہے۔

لطیفہ: اب یہ تو دیوبندی علماء ہی بتا سکتے ہیں کہ تھانوی صاحب ان جانوروں کے لئے
ذاتی علم غیب مانتے ہیں یا عطائی؟ کیونکہ اگر ذاتی علم مانتے ہیں تو اس کا کفر ہونا بالکل واضح
ہے اور اگر عطائی مانیں نے تو بھی جان نہیں چھوٹتی کیونکہ پیچھے ذکر کیا جا چکا ہے کہ سرفراز
صاحب نے ''لا اعلم الغیب'' آیت کو عطائی علم غیب کی نفی پر قطعی قرار دیا ہے۔ اور نصِ
قرآنی کا انکار بالاتفاق کفر۔ لہٰذا تھانوی صاحب کو بچانے کے لئے عطائی غیب کی اصطلاح
گھڑنا بھی دیوبندیوں کو بالکل فائدہ مند نہ ہوگا کیونکہ یہ وہی اصطلاح ہے جسے دیوبندیوں
نے نص قرآنی کے خلاف اور عیسائیوں کی اتباع قرار دیا و غیرھما۔

قارئین کرام! یہ ہڈی دیوبندیوں کے گلے میں ایسے پھنس چکی ہے جسے نہ اُگلتے
بات بنتی ہے نہ نگلتے بات بنتی ہے۔ الحمد لله یہ ہے نتیجہ اہانتِ مصطفیٰ صلی الله علیه
وسلم کا جو حضور صلی الله علیه وسلم کی گستاخی کرے اس پر دنیا کیسے تنگ ہو جاتی
ہے اس کی واضح مثال آپ کے سامنے ہے کہ تھانوی صاحب کا مسلمان ہونا خود دیوبندی
اصولوں کے منافی ہے۔

۲- مولوی مرتضیٰ حسن چاند پوری کے قلم سے علم غیب کا ثبوت:

مولوی مرتضیٰ صاحب اپنی کتاب ''توضیح البیان فی حفظ الایمان'' میں مولوی
اشرفعلی تھانوی کی اس عبارت کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرورِ عالم صلی الله
علیه وسلم کو علم غیب باعطائے الٰہی حاصل ہے۔''
(توضیح البیان فی حفظ الایمان ص ۵)

❁ اسی طرح صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ

''صاحبِ ''حفظ الایمان'' کا مدعیٰ تو یہ ہے کہ سرورِ عالم صلی الله علیه
وسلم کو باوجود علم غیب عطائی ہونے کے عالم الغیب کہنا جائز نہیں۔''

الحمد لِله تعالیٰ اسے کہتے ہیں کہ حق بات وہ جس کی گواہی دشمن بھی دے۔ مولوی
مرتضیٰ چاند پوری صاحب کی عبارت سے ثابت ہوگیا کہ مولوی اشرفعلی تھانوی اور خود موصوف
چاند پوری کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضور صلی الله علیه وسلم عطائی طور پر علم غیب جانتے ہیں۔

لطیفہ: قارئین کرام! اگر ہم اہل سنت و جماعت حضور صلی الله علیه وسلم کے
لئے علم غیب عطائی کا عقیدہ رکھیں تو دیوبندی مولوی حضرات تکفیرِ مسلمین کی مشین چلاتے
ہوئے ایک ہی جھٹکے میں سب کو کافر و مشرک قرار دے کر عیسائی پادریوں کے پیروکار قرار
دیں۔ نص قرآنی کے منکر تک کہنے سے باز نہ آئیں اب جب خود دیوبندی مذہب کے مناظر
جس کی ساری زندگی علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات کا دفاع کرتے کرتے گزری وہ
لکھیں کہ حضور صلی الله علیه وسلم عطائی طور پر علم غیب جانتے تھے پھر بھی ان کی
مسلمانی میں کوئی فرق نہ آئے اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی فتویٰ لگایا جائے۔ اس سے یہ
بھی پتہ چلا کہ دیوبندی مذہب کے مولوی حضرات میں ذرا بھر بھی لِلّٰہیت نہیں۔ ان کا ہم
اہل سنت و جماعت کو کافر و مشرک کہنا اسلام کی جمعیت و سالمیت کو نقصان پہنچانا ہے۔ الله
تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے آمین بجاه سید انبیاء والمرسلین۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

قارئین کرام! دیوبندی علماء کے قلم سے علمِ غیب کے اثبات پر مزید حوالے پیش
کئے جا سکتے ہیں مگر انہیں قصداً ترک کر رہا ہوں کہ جس نے ماننا ہے اس کے لئے اتنا ہی کافی

ہے اور جس نے نہیں مانا اس کے لئے دلائل کا انبار بھی بے فائدہ ہے۔ باقی آج تک جتنے بھی دیوبندی مولوی حفظ الایمان کو صحیح سمجھتے آئے ہیں اور سمجھ رہے ہیں وہ بھی گویا کہ عطائی علم غیب کے قائل ہیں۔

مسئلہ علم غیب میں اختلاف ختم ہوسکتا ہے:

دیوبندی مذہب میں امام کا درجہ رکھنے والے دیوبندی مولوی سرفراز خان صفدر صاحب اپنے کتاب ''ازالۃ الریب'' کے صفحہ ۴۵۳ پر لکھتے ہیں کہ

> ''باقی حضرات فقہائے کرام میں سے جنہوں نے تکفیر نہیں کی تو ان کی عبارات کا مفاد بھی صرف یہی ہے کہ اگر کوئی شخص بعض علم غیب کا عقیدہ رکھتا ہو تو وہ کافر نہ ہوگا۔''

قارئین کرام! الحمد للہ عقیدۂ اہل سنت و جماعت کی تائید دیوبندی مذہب کے بہت بڑے امام سے ہوگئی ہم اہل سنت و جماعت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو علم غیب مانتے ہیں اسے بعض ہی جانتے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو وہ نسبت بھی نہیں جو سمندر کے ایک قطرے کو سمندر سے ہوتی ہے کیونکہ سمندر بھی محدود ہے اور قطرہ بھی جبکہ اللہ تعالیٰ کا علم لامحدود ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محدود، لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب اللہ تعالیٰ کے علم غیب کے مقابلے میں بعض ہوا۔ جب اللہ کے برابر علم نہ مانا تو شرک بھی نہ ہوا۔ الحمد للہ علی ذالك۔ اب رہی بات اس عقیدہ کی کہ ہمارے علماء کی کتب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کلی علم غیب کے الفاظ بھی ہیں تو ان کی وجہ سے دیوبندی حضرات عوام الناس کو دھوکہ میں نہ ڈالیں کہ ہم اہل سنت و جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب اللہ تعالیٰ کے علم غیب کے برابر مانتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالك. جبکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مخلوق کے اعتبار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم اولین و آخرین عطا فرمائے گئے ہیں (جیسا

کہ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے بھی اپنی کتاب ''تحذیر الناس میں لکھا ہے) اور چونکہ کل مخلوق کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے مقابلے میں ایسا ہی ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ، تو اس اعتبار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کلی ہوا۔ یہ بھی جان لینا چاہیے کہ ہم نے کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کے برابر علمِ کلی کا دعویٰ نہیں کیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے کتب اہل سنت: فتاویٰ رضویہ، جاء الحق، توضیح البیان، مقام ولایت و نبوت وغیرہم) لہٰذا دیوبندی حضرات کو دھوکہ نہیں دینا چاہئے کہ معاذ اللہ جب ہم سنی کلی علم غیب کا اثبات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کرتے ہیں تو اس سے مراد جمیع معلوماتِ الٰہیہ ہوتی ہیں۔ ایسا عقیدہ ہرگز ہرگز اسلام میں قابل قبول نہیں ہے۔ اب دیوبندی مذہب کے پیروکاروں سے میرا سوال یہ ہے کہ اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب عطائی غیر مستقل کا قول کریں تو آپ لوگ ہمیں کافر و مشرک قرار دیتے ہیں جبکہ آپ کے مذہب کے نہایت ہی معتبر ترین عالم سرفراز خان صفدر صاحب بعض علم غیب کے عقیدہ کو حق لکھ رہے ہیں اور یہ یاد رہے کہ دیوبندی حضرات کے نزدیک عقائد قطعی ہی ہوتے ہیں یعنی ان کا ثبوت دلیل قطعی (نص قطعی، خبر متواتر، یا اجماع قطعی) سے ہوتا ہے اور کسی بھی عقیدہ کا منکر کافر ہوتا ہے۔ (حوالہ: تنقید متین، ازالۃ الریب وغیرھما) خلاصۂ کلام یہ کہ دیوبندی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض علم غیب عطا فرمایا گیا ہے اور یہ مسئلہ دلیلِ قطعی سے ثابت ہے اور جب دلیل قطعی کا منکر کافر ہوتا ہے تو بعض علم غیب کا منکر بھی کافر ہوا۔ اس لئے آج کل کے دیوبندی حضرات سے گزارش ہے کہ جب آپ کے مذہب کے علماء بھی علم غیب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مان رہے ہیں تو امت کی خیر خواہی کے لئے کفر و شرک کی مشین چلا کر مسلمانوں پر کفر کشید کرنے سے پرہیز کریں۔ قارئین کرام! میرا یہ مضمون لکھنے کا مقصد صرف اور صرف اس تکفیری مہم (جو دیوبندی حضرات کی طرف سے ہم اہل سنت و جماعت کے خلاف کی جارہی ہے) کے محرکین کو آئینہ دکھانا ہے۔ محض اپنی دکانداری چمکانے کے لئے عقیدہ علم غیب کو جان بوجھ کر پیچیدہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ (جاری ہے۔)

بطور جواب آں غزل

علمائے دیوبند کی بے وقوفیاں

محمد اُویس رضا رضوی قادری

نبی غیب دان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بے ادبوں کے پاس عقل نہیں ہوگی یعنی بے ادب بیوقوف ہونگے۔ اس کے تحت بخاری شریف کی ایک طویل حدیث کا جز ملاحظہ ہو

''عن علی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول سیخرج فی آخر الزمان قوم احداث الاسنان سفہاء الاحلام۔''

یعنی: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم نکلے گی جو کم عمر اور بے عقل ہوگی۔

(بخاری شریف، صفحہ 194، حدیث نمبر 6930، 3611، 5057، دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔ مسلم شریف، صفحہ 432، حدیث نمبر 2462، دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض)

صاحبو! جب عقل جاتی ہے تو حماقت آجاتی ہے۔ آیئے بات بات پر شرک کے فتوؤں کی بوچھاڑ کرنے والے ان انگریزی دیوبندی ملاؤں کی چند بے وقوفیاں بیان کی جاتی ہیں جن کو پڑھ کر آپ نہ صرف حیران ہونگے بلکہ ان مولویوں کی مضحکہ خیز باتوں پر تعجب بھی ہوگا۔ قارئین ہر دو عبارات کے بعد آپ خود نتیجہ اخذ کریں اور سوچیں کہ علمائے دیوبند کی بے وقوفیاں کتنی حدیں پار کرگئی ہیں۔

شادی کے بعد آدمی ڈنگر بن جاتا ہے:

علمائے دیوبند کے پیرومرشد فرماتے ہیں کہ ''جب تک آدمی مجرد (کنوارا) رہتا

ہے انسان ہے اور جب شادی ہوتی ہے تو چار پایہ (یعنی جانور، ڈنگر) ہوگیا۔''

(ازالۃ الغین عن آلۃ العین، صفحہ 37) (معارف امدادیہ، صفحہ 78، مکتبہ رشیدیہ 32اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور)

صاحبو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ علمائے دیوبند کے پیرومرشد کے نزدیک جس کی شادی ہوجائے وہ ڈنگر جانور بن جاتا ہے۔

اب ذرا ملاحظہ ہو کہ کن کن علمائے دیوبند کی شادیاں ہوئیں ہیں۔

علمائے دیوبند کی شادیاں:

1- اشرف علی تھانوی کی شادی ہوئی۔ (ملاحظہ ہو اشرف السوانح)

2- رشید احمد گنگوہی کی شادی ہوئی۔ (ملاحظہ ہو تذکرۃ الرشید)

3- قاسم نانوتوی کی شادی ہوئی۔ (ملاحظہ ہو سوانح قاسمی)

4- خلیل احمد انبیٹھوی کی شادی ہوئی۔ (ملاحظہ ہو تذکرۃ الخلیل)

5- اسماعیل دہلوی کی بھی شادی ہوئی۔ (ملاحظہ ہو مقدمہ تقویۃ الایمان)

اب ہم دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے پیر صاحب کے بقول شادی کے بعد آدمی ڈنگر جانور بن جاتا ہے تو کیا آپ کے مذکورہ مولوی بھی شادی کے بعد جانور بن گئے تھے اور جواب دیتے وقت دیوبندی اس بات کا خیال رکھیں کہ جانوروں میں کتے، بلے، گدھے، سوئر، ریچھ، بندر وغیرہ سب آتے ہیں تو کیا آپ کے مذکورہ بالا مولوی شادی کے بعد............ ہم کہیں گے تو شکایت ہوگی

صاحبو! آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ دیوبندیوں کے مولوی الیاس گھمن، مولوی حماد، مولوی ایوب، مولوی مجاہد، مولوی کاشف، مولوی ساجد خان، مولوی ابوقتادہ، مولوی ابوالحقائق خراسانی، مولوی نجیب اللہ عمر۔ ان میں سے جن جن کی شادی ہوئی ہے وہ بھی مذکورہ جانوروں والے فتوے کی زد میں آئیں گے اور اگر ان سب مولویوں کی شادیاں ہوئیں ہیں تو سب جانور بن گئے اور جانوروں میں آپ کو پتہ ہے

کہ.......... اوراس طرح دیوبندیوں کا اپنا اچھا بھلا چڑیا گھر تیار ہوجائے گا۔

وعظ کرنا بے حیا کا کام ہے:

دیوبندیوں کا شیخ اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ ''وعظ کرنا بے حیا کا کام ہے۔''
(قصص الاکابر، صفحہ 162، ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

اب دیکھئے بے حیا کون کون بنتا ہے۔

تھانوی جی نے ہزاروں وعظ کئے: مولوی ابوالحسن اعظمی مدرس دارالعلوم دیوبند لکھتا ہے کہ ''حضرت تھانوی نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہزاروں وعظ فرمائے۔''
(تھانوی کے پسندیدہ واقعات، صفحہ 15 مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور)

صاحبو! دیکھو بات کہاں تک چلی گئی۔ تھانوی جی کی خود اپنی تصریح کے مطابق مطلب یہ بنتا ہے کہ تھانوی جی نے اپنی زندگی میں ہزاروں بے حیائیاں کیں اور یہ بات یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ مولوی قاسم نانوتوی کہتا ہے کہ ''میں بے حیا ہوں۔''
(قصص الاکابر، صفحہ 162، ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

دوستو! مولوی قاسم نانوتوی نے اپنے آپ کو بے حیا کہا ہے اس بے حیائی سے کیا مراد ہے؟ اس کا مطلب کیا ہے۔ اس کی شرح انہی کے گھریلو مجدد مولوی اسماعیل دہلوی سے کرواتے ہیں کہ بے حیا کون کون ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی کہتا ہے کہ ''ابلیس بے حیا، نوح علیہ السلام کی سرکش قوم بے حیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین بے حیا، اہل سنت کے مخالفین بے حیا، روافض بالخصوص روافض اودھ اپنے اسلاف کی سنت کے مطابق بے حیا اور اس پر تقریر کو ختم فرمایا۔'' (ارواحِ ثلاثہ، صفحہ 61، اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

قارئین! جن لوگوں کے خود ساختہ حجۃ الاسلام صاحب بے حیا ہوں تو پھر اس مذہب کے عام لوگوں کی حیا کا عالم کیا ہوگا اور یہاں اسماعیل دہلوی کی تصریح کے مطابق

نانوتوی ابلیس، نوح علیہ السلام کی سرکش قوم کی طرح، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف، اہل سنت کا مخالف اور رافضی ٹھہرتا ہے اور دیوبندیوں کو اگر اعتراض ہے تو جا کر اسماعیل دہلوی کی بدروح سے پوچھیں کہ بے حیائی کے ایسے معنی اور ایسی شرح کیوں بیان کی؟

جب حیا چلی جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

دوستو! مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی قاسم نانوتوی دونوں نے تسلیم کیا کہ یہ بے حیا ہیں اور اب دیکھنا یہ ہے کہ جب حیا چلی جائے تو بے حیاؤں کو کیا کرنا چاہیے۔ آیئے دیوبندیوں کے مفتی رشید احمد سے پوچھتے ہیں۔ دیوبندیوں کا مفتی رشید احمد لکھتا ہے کہ

''حیا کا جامہ اتر گیا بس اب ننگے ناچتے رہو، دولتیاں مارو ٹکریں لگاؤ، غرض جو چاہو کرتے رہو۔''

(اللہ کے باغی مسلمان، صفحہ 46، ناشر کتاب گھر ناظم آباد نمبر 4، کراچی)

قارئین اس عبارت پر زیادہ قیل وقال کی ضرورت نہیں ہے باقی آپ خود ہی سمجھ جائیں۔

جس کو احمق سمجھا جاتا ہے اس کو عربی پڑھاتے ہیں:

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے کہا ہے کہ ''جو احمق سمجھا جاتا ہے اسے عربی پڑھاتے ہیں۔'' (تھانوی کے پسندیدہ واقعات، صفحہ 147، مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور)

دوستو اب دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

تھانوی جی کو عربی پڑھائی:

دیوبندیوں کا شیخ اشرف علی تھانوی دوسری طرف کہتا ہے کہ ''میں نے خط کا جواب عربی میں لکھا۔'' (ملفوظاتِ حکیم الامت، جلد 4، صفحہ 25، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

صاحبو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ تھانوی جی نے پہلے کہا کہ جس کو احمق سمجھا جاتا ہے اسے گھر والے عربی پڑھاتے ہیں پھر تھانوی جی نے کہا کہ میں نے خط کا جواب عربی میں لکھا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عربی پڑھی تھی تبھی تو خط کا جواب عربی میں لکھ لیا اور تھانوی جی اپنے فتوی کی زد میں آ کر خود ہی احمق بن گئے اور اس شعر کے مصداق ٹھہرے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں — لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ہندوستانی حوریں:

مولوی اشرف علی تھانوی ہندوستانی عورتوں کو دیکھ کر کہتا ہے کہ ”واقعی اس نواح کی عورتیں حوریں ہیں۔“ (ملفوظاتِ حکیم الامت، جلد 3، صفحہ 192، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

دوسری طرف مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی لکھتا ہے کہ ”جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان دیکھنے لگتا ہے۔“ (شرعی پردہ، صفحہ 68، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

معلوم ہوا کہ میرٹھی صاحب کے بقول تھانوی جی انسان نہیں بلکہ کوئی........

خوابوں کی دنیا:

دیوبندیوں کے شیخ ابلیس تھانوی جی کی سنیئے کہتے ہیں کہ ”آدمی خواب میں اکثر وہی باتیں دیکھتا ہے جو اس کے دل میں اکثر مستحضر (حاضر) رہتی ہیں۔“

(ملفوظاتِ حکیم الامت، جلد 3، صفحہ 269، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

قارئین اب دیکھنا یہ ہے کہ دیوبندیوں کے ذہن میں کیا کیا باتیں حاضر رہتی ہیں جو ان کو خواب میں نظر آتی ہیں وہ باتیں خواب کی صورت میں ملاحظہ ہو۔

مولوی رشید احمد گنگوہی اپنا خواب بیان کرتا ہے کہ

”میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی قاسم (نانوتوی) صاحب عروس (یعنی دلہن) کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا سو

جس طرح زن (یعنی عورت) و شوہر میں ایک دوسرے کو (جماع) کا فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے اُن سے اور اُنہیں مجھ سے (ہم بستری) کا فائدہ پہنچا۔“ (تذکرۃ الرشید، جلد 2 صفحہ 289 ادارہ اسلامیات لاہور)

صاحبو! تھانوی جی کے بقول بندے کے خواب میں وہی آتا ہے جو اکثر اُس بندے کے ذہن میں ہو تو دیوبندیو! بتاؤ گنگوہی جی کے دل میں اکثر یہی خیال حاضر رہتا تھا کہ نانوتوی ایک مرتبہ میرے ہتے چڑھے پھر دیکھو.............. اور ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں نانوتوی جی گنگوہی صاحب کے ہتے چڑھ بھی گئے تھے تفصیل تھانوی صاحب کی کتاب ”ارواحِ ثلاثہ“ میں ملاحظہ کریں ”ہم کہیں گے تو شکایت ہوگی۔“

مزید خواب ملاحظہ فرمائیے کہ ”حضرت قاسم نانوتوی کو کسی (دیوبندی) شخص نے خواب میں برہنہ (یعنی بالکل ہی ننگا) دیکھا۔“

(الکلام الحسن، ملفوظ نمبر 766) (معارف امدادیہ، صفحہ 140 مکتبہ رشیدیہ لاہور)

کیا وہ دیوبندی شخص قاسم نانوتوی کو اکثر ننگا تصور کرتا تھا؟؟ جو قاسم نانوتوی جی نے خواب میں آنے کی زحمت فرمائی کیونکہ تھانوی جی کا کہنا ہے کہ خواب میں وہی کچھ نظر آتا ہے جو کچھ بندہ سوچتا ہے۔

مناظرہ کرنے سے دل کالا ہوتا ہے:

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے پیر کا فرمان نقل کرتا ہے کہ پیر صاحب نے علمائے دیوبند سے فرمایا کہ

”اگر تم سے کوئی مناظرہ کرے تو تم کبھی مناظرہ نہ کرو اس سے دل سیاہ ہوتا ہے۔“ (قصص الاکابر، صفحہ 109، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

صاحبو! دیکھو دیوبندیوں کے پیر صاحب کس طرح سختی سے دیوبندیوں کو مناظرہ کرنے سے منع کر رہے ہیں اور دیوبندی ہیں کہ کس طرح اپنے پیر صاحب کے فرمان کی

بغاوت کررہے ہیں اور ساتھ ساتھ دیوبندیوں کے پیر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مناظرہ کرنے سے دل کالا ہو جاتا ہے۔

قارئین! اب دیکھنا یہ ہے کہ دیوبندیوں کے کون کون سے مولوی ہیں جن کے دل مناظرہ کرنے سے کالے ہو چکے ہیں بقول ان کے پیر کے۔ آیئے ذرا دیوبندیوں کے چند مناظرین کے نام ملاحظہ فرمائیں:

(1) مولوی اشرف علی تھانوی (2) مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی (3) مولوی منظور نعمانی (4) مولوی حماد (5) مولوی ایوب (6) مولوی سرفراز گکھڑوی (7) مولوی الیاس گھمن (8) مولوی رشید احمد گنگوہی (9) مولوی خلیل احمد انبیٹھوی (10) مولوی اسماعیل دہلوی وغیرہ وغیرہ۔

(ملاحظہ ہو، مجلہ نور سنت، جلد 1، شمارہ 5 صفحہ 20، ہدیہ بریلویت صفحہ 40، 38، ارواح ثلاثہ وغیرہ)

صاحبو! دیوبند کے پیر صاحب کے بقول اگر مناظرہ کرنے سے دل سیاہ ہوتا ہے تو ان مذکورہ دیوبندی مناظرین کے دل بھی سیاہ ہو گئے۔ بقول ان کے پیر صاحب کے اور دل سیاہ ہونے کا سبب بھی سنیے۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ

"جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بن جاتا ہے جب دوسری بار گناہ کرتا ہے تو دوسرا سیاہ نقطہ بن جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور بھلائی کی بات اس کے دل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔"

(الدر المنثور، جلد 8، صفحہ 446، دار الفکر بیروت از علامہ سیوطی علیہ الرحمہ)

کیا دیوبندی پاخانہ بھی کھاتے ہیں؟

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ مولوی محمد حسن دیوبندی سے کسی یعقوب نامی شخص نے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو تو مولوی محمد حسن نے جواب دیا کہ "گوہ (یعنی

پاخانہ) کھا کے آرہا ہوں۔" (ارواح ثلاثہ، صفحہ 120، اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

صاحبو! مولوی محمد حسن دیوبندی نے پاخانہ کھانے کا اقرار تو کیا اب دیکھنا یہ ہے کہ دیوبندی پاخانہ کس طرح کھاتے ہیں۔ آیئے اشرف علی تھانوی سے ہی پوچھتے ہیں کہ دیوبندی پاخانہ کس طرح کھاتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی نقل کرتا ہے کہ "ایک موحد (دیوبندی) سے کسی نے کہا کہ پاخانہ کھاؤ تو اس نے بشکل خنزیر ہو کر پاخانہ کھا لیا۔" (ملخصاً)

(امداد المشتاق، صفحہ 100 مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دیوبندی نے کہا کہ میں پاخانہ کھا کر آیا ہوں اور کس طرح کھایا ہوگا یہ اشرف علی تھانوی نے واضح کر دیا۔

دیوبندی فتوی عقل کے فتوے سے پاخانہ کھانا جائز ہے:

دیوبندیوں کا شیخ ابلیس مولوی اشرف کہتا ہے کہ

"ایک شخص (پاخانہ) کھایا کرتا تھا اور منع کرنے پر کہا کرتا تھا کہ جب یہ میرے ہی اندر تھا تو پھر اگر میرے ہی اندر چلا جائے تو اس میں کیا حرج ہے تو ان چیزوں کو عقل کے فتوی سے جائز کہا جائے گا۔"

(ملفوظات حکیم الامت، جلد 6، صفحہ 55، ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

ہم اس پر اتنا ہی کہیں گے کہ

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ

بادشاہ بے وقوف ہوتے ہیں۔ دیوبندیوں کا مولوی فخر الحسن گنگوہی کہتا ہے کہ

"بادشاہ بے وقوف ہوتے ہیں۔" (قصص الاکابر، صفحہ 163، ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

دیوبندی مولوی خالد محمود بادشاہ ہے:

دیوبندیوں کا زبان دراز مولوی کاشف لکھتا ہے کہ "علامہ ڈاکٹر خالد محمود عقل کا

بادشاہ۔'' (ہدیہ بریلویت، صفحہ 38، ادارہ تحقیقات اہل سنت بلال پارک بیگم پورہ لاہور)

قارئین! مولوی کاشف دیوبندی سے ہم پوچھتے ہیں کہ بتاؤ جس کو تم بادشاہ کہہ رہے ہو وہی ڈاکٹر خالد محمود مولوی فخر الحسن گنگوہی کے بقول کون ہوا........

ہم کہیں گے تو شکایت ہوگی

زیادہ کھانا جانوروں اور درندوں کی صفت ہے:

مولوی قاسم نانوتوی کہتا ہے کہ ''کھانا صفت ہے بہائم اور جانوروں کی۔''

(ارواح ثلاثہ، صفحہ 185، اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

مولوی نہال احمد دیوبندی کئی آدمیوں کا کھانا کھا گیا:

مولوی اشرف علی تھانوی نے مولوی نہال احمد دیوبندی کو نہایت زکی لکھا پھر آگے تھانوی نے اسی مولوی کے بارے میں لکھا کہ

''کھانے کا وقت آگیا اور اس (یعنی مولوی نہال احمد دیوبندی) کے لئے کھانا لایا گیا کئی بڑی بڑی تھالیں پوڑیوں کی تھیں اور سیروں کی مٹھائی تھی جس کو یہ کئی آدمی کا کھانا سمجھے مگر وہ اس اکیلے کے لئے آیا تھا اور اسی تنہا (دیوبندی مولوی) نے ساری تھالیں صاف کر دیں۔''

(ارواح ثلاثہ صفحہ 184، اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

وہابی کا معنی گستاخِ رسول، گستاخِ اولیاء اور فاسق وفاجر:

دیوبندیوں کے مولوی محمود حسن گنگوہی نے لفظ وہابی کی شرح اس طرح بیان کی کہ

''دنیا بھر کی گالیاں ایک طرف اور وہابی کا لفظ ایک طرف۔ وہابی کہہ دیا اس کے معنی یہ ہوئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرتا ہے، اولیاء اللہ کو نہیں مانتا، قبروں کی

زیارت کو منع کرتا ہے، ساری باتیں اس ایک لفظ (وہابی) کے اندر فاسق کہا جائے، فاجر کہا جائے وہ اتنا سخت نہیں جتنا وہابی کا لفظ سخت ہے۔'' (مسلک علمائے دیوبند اور حب رسول، صفحہ [illegible]، مکتبہ الحرمین اردو بازار لاہور)

دوستو! لفظ وہابی کے معنی تو آپ نے اکابرین دیوبند سے ملاحظہ کر لئے ''اب دیکھئے ہوتا ہے کیا؟''

تھانوی کے وہابی ہونے کا اقرار:

شیخ ابلیس اشرف علی تھانوی کہتا ہے کہ ''میں وہابی ہوں'' (ملخصاً)

(اشرف السوانح، جلد 1، صفحہ 48، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

مولوی منظور احمد سنبھلی کے وہابی ہونے کا اقرار:

دیوبندیوں کا شکست خوردہ مناظر مولوی منظور احمد سنبھلی کہتا ہے کہ ''ہم خود اپنے بارے میں یہ صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔''

(تذکرہ مولانا محمد یوسف صاحب، صفحہ 22، مکتبۃ الخلیل اردو بازار لاہور)

مولوی زکریا سہارنپوری کے وہابی ہونے کا اقرار: تبلیغی جماعت کا بانی مولوی الیاس دہلوی کا بھتیجا مولوی زکریا سہارنپوری کہتا ہے کہ ''مولوی (منظور) صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔'' (تذکرہ مولانا محمد یوسف صاحب، صفحہ 24، مکتبۃ الخلیل اردو بازار لاہور)

صاحبو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مولوی محمود حسن گنگوہی نے وہابی کا معنی یہ بتایا کہ گستاخ رسول، اللہ کے ولیوں کا منکر، زیارتِ قبور سے منع کرنے والا، فاسق وفاجر۔ اب اگر تھانوی جی کے قول کو دیکھا جائے کہ انہوں نے خود تسلیم کر لیا کہ میں وہابی ہوں اور مولوی منظور نعمانی نے بھی اقرار کیا کہ میں وہابی ہوں اور مولوی زکریا ان سے بھی دو قدم آگے نکلے اور کہا میں تم سے بھی بڑا وہابی ہوں تو محمود حسن گنگوہی کی تصریح کے مطابق اشرف علی تھانوی، منظور سنبھلی، زکریا سہارنپوری، گستاخ رسول، ولیوں کے منکر، قبروں کی زیارات

سے منع کرنے والے فاسق و فاجر ٹھہرتے ہیں۔

اور اس کے بعد عرض یہ ہے کہ دیوبندیوں کو ہم سے خفا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اور اگر غصہ آئے تو محمود الحسن کی بدروح سے پوچھئے کہ لفظ وہابی کے یہ معنی کیوں بیان کئے ہیں۔

تنخواہ دے کر گستاخِ رسول بنانے کی خواہش:

قارئین مولوی اشرف علی تھانوی نے جہاں خود اپنے وہابی ہونے کا اعتراف کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کی ایک اور خواہش بھی تھی کہتا ہے کہ ''اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر دیکھو خود ہی سب وہابی بن جاویں۔''

(ملفوظاتِ حکیم الامت، جلد 2، صفحہ 249، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ چوک فوارہ، ملتان)

صاحبو! اس عبارت کا محمود حسن گنگوہی کی تصریح کے مطابق معنی یہ بنے گا کہ گویا کہ تھانوی کہہ رہا ہے اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر دیکھو خود سب ہی گستاخِ رسول، گستاخِ اولیاء اور فاسق و فاجر بن جائیں۔

قارئین یہ چیزیں لکھنے کا کوئی خاص عزم تو نہ تھا لیکن جب دیوبندی زبان دراز مولویوں کی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شاتم بازی دیکھی کہ ''انوارِ شریعت'' کتاب کے حوالے سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زبان درازی کرتے ہیں تب ذہن بنا کہ کیوں نہ دیوبندی حضرات کو ذرا اسی طرز پر ان کے اکابرین کی عادات کے چند نمونے دکھا دیئے جائیں تاکہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں زبان کھولنے سے پہلے گھر کی خبر لیں کہ اپنوں نے کیا کیا لکھا ہے اور یہ چند حوالہ جات ابھی بطورِ نمونہ پیش کئے ہیں ورنہ بہت سے ایسے حوالہ جات فقیر کے پاس موجود ہیں۔

یہ قصہ مختصر ناتمام ہے جو کچھ بیان ہوا آغازِ باب ہے

محمد اُویس رضا رضوی قادری

(گوجرانوالہ)

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کے فتویٰ سے 13 دیوبندی مولوی کافر!!

محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل)

آلِ دیوبند کے ''شیخ الحدیث اور محدث اعظم پاکستان'' سرفراز خان صفدر گکھڑوی صاحب اہلسنت و جماعت (بریلوی) پر تنقید کرتے ہوئے یوں لکھتا ہے:

''جب نصوصِ قطعیہ سے آپکی بشریت ثابت ہے تو بشریت کا تمام لوازمات جن میں سے ایک سایہ بھی ہے ثابت ہے۔''

(تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین ص 99 طبع پنجم اشاعت 1992ء مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ)

سرفراز گکھڑوی صاحب کہنا یہ چاہتے ہیں کہ سایہ بشریت کے لوازمات میں سے ہے۔ سایہ کا انکار بشریت کے انکار کے مترادف ہے۔ وضاحت گکھڑوی کی زبانی ملاحظہ ہو:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا، اور جب سایہ نہ تھا تو (معاذ اللہ) آپ بشر بھی نہ تھے۔''

(تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین ص 99 طبع پنجم اشاعت 1992ء مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر، گوجرانوالا)

گکھڑوی صاحب کی ان عبارات سے ثابت یہ ہوا کہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا وہ آپکی بشریت کا منکر ہے: اور اسی کتاب میں ہی بشریت کے منکر کے متعلق یوں لکھا ہے:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر ہونے کا اقرار و عقیدہ ضروریات دین

میں سے ہے اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے بشر ہونے کا انکار کرے تو کیا محض لاعلمی کا اظہار بھی کرے تب بھی وہ کافر ہے۔"

(تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین ص 99 طبع پنجم اشاعت 1992ء مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ)

قارئین کرام! اب صرف چند دیوبندی مولویوں کی عبارات پیش خدمت ہیں جن میں انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے لیے عدم سایہ (یعنی سایہ نہ ہونے) کا عقیدہ بیان کیا ہے:

1) آلِ دیوبند کے "حکیم الامت مجدد الملت" مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا ہے:

"ہمارے حضور ﷺ سر تا پا نور ہی نور تھے، حضور ﷺ میں ظلمت نام کی کوئی چیز بھی نہ تھی اس لیے آپ کا سایہ نہ تھا۔"

(شکر النعمہ بذکر رحمۃ الرحمہ ص 18 مطبوعہ اشرف المطابع، تھانہ بھون)

2) دیوبندیت کے "قطب الارشاد" رشید احمد گنگوہی جس کے متعلق دیوبندی حضرات کے "مفتی اعظم پاکستان" مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں:

"میرے استاذ محترم شیخ المشائخ العصر حضرت العلامہ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری سابق صدر مدرس دارالعلوم دیوبند فرمایا کرتے تھے کہ اب سے ایک صدی پہلے تک اس شان کا فقیہ النفس علماء کی جماعت میں نظر نہیں آتا۔ حضرت شاہ صاحب کی زبان سے فقیہ النفس کا لفظ متاخرین میں سے یا تو صاحب بحرالرائق کی نسبت سنا ہے اور یا حضرت گنگوہیؒ کی نسبت یہاں تک کہ علامہ ابن عابدین شامی کے تبحر علمی کا اعتراف کرنے کے باوجود اُن کو فقیہ النفس نہ فرماتے تھے۔"

(حضرت گنگوہی کی شانِ تفقہ اور فتاوٰی رشیدیہ متصل تالیفات رشیدیہ ص 15

بار دوم 1992ء مطبوعہ ادارہ اسلامیات، 190 انارکلی، لاہور) نے لکھا ہے:

"تواتر سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ بجز نور کے تمام جسم سایہ رکھتے ہیں"

(امداد السلوک مترجم ص 203 اکیسویں فصل سیر نفس کے بیان میں مطبوعہ دار التحقیق والاشاعت اردو بازار، لاہور اشاعت 2007ء)

1) آلِ دیوبند کے "مولانا" محمد عابد میاں صاحب نے لکھا ہے:

"آنحضرت ﷺ کا جسم مبارک نورانی تھا۔ جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمد و رفت فرماتے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔"

(رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ص 53 مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل آرام باغ، کراچی)

نوٹ: کتاب رحمۃ اللعالمین ﷺ درج ذیل دیوبندی علماء کی مصدقہ ہے۔

☆ مولوی محمد عبدالعلی صاحب صدر مدرس مدرسہ مولانا عبدالرب صاحب مرحوم (دہلی)
☆ مولوی کفایت اللہ رئیس جمعیۃ علماء ھند دہلی
☆ مولوی انور شاہ کشمیری صدر الاساتذہ دارالعلوم دیوبند
☆ مولوی محمد اصغر حسین صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند
☆ مولوی شبیر احمد عثمانی مؤلف تفسیر عثمانی
☆ مولوی محمد حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی معین الاہتمام دارالعلوم دیوبند
☆ مولوی احمد سعید دہلوی ناظم جمعیۃ علماء ھند
☆ مولوی محمد اعزاز علی مدرس دارالعلوم دیوبند
☆ مولوی محمد عبدالشکور صاحب۔ مدیر النجم
☆ مفتی علی محمد سورتی سابق مفتی مسجد جامع رنگون
☆ مولوی فتح محمد صدر مدرس مدرسہ انجمن اسلام

☆ مولوی محمد عبدالمنعم صاحب

☆ مولوی عبدالقادر صاحب چور گھے

4) خلیفہ تھانوی حافظ عنایت علی شاہ نے لکھا ہے:

جسم پاک انکا سراپا نور تھا
اس لیے سائے سے بالکل دور تھا
ان کا کب سایہ زمین پر ہو عیاں
جن کے سایہ سے بنے ہوں دو جہاں
سایہ حق تھے وہ بروئے زمین
سایہ کے بھی سایہ ہوتا ہے کہیں

(باغ جنت یعنی خدائی باغ حصہ دوم اشرف الانبیاء ص 284 ایڈیشن چہارم مطبوعہ الفیصل ناشران وتاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور، ایضاً ص 359 مطبوعہ مئی 2009ء)

پروفیسر احمد سعید دیوبندی نے عنایت علی شاہ پر تھانوی کی شفقت کو یوں بیان کیا ہے:

''ایک دفعہ یہ غلام (عنایت علی شاہ) برما گیا تو خواب میں حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں تم کو نہیں چھوڑوں گا چاہے کتنی دور چلے جاؤ۔ اللہ اکبر کیا ٹھکانہ ہے حضرت والا کے الطاف و کرم کا کہ یہ غلام عمر کے لحاظ سے بھی بچہ اور بے علم جاہل و مفلس تھا مگر کیسی کیسی اچھی تدبیروں سے مہربانیوں سے خدا تعالیٰ کی طرف لگایا اور دنیا اور شیطان کے فریبوں سے بچایا۔ حضرت والا کے فیوض و برکات، شفقت و رحمت، لطف و کرم کی جو بارش غلام پر ہوتی رہی وہ اب معلوم ہوتی ہے۔''

(بزمِ اشرف کے چراغ ص 355 اشاعت 2005ء مطبوعہ المیز ان ناشران وتاجران کتب الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور)

5) مولوی عزیز الرحمٰن مجذوب خلیفہ اشرف علی تھانوی مؤلف ''اشرف السوانح'' نے لکھا:

پردہ کیا ہے دور تو کیا دور ہو گیا
وہ آپ اپنے نور میں مستور ہوگیا
سارا بدن حضور کا جب نور ہو گیا
پھر دور کیا ہے سایہ اگر دور ہوگیا

(کشکول مجذوب ص 92 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

6) آلِ دیوبند کے ''مفتی اعظم'' سے سوال ہوا'' وہ حدیث کون سی ہے جس میں یہ ہے کہ رسولِ مقبول ﷺ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا تھا'' اس کا جواب یوں دیا ہے:

''امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں آنحضرت ﷺ کا سایہ زمین پر واقع نہ ہونے کے بارے میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔

اخرج الحکیم الترمذی عن ذکوان ان رسول اللهصلی الله علیه وسلم لم یکن یری له' ظل فی الشمس ولاقمر الخ۔

اور ''تواریخ حبیب الٰہ'' میں مولانا مفتی عنایت اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ آپ کا بدن نور تھا اسی وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا۔ مولوی جامیؒ نے آپکے سایہ نہ ہونے کا خوب نکتہ لکھا ہے اسی قطعہ میں

پیغمبر ما نداشت سایہ
تاشک بدل یقیں نیفتد
یعنی ہرکس کہ پیرو اوست

پیدا است کہ یا نہ زمین نیفتد

(فتاویٰ دارالعلوم دیو بند یعنی عزیز الفتاویٰ جلد اول ص 142 کتاب ما یتعلق بالحدیث ناشر دارالاشاعت اردو بازار۔ ایم۔ اے جناح روڈ، کراچی)

7) آلِ دیو بند کے ''مدرس و فاضل مدرسہ اشرف العلوم (انڈیا)'' مولوی غفران رشیدی کیرانوی نے لکھا ہے:

آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا

عنوان: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات''

(مکمل اسلامی ذخیرہ معلومات حصہ دوم ص 113 مطبوعہ مکتبہ اخوت سنٹر (مچھلی منڈی) اردو بازار، لاہور)

نوٹ: اس کتاب پر دیو بندیوں کے ''عارف باللہ حضرت اقدس الحاج اور مفتی مولوی مظفر حسین ناظم ومتولی مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور (انڈیا) کی تقریظ بھی موجود ہے۔ جس میں مولوی مظفر نے مولوی غفران رشید کیرانوی کے متعلق یوں لکھا:

''جناب مولانا محمد غفران صاحب رشیدی مدرس اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارن پور جو ایک فاضل اور جید الاستعداد شخص ہیں۔''

اور کتاب کے متعلق یوں لکھا:

''انہوں نے کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے۔ اس لیے کتاب بلاشبہ معتبریت اور افادیت کی حامل ہے۔''

(مکمل اسلامی ذخیرہ معلومات حصہ دوم ص 86 مطبوعہ مکتبہ اخوت اخوت سنٹر (مچھلی منڈی) اردو بازار، لاہور)

8) دیو بندی ''فضیلۃ الشیخ اور مفتی'' محمد ارشاد القاسمی صاحب لکھتے ہیں:

''روایت کی تحقیق بعض اہل علم نے سایہ کے نہ ہونے کی روایت کو ضعیف کہہ کر رد کر دیا ہے۔ سو اگر یہ اعتقادی حیثیت سے ہے تو قبول کیا جاسکتا ہے۔ مگر جہاں تک روایت کا پہلو سیرت اور مناقب

کے اعتبار سے ہو تو اسے قبول کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ باب الفضائل و المناقب و السیر میں ضعیف حدیث معتبر ہے اور اسے ذکر کر کے مناقب میں بیان کیا جاسکتا ہے..... لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر سایہ نہ ہونے کی حدیث ضعیف ہو تب بھی آپ ﷺ کی سیرت میں ذکر کیا جاسکتا ہے۔''

(آئینہ جمال و کمال محمد ﷺ ص 83 تاریخ اشاعت جولائی 2008ء ناشر دار المطالعہ بالمقابل جامع مسجد اللہ والی حاصل پور شہر ضلع بہاولپور، پاکستان)

یہ کتاب دیو بندیوں کے ''استاذ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی و مفتی نظام الدین شامزئی کی پسند فرمودہ بھی ہے۔ اور مولوی نظام الدین شامزئی نے اس کتاب کے متعلق یوں لکھا ہے:

''بندہ کی رائے ہے کہ ہر گھر میں اس کی تعلیم ہونی چاہیے وقت متعین کر کے ایک فرد پڑھے اور باقی سب سنیں۔ اس کی برکت سے انشاء اللہ الرحمٰن گھروں میں حضور اکرم ﷺ کی حسن معاشرت زندہ ہوگی اور رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا۔''

(آئینہ جمال وکمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص 5 تاریخ اشاعت جولائی 2008ء ناشر دار المطالعہ بالمقابل جامع مسجد اللہ والی حاصل پور شہر ضلع بہاولپور، پاکستان)

9) آلِ دیو بند کے ''مولانا'' ابو محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی نے لکھا ہے کہ

''میں نے اپنے صاحبؒ سے معلوم کیا کہ حضور اقدس ﷺ کا سایہ تھا یا نہیں تو فرمایا کہ میں نے حضرت گنگوہیؒ سے معلوم کیا تھا تو فرمایا تھا کہ بگڑ نہ جانا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔''

(علمائے دیو بند کے مناظرانہ لطائف ص 207 تا ص 208 اشاعت مئی 2012ء ناشر عمر پبلی کیشنز۔ A-1۔ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38۔ اردو بازار، لاہور)

(10) آلِ دیو بند کے ''متکلم الاسلام'' مولوی الیاس گھمن کے پیر بھائی اور دیو بندیوں کے ''مولانا'' ارسلان بن اختر میمن نے لکھا ہے:

''آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔''

(درود شریف کی برکات ص 31 باب نمبر 1 شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اشاعت اول 2006ء مطبوعہ مکتبہ ارسلان قرآن محل مارکیٹ، دوکان نمبر 13 اردو بازار، کراچی)

یہی دیو بندی ''مولانا'' ارسلان اپنی دوسری کتاب میں ''سلام اس پر جس کا نہ تھا سایہ'' عنوان کے تحت لکھتا ہے:

''حضور ﷺ کے قامت زیبا کا سایہ نہ تھا...... کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بشری جسم اقدس کو ایسا لطیف اور پاکیزہ و برگزیدہ بنایا تھا کہ جس میں کسی قسم کی عنصری اور مادی کثافت نہ تھی۔ بلاشبہ آپ کا جسم اقدس تمام مادی کثافتوں سے پاک تھا۔ امام نسفیؒ فرماتے ہیں:

قَالَ عُثْمَانَ رضی الله عنه اِنَّ اللهَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّكَ عَلَى الْاَرْضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهٗ عَلٰى ذَالِكَ الظِّلِّ

ترجمہ: عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔ (تفسیر مدارک ص 321)''

(شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات ص 193 اشاعت اول مئی 2007ء مکتبہ ارسلان، اردو بازار، کراچی)

(11) مستند نعتیہ کلام کے نام سے دیو بندی قاری محمد اسحق ملتانی (مدیر ماہنامہ ''محاسن اسلام'' ملتان) نے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس میں ص 419 ''محبوب کبریا'' عنوان کے تحت چند اشعار نقل کئے ہیں ان میں سے ایک شعر یوں ہے:

سارا بدن حضور ﷺ کا جب نور ہو گیا
پھر دور کیا تھا، سایہ اگر دور ہو گیا

(مستند نعتیہ کلام ص 419 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ، ملتان)

نوٹ: اس کتاب پر ''نعت رسول ﷺ اور اس کے آداب'' عنوان کے ساتھ آلِ دیو بند کے ''شیخ اسلام و مفتی'' تقی عثمانی کا مقدمہ بھی موجود ہے جو انیس (19) صفحات پر مشتمل ہے۔

(12) قاری اکرام اللہ عارفی دیو بندی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے

ان کا سایہ زمین پر نہ پایا گیا
نور سے نور دیکھو جُدا ہو گیا

(ذوقِ عارفی صفحہ 75 مطبوعہ مکتبہ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

(13) محمد اسحاق ملتانی دیو بندی نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کی خصوصیات کے ضمن میں 17 نمبر خصوصیت میں نقل کیا ہے کہ

''آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں گرتا تھا۔''

(فیضان روضۃ النبی ﷺ صفحہ 507 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

یہ کتاب مولوی ناصر الدین خاکوانی دیو بندی، مولوی فضل الرحیم اشرفی دیو بندی اور اشرف تھانوی کی خانقاہ کے موجودہ ناظم مولوی نجم الحسن تھانوی دیو بندی کی مصدقہ ہے

دیو بندیو!!

سرفراز خان صفدر گکھڑوی کے فتویٰ کی رو سے مذکورہ تیرہ (13) دیو بندی مولویوں کو کافر لکھو گے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کی کوئی خاص وجہ ضرور بیان کرو اور یہ بھی یاد رہے کہ جواب دیو بندی مذہب سے متعارض و متصادم نہ ہو۔

کالعدم دیوبندی تنظیم "لشکرِ جھنگوی" حضرت مولانا خرم رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کی قاتل نکلی، قاتل گرفتار

میثم عباس قادری رضوی

(دیوبندی گتھم گتھا بجواب دست وگریبان)

باطل شکن مجلّہ "کلمہ حق" کے مضمون نگار اور مشہور خطیبِ اہل سنت وجماعت مولانا خرم رضا قادری عطاری علیہ رحمہ کے دلائل وبراہین سے عاجز آ کر دیوبندی کالعدم دہشت گرد تنظیم "لشکر جھنگوی" کے ٹارگٹ کلرز نے آپ علیہ رحمہ کو پچھلے سال مورخہ 3 مئی 2013ء کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر واپس آتے ہوئے بادشاہی مسجد کے عقب میں فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا جس پر اس وقت کے نگران وزیر اعلیٰ نے بھی نوٹس لیا تھا اور مجرموں کی گرفتاری کا حکم دیا تھا، مورخہ 19 اپریل 2014ء "روزنامہ جنگ، لاہور" کے صفحہ 20، اور "روزنامہ ایکسپریس" اور "روزنامہ خبریں" کے پہلے صفحوں پر یہ خبر شائع ہوئی کہ ccpo لاہور (کیپیٹل سٹی پولیس آفیسر) نے پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ اور اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں ملوث کالعدم لشکرِ جھنگوی کے 6 دہشت گرد گرفتار ہو گئے ہیں، دہشت گردوں نے اہل سنت عالمِ دین علامہ خرم رضا قادری کے قتل کے علاوہ فرقہ شیعہ کے کئی افراد کو قتل کیا۔ "روزنامہ جنگ، لاہور" اور "روزنامہ

خبریں، لاہور" کی خبر کے مطابق ان دہشت گردوں نے ملک اسحاق دیوبندی کے کہنے پر تنظیمی اختلافات کی بنا پر اپنے دیوبندی فرقہ کے مولوی شمس الرحمان معاویہ دیوبندی کو قتل کرنے کا اعتراف بھی کیا ہے۔ کالعدم دیوبندی تنظیم "لشکر جھنگوی" کے گرفتار ہونے والے ان دہشت گردوں کے چہروں پر نقاب ڈال کر ان کو میڈیا کے سامنے پیش کیا گیا تصویر "روزنامہ دنیا نیوز" میں شائع ہوئی ہے۔

مولوی ابوایوب دیوبندی کے لیے لمحہ فکریہ:

جیسا کہ اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ ملک اسحاق دیوبندی کے کہنے پر دیوبندی دہشت گردوں نے اپنے ہی فرقہ کے مولوی شمس الرحمان معاویہ دیوبندی کو قتل کیا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تنظیمی اختلافات کی بنا پر مولوی شمس الرحمان معاویہ دیوبندی کو قتل کرنا دیوبندی دھرم کے مطابق کس طرح جائز ہے؟ اگر جناب کہیں کہ یہ ناجائز فعل ہے تو جناب کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ آپس میں تنظیمی اختلافات کے باعث دیوبندی دہشتگردوں کا اپنے دیوبندی مولوی کو قتل کرنا دیوبندیوں کے آپس میں "دست وگریبان وگتھم گتھا" ہونے کی بدترین مثال ہے۔ اس لیے اہل سنت کے خلاف "دست وگریبان" نامی کتاب کی جلد دوم شائع کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر بھی لیں کہ کہیں ان اختلافات کے باعث دیوبندیت کا اپنا گھر گھروندا نہ بن جائے۔

ہمارا حکومت سے پُرزور مطالبہ ہے کہ ایسے سفاک درندوں کو ان کے انجام تک پہنچایا جائے تاکہ یہ درندے دوبارہ کسی سنی کو قتل نہ کر سکیں۔ "روزنامہ ایکسپریس، لاہور"، "روزنامہ نوائے وقت، لاہور"، "روزنامہ دنیا نیوز، لاہور"، "روزنامہ خبریں، لاہور" اور "روزنامہ جنگ، لاہور" کی 19 اپریل 2014ء کی اشاعتوں میں شائع ہونے والی اس خبر کے عکس اگلے صفحات پر ملاحظہ کریں۔

جلد 35 — ہفتہ 18 جمادی الثانی 1435ھ — 19 اپریل 2014ء — 7 بیساکھ 2071ب — نمبر 185

لاہور: شیعہ سنی مذہبی شخصیات کو قتل کرنیوالے 6 ٹارگٹ کلر گرفتار

تعلق لشکر جھنگوی سے [illegible]

لاہور (کرائم رپورٹر) سی آئی اے پولیس نے فرقہ وارانہ دہشت گردی اور شیعہ سنی مذہبی شخصیات کے قتل کی وارداتوں ملوث کالعدم تنظیم لشکر جھنگوی کے 6 دہشت گرد

صفحہ 15 بقیہ نمبر 8

بقیہ — ٹارگٹ کلر گرفتار — 8

یہ بات سی سی پی او لاہور چوہدری شفیق احمد نے پولیس لائنز میں پریس کانفرنس کے دوران بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ڈی آئی جی انویسٹی گیشن ذوالفقار حمید کی سربراہی میں ایس پی سی آئی اے محمد عمر ورک اور دیگر اہلکاروں پر مشتمل پولیس ٹیم نے فرقہ وارانہ دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ اور اغوا برائے تاوان کی 20 سے زائد وارداتوں میں ملوث لشکر جھنگوی کے 6 دہشت گردوں اور ٹارگٹ کلرز عبدالرؤف گجر، محمد صابر عرف اکرام خان، شیخ فرحان رفیق، شفاقت فاروقی عرف معاویہ، محمد ہاشم اور سلیمان پٹھان کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزموں نے 6 دسمبر 2013 کو تنظیمی اختلافات کی وجہ سے کالعدم لشکر جھنگوی کے ملک اسحاق کے کہنے پر اہلسنت والجماعت پنجاب کے صدر مولانا شمس الرحمن معاویہ کو قتل کیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس روز انہوں نے مولانا کو قتل کیا اس روز انہی کی امامت میں نماز جمعہ بھی ادا کی تھی۔ انہی ملزموں نے 3 مئی 2013 کو شاہی قلعہ کے قریب فائرنگ کر کے سنی تحریک کے خرم رضا قادری کو بھی قتل کر دیا تھا۔ ملزموں نے ایڈووکیٹ شاکر رضوی کو 19 اکتوبر 2012 کو دفتر سے باہر نکلتے ہوئے اور ایڈووکیٹ ارشد علی شاہ کو 28 اگست 2013 کو کچہری سے واپس آتے ہوئے 2 موریہ پل کے قریب قتل کر دیا تھا۔ ملزموں کا خیال تھا کہ یہ اہل تشیع کے مقدمات کی پیروی کرتے ہیں۔ سی سی پی او نے بتایا کہ ملزموں نے ڈاکٹر سید علی حیدر اور ان کے صاحبزادے مرتضیٰ حیدر کو عبدالرؤف گجر نے ہارون بھٹی سے مل کر 18 فروری 2013 کو ایف سی کالج کے مین گیٹ کے سامنے قتل کر دیا تھا۔ ملزموں نے 11 جولائی 2013 کو ڈاکٹر محمد عظیم جعفر کو ایک موریہ پل کے قریب کلینک سے نکلتے ہوئے اور 19 مئی 2012 کو تھانہ شمالی چھاؤنی کے علاقے میں اہل تشیع کے ڈاکٹر شبیہ الحسن کو قتل کیا تھا۔ علامہ ناصر عباس ملتانی کو 15 دسمبر 2013 کو گارڈن ٹاؤن میں مجلس کے بعد گھات لگائے ہوئے عبدالرؤف اور اس کے ساتھیوں نے قتل کیا تھا۔ عبدالرؤف گجر اور اس کے ساتھیوں نے بینک منیجر سید وقار حیدر کو 11 فروری 2013 کو گارڈن ٹاؤن میں اور 27 اگست 2013 کو سید مبشر حسین نقوی کو 2 موریہ پل کے قریب قتل کیا۔ انہی ملزموں نے اہل تشیع رہنما غلام رضا جعفری کو 22 اکتوبر 2013 کو شادباغ کے علاقے میں اور 15 جنوری 2014 کو سید علی حسین قزلباش کو فردوس مارکیٹ کے قریب قتل کیا۔ ملزموں کو یہ شک تھا کہ سید علی حسین قزلباش سپاہ محمد کو سپورٹ کرتا ہے۔ انہی ملزموں نے نیوز اینکر رضا رومی کو 28 مارچ 2014 کو ٹارگٹ کیا لیکن وہ بچ گئے۔ عبدالرؤف گجر نے اہل تشیع کے مسعود عابد نقوی ایڈووکیٹ، ڈاکٹر صغیر احمد بلوچ، پروفیسر سید ناصر عباس اور مشہور ڈرامہ نگار اصغر ندیم سید کو ٹارگٹ کر کے زخمی کیا۔ انہی ملزمان نے نجی کمپنی کے مالک صہیب احمد کو اغوا کر کے 2 کروڑ روپے تاوان وصول کیا تھا۔

اہم شخصیات پر حملوں میں ملوث کالعدم لشکر جھنگوی کے ماسٹر مائنڈ سمیت 6 دہشتگرد گرفتار

ملزمان نے شمس الرحمن معاویہ، سنی تحریک کے خرم رضا قادری، ایڈووکیٹ شاکر رضوی، ڈاکٹر علی حیدر اور بیٹے مرتضیٰ حیدر اور علامہ ناصر عباس کو قتل کیا

نجم سیٹھی کو قتل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے، ملزموں نے ملک اسحاق کے کہنے پر شمس الرحمن معاویہ کو قتل کیا: سی سی پی او کی پریس کانفرنس

لاہور: گرفتار ہونے والے دہشتگرد پولیس حراست میں کھڑے ہیں۔

لاہور (نامہ نگار) سی آئی اے پولیس نے فرقہ وارانہ دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ کی وارداتوں ملوث کالعدم تنظیم لشکر جھنگوی کے 6 دہشت گردوں اور ٹارگٹ کلرز کو

باقی صفحہ 13 بقیہ نمبر 20

بقیہ نمبر 20 — دہشت گرد گرفتار

گرفتار کر کے ان سے مختلف وارداتوں میں استعمال ہونے والا اسلحہ بھی برآمد کر لیا ہے۔ گرفتار ملزمان مذہبی رہنماؤں، ڈاکٹرز، ایڈووکیٹ، پروفیسرز اور ٹی وی اینکر پرسن سمیت نامور شخصیات کو ٹارگٹ کلنگ اور فرقہ وارانہ دہشت گردی کی وارداتوں میں قتل اور زخمی کرنے کی وارداتوں میں ملوث ہیں۔ ان خیالات کا اظہار سی سی پی او لاہور چوہدری شفیق احمد نے گزشتہ روز پولیس لائنز میں ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ لاہور میں ہونے والے فرقہ وارانہ دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات پولیس کیلئے چیلنج کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان وارداتوں میں ملوث ملزموں کی گرفتاری کیلئے ڈی آئی جی انویسٹی گیشن ذوالفقار حمید کی سربراہی میں ایس پی سی آئی اے محمد عمر ورک اور دیگر اہلکاروں پر مشتمل پولیس ٹیم نے پیشہ وارانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف معلومات کی روشنی میں فرقہ وارانہ دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ اور اغوا برائے تاوان کی 20 سے زائد وارداتوں میں ملوث لشکر جھنگوی کے 6 دہشت گردوں اور ٹارگٹ کلرز عبدالرؤف گجر، محمد صابر عرف اکرام خان، شیخ فرحان رفیق، شفاقت فاروقی عرف معاویہ، محمد ہاشم اور سلیمان پٹھان کو گرفتار کر لیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان ملزموں نے 6 دسمبر 2013 تنظیمی اختلافات کی وجہ سے کالعدم لشکر جھنگوی کے ملک اسحاق کے کہنے پر اہلسنت والجماعت پنجاب کے صدر مولانا شمس الرحمن معاویہ کو قتل کیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس روز انہوں نے مولانا کو قتل کیا اس روز انہی کی امامت میں نماز جمعہ بھی ادا کی تھی۔ انہی ملزموں نے 3 مئی 2013 کو شاہی قلعہ کے قریب فائرنگ کر کے سنی تحریک کے خرم رضا قادری کو بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔ ملزموں نے ایڈووکیٹ شاکر رضوی کو 19 اکتوبر 2012 کو دفتر سے باہر نکلتے ہوئے اور ایڈووکیٹ ارشد علی شاہ کو 28 اگست 2013 کو کچہری سے واپس آتے ہوئے 2 موریہ پل کے قریب فائرنگ کر کے قتل کر دیا تھا۔ ملزموں کا خیال تھا کہ یہ اہل تشیع کے مقدمات کی پیروی کرتے ہیں۔ سی سی پی او نے بتایا کہ ملزموں نے ڈاکٹر سید علی حیدر اور ان کے صاحبزادے مرتضیٰ حیدر کو اس وجہ پر قتل کیا تھا کہ قریباً [illegible] روز قبل عبدالرؤف گجر اپنے والد کی آنکھیں چیک کروانے ڈاکٹر علی حیدر کے پاس گیا تو ڈاکٹر کے کسی ملازم [illegible] اور وہاں اس نے والد کو چیک کروانے کے لئے [illegible] جس پر اس نے ہارون بھٹی سے مل کر 18 فروری 2013 کو جب ڈاکٹر علی حیدر اپنے بیٹے کو سکول چھوڑنے جا رہے تھے تو انہیں ایف سی کالج کے مین گیٹ کے سامنے فائرنگ کر کے قتل کر دیا تھا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ملزموں نے 11 جولائی 2013 کو ڈاکٹر محمد عظیم جعفر کو کلینک سے نکلتے ہوئے رات 9 بجے ایک

جلد 23 — ہفتہ 18 جمادی الثانی 1435ھ — 19 اپریل 2014ء — 6 بیساکھ 2071ب — صفحات 14 — قیمت 12 روپے — شمارہ 269

موریہ پل کے قریب اندھا دھند فائرنگ کر کے بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔ 19 مئی 2012 کو تھانہ شمالی چھاؤنی کے علاقے میں اہل تشیع کے مشہور رہنما ڈاکٹر شبیہ الحسن کو فائرنگ کر کے انتہائی سفاکی سے قتل کیا تھا۔ علامہ ناصر عباس کے قتل کے حوالے سے سی سی پی او نے کہا کہ عبدالرؤف گجر اور ان کے ساتھی بہت عرصے سے علامہ ناصر عباس ملتانی کو ٹارگٹ کرنے کی کوشش کر رہے تھے جس میں وہ کامیاب نہیں ہو رہے تھے۔ 15 دسمبر 2013 کو علامہ [illegible] مجلس پڑھنے کے بعد جب گارڈن ٹاؤن کے علاقے میں [illegible] عبدالرؤف اور اس کے ساتھیوں نے [illegible] فائرنگ کر کے علامہ کو بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔ عبدالرؤف گجر اور اس کے ساتھیوں نے [illegible] بینک [illegible] سید وقار حیدر کو 11 فروری 2013 کو گارڈن ٹاؤن کے علاقے میں ہی بینک سے گھر جاتے ہوئے فائرنگ کر کے قتل کر دیا تھا۔ عبدالرؤف گجر اور اس کے ساتھیوں نے 27 اگست 2013 کو سید مبشر حسین نقوی کو 2 موریہ پل کے قریب [illegible] قتل کر دیا [illegible]

[illegible] کے ساتھیوں نے اہل تشیع رہنما غلام رضا [illegible] 2013 کو شادباغ کے علاقے میں فائرنگ کر کے بے دردی سے قتل کر دیا تھا کیونکہ ملزموں کو یہ شبہ تھا کہ علامہ غلام رضا جعفری اہل تشیع میں انتہا پسند کی سوچ رکھنے والوں کو منظم کر رہا ہے۔ 15 جنوری 2014 کو عبدالرؤف گجر اور اس کے ساتھی شفیع اللہ نے سید علی حسین قزلباش جو اہل تشیع فرقے سے تعلق رکھتے تھے کو فردوس مارکیٹ اشارے کے قریب فائرنگ کر کے قتل کر دیا تھا۔ ملزموں کو یہ شک تھا کہ سید علی حسین قزلباش سپاہ محمد کو سپورٹ کرتا ہے۔

لاہور: کالعدم تنظیم کے 6 ٹارگٹ کلرز گرفتار، شمس معاویہ، ناصر عباس سمیت کئی رہنماؤں کے قتل کا اعتراف

عبدالرؤف گجر، صابر عرف اکرام، شیخ فرحان، شفاقت فاروقی، ہاشم اور سلیمان پٹھان کی گرفتاری سے لاہور میں ٹارگٹ کلنگ کا خاتمہ ہو گیا، سی سی پی او

دیگر ساتھیوں کو بھی جلد پکڑ لیں گے، ملزموں نے شمس الرحمن معاویہ کو تنظیمی اختلافات پر ٹارگٹ کرنے سے قبل ان کی امامت میں نماز پڑھی، پریس کانفرنس

لاہور (سٹاف رپورٹر) سی آئی اے پولیس نے فرقہ وارانہ دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ کی وارداتوں ملوث کالعدم تنظیم کے 6 دہشت گردوں اور ٹارگٹ کلرز کو گرفتار کر کے ان سے مختلف وارداتوں میں استعمال ہونے والا اسلحہ بھی برآمد کر لیا ہے۔ گرفتار ملزم مذہبی رہنماؤں، ڈاکٹروں، وکلاء، پروفیسرز اور صفحہ 8 پر بقیہ نمبر 24

بقیہ 24 قتل کا اعتراف

ٹی وی اینکر پرسنز سمیت نامور شخصیات کو ٹارگٹ کلنگ اور فرقہ وارانہ دہشت گردی کی وارداتوں میں قتل اور زخمی کرنے کی وارداتوں میں ملوث ہیں۔ سی سی پی او لاہور چودھری شفیق احمد نے گزشتہ روز پریس کانفرنس میں بتایا کہ یہ ملزم انتہائی خطرناک ہیں اور ان کی گرفتاری کے بعد صوبائی دارالحکومت میں ہونے والی ٹارگٹ کلنگ کا خاتمہ ہو گیا۔ گرفتار ٹارگٹ کلرز میں عبدالرؤف گجر، محمد صابر عرف اکرام خان، شیخ فرحان رفیق، شفاقت فاروقی عرف معاویہ، محمد ہاشم اور سلیمان پٹھان شامل ہیں۔ گینگ کے دوسرے افراد کو بھی جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ سی سی پی او نے مزید بتایا کہ گرفتار ملزموں نے 6 دسمبر 2013 کو تنظیمی اختلافات کی وجہ سے کالعدم تنظیم کے رہنما کے کہنے پر اہل سنت والجماعت پنجاب کے صدر مولانا شمس الرحمن معاویہ کو قتل کیا۔ حالانکہ اسی روز انہوں نے مولانا کی امامت میں نماز جمعہ بھی ادا کی تھی۔ ملزموں نے 3 مئی 2013 کو شاہی قلعہ کے قریب فائرنگ کر کے سنی تحریک کے خرم رضا قادری کو بے دردی سے قتل کیا جبکہ ایڈووکیٹ شاکر رضوی کو 19 اکتوبر 2012 کو دفتر سے باہر نکلتے ہوئے ایڈووکیٹ ارشد علی شاہ کو 28 اگست 2013 کو کچہری سے واپس آتے ہوئے 2 موریہ پل کے قریب فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ ملزموں نے ڈاکٹر سید علی حیدر اور ان کے صاحبزادے مرتضیٰ حیدر کو قتل کیا۔ 11 جولائی 2013 کو ڈاکٹر محمد عظیم جعفر کو کلینک سے نکلتے ہوئے ایک موریہ پل کے قریب جبکہ 19 مئی 2012 کو تھانہ شمالی چھاؤنی میں علامہ ڈاکٹر شبیر الحسن کو فائرنگ کر کے قتل کیا تھا۔ علامہ ناصر عباس کو عبدالرؤف گجر اور اس کے ساتھی نے گارڈن ٹاؤن میں ٹارگٹ کیا۔ بینک منیجر سید وقار حیدر کو 11 فروری 2013 کو اسی علاقے میں قتل کیا۔ اسکے علاوہ 27 اگست 2013 کو سید مبشر حسین نقوی کو 2 موریہ پل کے قریب غلام رضا جعفری کو شالیمار کے علاقے میں سید علی حسین قزلباش کو فردوس مارکیٹ اشارے کے قریب قتل کیا۔ ملزموں نے اینکر رضا رومی کو 28 مارچ 2014 کو ٹارگٹ کیا لیکن وہ خوش قسمتی سے بچ گئے اور اس واردات میں ان کا ڈرائیور ہلاک اور گارڈ زخمی ہو گیا تھا اسی طرح ٹارگٹ کلر عبدالرؤف گجر نے فائرنگ کر کے مسعود عابد نقوی ایڈووکیٹ، ڈاکٹر صفیر اصغر بلوچ، پروفیسر سید ناصر عباس اور مشہور ڈرامہ نگار اصغر ندیم سید کو ٹارگٹ کر کے زخمی کر دیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ انہیں ملزموں نے ساتھیوں سے مل کر برانڈرتھ روڈ کے صنعت کار صہیب احمد کو اغوا کیا اور 2 کروڑ روپے تاوان وصول کر کے رہا کیا۔

لاہور: ایکسپریس کے اینکر رضا رومی پر حملے اور فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ میں ملوث 6 دہشتگرد گرفتار

ملزموں نے مذہبی رہنماؤں، ڈاکٹرز، وکیلوں، پروفیسرز سمیت نامور شخصیات کو قتل اور زخمی کیا، اچھرہ دھماکہ کے 8 ملزم بھی پکڑے گئے

ٹارگٹ کلنگ میں نمایاں کمی ہوگی، سی سی پی او، ملزموں کی گرفتاری پر وزیر اعلیٰ نے پولیس ٹیم کو سراہا

لاہور (سپیشل رپورٹر) سی آئی اے پولیس نے فرقہ وارانہ دہشتگردی اور ٹارگٹ کلنگ کی وارداتوں ملوث کالعدم تنظیم لشکر جھنگوی کے 6 دہشت گردوں اور ٹارگٹ کلرز کو گرفتار کر کے ان سے مختلف وارداتوں میں استعمال ہونے والا جدید اسلحہ بھی برآمد کر لیا۔ گرفتار ملزمان مذہبی رہنماؤں، ڈاکٹرز، وکیلوں، پروفیسرز اور ایکسپریس نیوز کے اینکر رضا رومی سمیت نامور شخصیات کو ٹارگٹ کلنگ اور فرقہ وارانہ دہشتگردی کی وارداتوں میں قتل اور زخمی کرنے میں ملوث ہیں۔ یہ بات (باقی صفحہ 5 نمبر 26)

SATURDAY, APRIL 19, 2014

سی سی پی او لاہور چوہدری شفیق احمد نے گزشتہ روز پولیس لائنز میں ایک پریس کانفرنس کے درمیان بتائی۔ انہوں نے کہا کہ لاہور میں ہونے والے فرقہ وارانہ دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات پولیس کیلئے چیلنج کی حیثیت رکھتے تھے۔ ڈی آئی جی انویسٹی گیشن ذوالفقار حمید کی سربراہی میں ایس پی سی آئی اے عمر ورک اور دیگر اہلکاروں پر مشتمل پولیس ٹیم نے پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف معلومات کی روشنی میں فرقہ وارانہ دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ اور اغوا برائے تاوان کی 20 سے زائد وارداتوں میں ملوث لشکر جھنگوی کے 6 دہشت گردوں اور ٹارگٹ کلرز عبدالرؤف گجر، محمد صابر عرف اکرام خان، شیخ فرحان رفیق، شفاقت فاروقی عرف معاویہ، محمد ہاشم اور سلیمان پٹھان کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزموں نے اہلسنت والجماعت پنجاب کے صدر مولانا شمس الرحمن معاویہ، سنی تحریک کے خرم رضا قادری، ایڈووکیٹ شاکر رضوی، ایڈووکیٹ ارشد علی شاہ، ڈاکٹر سید علی حیدر اور ان کے صاحبزادے مرتضیٰ حیدر، ڈاکٹر عظیم جعفر، ڈاکٹر شبیع الحسن، علامہ ناصر عباس، وقار حیدر، مبشر نقوی، غلام رضا جعفری، علی حسین قزلباش کو قتل کیا۔ انہی ملزموں نے ایکسپریس نیوز کے اینکر رضا رومی کو 28 مارچ 2014 کو ٹارگٹ کیا لیکن وہ خوش قسمتی سے بچ گئے اور اس واردات میں ان کا ڈرائیور جاں بحق اور گارڈ زخمی ہو گیا تھا۔ اسی طرح ٹارگٹ کلر عبدالرؤف گجر نے مسعود نقوی ایڈووکیٹ، ڈاکٹر صفیر بلوچ، پروفیسر ناصر عباس اور مشہور ڈرامہ نگار اصغر ندیم سید کو بھی ٹارگٹ کر کے زخمی کیا۔ انہی ملزمان نے تاجر صہیب احمد کو اغوا کر کے 2 کروڑ روپے تاوان وصول کیا۔ سی سی پی او نے "ایکسپریس" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان ٹارگٹ کلرز کی گرفتاری کے بعد شہر میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعات میں نمایاں کمی آئے گی ان کے باقی ساتھیوں کی گرفتاری کیلئے دو ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں جلد ہی ان کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے ٹارگٹ کلرز کی گرفتاری پر سی سی پی او لاہور چوہدری شفیق احمد اور ان کی ٹیم کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے ملزمان کے باقی ساتھیوں کی گرفتاری کے احکامات جاری کئے ہیں۔ دریں اثنا پولیس اور حساس اداروں نے اچھرہ بم دھماکے سمیت دیگر تخریب کاری کے واقعات میں ممکنہ طور پر ملوث 8 ملزمان کامران، سلیم، حمزہ، منصور خان، آزاد، خالد نورین، وسیم اور عبید کو حراست میں لے لیا۔ حراست میں لئے جانے والے تمام ملزمان کا تعلق شمالی وزیرستان سے ہے جو لاہور کے مختلف تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔

دونوں فرقوں کے 18 لوگ قتل کئے: مبینہ دہشتگردوں کا اعتراف

جس دن مولانا شمس الرحمٰن معاویہ کو قتل کیا، انہی کی امامت میں نماز جمعہ بھی ادا کی تھی

لاہور (کرائم رپورٹر/ نشاء نیوز) ایک کالعدم تنظیم کے گرفتار 6 مبینہ دہشت گردوں اور ٹارگٹ کلرز نے مذہبی رہنماؤں سمیت 18 افراد کے قتل کا اعتراف کر لیا۔ دونوں فرقوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات کو نشانہ بنایا گیا۔ گرفتار کئے گئے دو ٹارگٹ کلرز کو میڈیا کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ ملزموں کا (صفحہ 5 بقیہ نمبر 3)
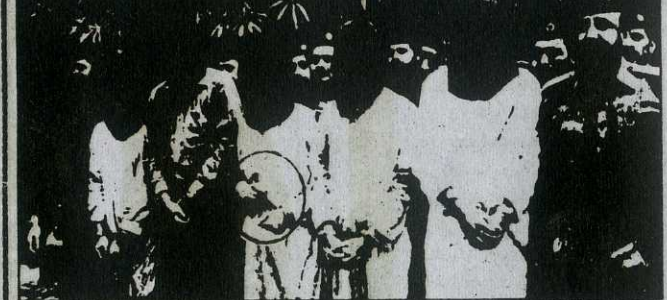
لاہور: ٹارگٹ کلرز کو میڈیا کے سامنے پیش کیا جارہا ہے جبکہ ایک ملزم تصویر بنانے سے منع کر رہا ہے

تعلق ایک کالعدم تنظیم سے ہے۔ سی سی پی او شفیق گجر نے پولیس لائنز میں پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ ملزموں سے مختلف وارداتوں میں استعمال ہونے والا اسلحہ بھی برآمد کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ ملزموں عبدالرؤف گجر، محمد صابر عرف اکرام خان، شیخ فرحان رفیق، شفاقت فاروقی عرف معاویہ، محمد ہاشم اور سلیمان پٹھان نے تنظیمی اختلافات کی وجہ سے مولانا شمس الرحمٰن معاویہ کو قتل کیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس روز انہوں نے مولانا کو قتل کیا اس روز انہی کی امامت میں نماز جمعہ بھی ادا کی تھی۔ سنی تحریک کے خرم رضا قادری، ایڈووکیٹ شاکر رضوی، ایڈووکیٹ ارشد علی شاہ، ڈاکٹر سید علی حیدر اور ان کے صاحبزادے مرتضیٰ حیدر، ڈاکٹر محمد عظیم جعفر، علامہ ڈاکٹر شبیہ الحسن، علامہ ناصر عباس، بینک منیجر سید وقار حیدر، سید مبشر حسین نقوی، غلام رضا جعفری، سید علی حسین قزلباش کو قتل کیا۔ انہیں ملزموں نے فجی ٹی وی کے میزبان رضا رومی کو ٹارگٹ کیا لیکن وہ خوش قسمتی سے بچ گئے اور اس واردات میں ان کا ڈرائیور ہلاک اور گارڈ زخمی ہو گیا تھا۔ اسی طرح ٹارگٹ کلر عبدالرؤف گجر نے فائرنگ کر کے مسعود عابد نقوی ایڈووکیٹ، ڈاکٹر صغیر اصغر بلوچ، پروفیسر سید ناصر عباس اور ڈرامہ نگار اصغر ندیم سید کو ٹارگٹ کر کے زخمی کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ انہیں ملزمان نے اپنے دیگر ساتھیوں سے مل کر برانڈرتھ روڈ کے تاجر صہیب احمد کو اغوا کر کے 2 کروڑ روپے تاوان وصول کر کے رہا کیا تھا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ ہم نے عظیم نامی وارڈن کو حراست میں نہیں لیا۔

DAILY DUNYA LAHORE www.dunya.com.pk

بانی و چیف ایڈیٹر میاں عامر محمود

روزنامہ دنیا لاہور

جلد نمبر 24 | ہفتہ 18 جمادی الثانی 1435ھ 19 اپریل 2014ء 6 بیساکھ 2071ب | شمارہ 170

رجسٹرڈ نمبر 357 | فون نمبر: 042-111-177-777 فیکس نمبر 042-36296817 | صفحات 16 قیمت 12 روپے

دارالافتاء بریلی کے مفتی حضرت مولانا حبیب رضا خاں قادری کی رحلت

دنیائے اہل سنت کا عظیم نقصان، مسندِ افتاء سونی ہوگئی

مولانا غلام مصطفیٰ رضوی (مالیگاؤں، انڈیا)

۲۸ر مارچ بروز جمعہ علی الصبح اہل سنت کے مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کے مفتی، نبیرۂ استاذ زمن حضرت مولانا مفتی حبیب رضا خاں قادری کا حرکت قلب بند ہو جانے سے وصال ہو گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مفتی صاحب کی عمر بوقت وصال تقریباً ۸۰ر برس تھی۔ تقویٰ وطہارت کا پیکر تھے۔ حضور مفتی اعظم ہند کے مرید وخلیفہ اور دارالعلوم منظر اسلام بریلی کے فاضل تھے۔ تقریباً پانچ دہائیوں سے مرکزی دارالافتاء میں فتویٰ نویسی کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ عالم اسلام کا مرجع فتاویٰ تھے۔ آپ کی نماز جنازہ جانشین مفتی اعظم قاضی القضاۃ فی الہند حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ نے ۲۹ر مارچ سنیچر دوپہر ۲ر بجکر ۱۰ر منٹ پر پڑھائی۔ کانکر ٹولہ میں صدر العلماء علامہ تحسین رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس سے ملحق تدفین عمل میں آئی۔ جنازہ میں عظیم مجمع تھا جو آپ کی مقبولیت عام کا مظہر تھا۔ حبیب میاں قبلہ بریلی میں تاج الشریعہ کی عدم موجودگی میں تاج الشریعہ کی طرف سے بیعت وارشاد کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ دنیا بھر سے آنے والے خطوط کے جواب تحریر فرمایا کرتے تھے۔ روحانی طور پر آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ اوراد واشغال کی اجازت اور تعویذ عنایت فرماتے۔ اللہ کریم نے آپ کے اوراد وتعویذ میں خاص اثر عطا کیا تھا۔ مشہور مصنف مولانا شہاب الدین رضوی نے نوری مشن کو بتایا کہ میں نے ۲۵ر سال

حضرت کے ساتھ گزارے اس درمیان انھیں اعلیٰ اخلاق، بلند کردار، عمدہ اطوار اور زہد و تقویٰ میں بلند مقام کا حامل پایا، فکر و تدبر کے ساتھ مسلمانوں کے معاملات کا تصفیہ فرماتے۔ آپ خاندانِ اعلیٰ حضرت کی بزرگ شخصیات میں سے تھے۔ آپ کی رحلت یقیناً اہل سنت کا عظیم نقصان ہے۔ عالم اسلام کی جلیل القدر شخصیات نے آپ کے وصال پر تعزیت کی اور مساجد و مدارس اہلِ سنت میں ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔

مالیگاؤں میں سنی جمعیۃ العلماء، نوری مشن، رضا اکیڈمی، غریب نواز اکیڈمی، اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اکیڈمی، محمد میاں مالیگ، نیاز احمد مالیگ، ابوزہرہ رضوی، علامہ ارشد مصباحی، مولانا عبدالحی نسیم القادری، مجدد الف ثانی فاؤنڈیشن نے ایصالِ ثواب اور تعزیت کا اہتمام کیا۔

☆ پریس سکریٹری، نوری مشن مالیگاؤں

شہزادہ شیرِ بیشۂ اہل سنت حضرت مشہودِ ملت کے لیے دعائے صحت کی اپیل

(میثم عباس قادری رضوی)

نبیرۂ حضرت شیرِ بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا شایان رضا خان ازہری مدظلہ العالی نے راقم کو بتایا کہ اُن کے والدِ گرامی حضرت مشہودِ ملت مولانا مشہود رضا خان مدظلہ العالی عارضۂ قلب کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں یہ سُن کر بہت پریشانی ہوئی۔ تمام قارئینِ مجلّہ ''کلمۂ حق'' سے خصوصی اپیل ہے کہ حضرت مشہودِ ملت کی صحت یاب کے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ پاک ان کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(میثم عباس قادری رضوی)

اندرا گاندھی کو صد سالہ جشن دیوبند میں اسٹیج پر بٹھانے والے دیوبندیوں کے لئے قابل تقلید نمونہ

مسلمانوں نے نرسیمار اؤ کو احمد رضا بریلوی کے مزار پر چادر چڑھانے سے روک دیا

مزار کو سیاسی تنازعے کا مرکز نہیں بننے دیں گے: انتظامیہ اور مسلم تنظیموں کے کارکنوں کا وزیر اعظم کی آمد پر احتجاج

بریلی (مانیٹرنگ ڈیسک) بھارتی وزیر اعظم نرسیمار اؤ نے کہا ہے کہ وہ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلیوں کے مخالف ہیں۔ انہوں نے یہ اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی کے مزار پر چادر چڑھانے میں ناکامی کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے دیئے۔ مزار کی انتظامیہ اور مسلم تنظیموں کے کارکنوں نے وزیر اعظم کی آمد پر احتجاج شروع کر دیا۔ ان کا موقف تھا کہ وہ مزار کو سیاسی تنازعہ کے مرکز کے طور پر استعمال نہیں ہونے دیں گے۔ بھارتی وزیر اعظم نے بابری مسجد کے انہدام سے متعلق اپنی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ واضح

بقیہ نمبر 23 صفحہ 9 کالم 2

دیوبندی "تبلیغی جماعت" خطرہ ایمان وضیاعِ مال

مضاربہ سکینڈل، تبلیغی جماعت نے کمپنیاں رجسٹرڈ کرائیں، سیکرٹری پارلیمانی امور

بلیک منی والے مضاربہ کمپنیوں کو پیسے دیئے گئے 31 ارب کا فراڈ ہوا

اسلام آباد (آن لائن) پارلیمانی امور برائے خزانہ کے سیکرٹری رانا محمد افضل نے کہا کہ مضاربہ سکینڈل میں تبلیغی جماعت نے کمپنیاں رجسٹرڈ کرائیں، بلیک منی کو وائٹ کر کے مضاربہ کمپنیوں کو پیسے دیئے گئے چوروں پر مور پڑ گئے ہیں اور یہ 31 ارب روپے کا فراڈ ہوا ہے اس میں 8 ہزار لوگ متاثر ہوئے ہیں جبکہ چند تا حال سامنے آنے سے گریزاں ہیں۔ قومی اسمبلی کے اجلاس میں سفیان یوسف نے مضاربہ کمپنیوں کے بھیس میں غریبوں کے اربوں کے غبن سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس کے جواب میں وفاقی وزیر امور کشمیر برجیس طاہر نے کہا کہ 17 مضاربہ کمپنیوں کی سٹاک ایکسچینج میں رجسٹریشن کرائی ہے یہ لوگ تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ان سے ابھی 8 ہزار لوگ سامنے آئے ہیں جبکہ دیگر تا حال کلیم کرانے سے گھبرا رہے ہیں۔ انہوں

صفحہ 6 بقیہ نمبر 5